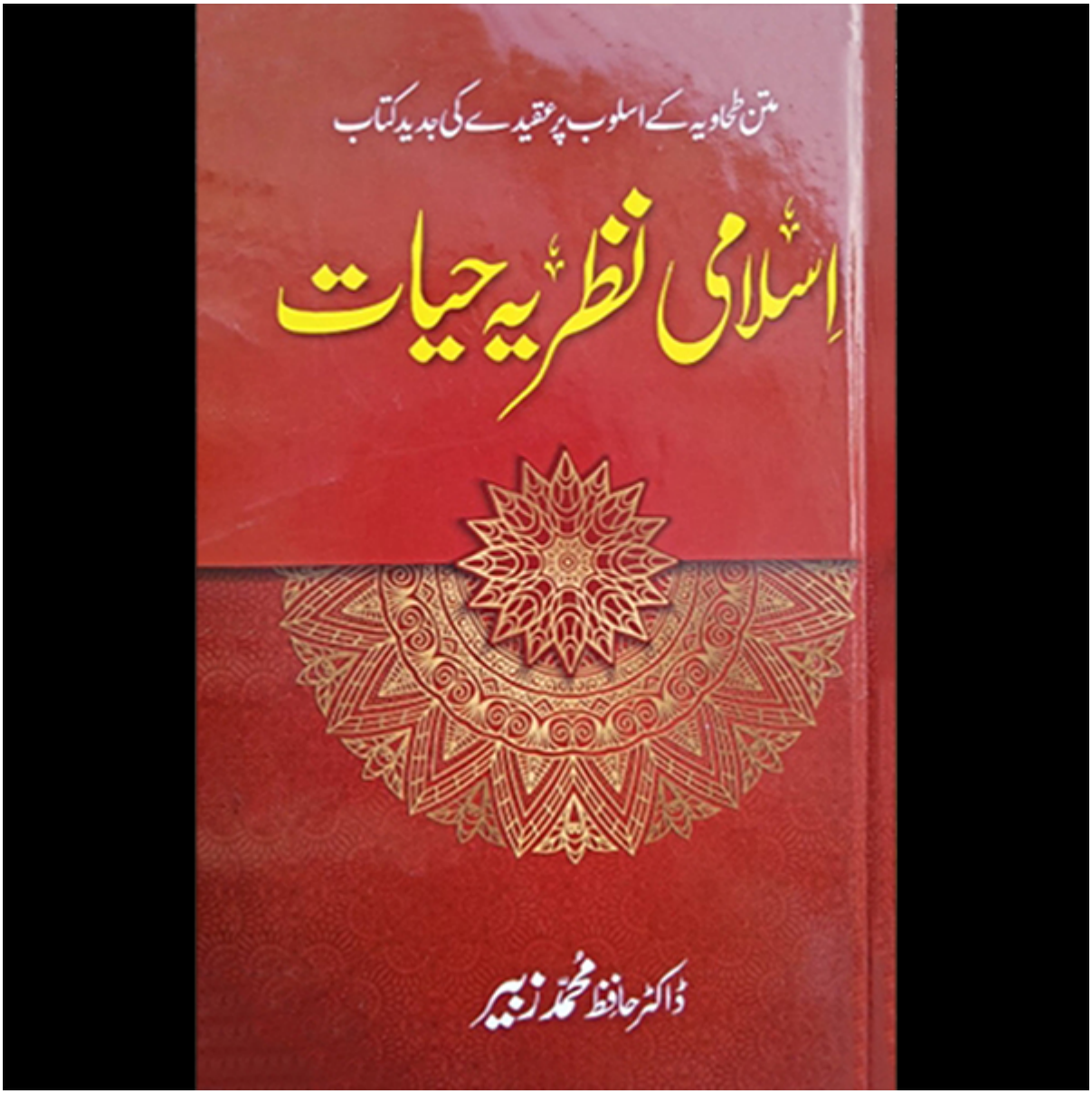


اسلامی نظریہ حیات

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر

انتساب

علمائے ربانیون کے نام

کہ جنہوں نے توسع وتفقہ علمی کے ساتھ خشیت الہی، عبادت مع الاحسان اور اخلاق حسنہ کو جمع کیا۔

تمہید

اسلامی نظریہ حیات ہی وہ واحد نظریہ ہے کہ جس میں انسانی زندگی کی ابتداء وانتہاء (Alpha and Omega)، مقصدِ زندگی، طرزِ حیات، تاریخ انسان، لسانیات (Linguistics)، علمیت (Epistemology) اور اخلاقیات وغیرہ کے بارے اس قدر تفصیلی اور واقعی معلومات موجود ہیں کہ اس پر "Theory of Everything" کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اس تحقیقی کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی ضابطہ حیات کی روشنی میں اسلام کا عالمی نقطہ نظر (world view) اصولی انداز میں اس طرح پیش کردیا جائے کہ نہ صرف یہ دین کی روایتی فکر کا ایک جامع اور مختصر بیانیہ (narrative) بن جائے بلکہ دینی مدارس کے طلبہ کو پڑھانے کے لیے طحاویہ کے انداز پر عقیدے کا ایک جدید متن بھی تیار ہو جائے۔

سابقہ بیس برس میں اعتزال، جدیدیت، ما بعد جدیدیت، دہریت، خوارجیت اور انتہا پسندی کے عوامل کے تناظر میں دور جدید کے علمی وفکری آزمائشوں کو گہرائی میں پڑھنے سننے کا موقع ملا کہ جس سے عقیدہ کا جدید اسلوب میں

ایک ایسا مختصر اور جامع متن تیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوا کہ جس میں ان اغلوطات کا بھرپور استدلالی جواب موجود ہو۔ معلوم نہیں یہ مقصد کس حد تک پورا ہو پایا ہے لیکن راقم نے اس کے لیے محنت ضرور کی ہے کہ جس کا احساس اس مضمون کے مطالعے کے بعد ان لوگوں کو ضرور ہو گا جو معاصر افکار اور ان کے پیدا ہونے والے اثرات سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اس بیانیے کا ہر جملہ ایک ایسی فکر کا حامل ہے کہ جس میں کسی فکری شبہے کا ازالہ یا اہم اشکال کا جواب پوشیدہ ہے۔ اور متن کا ہر جملہ دوسرے کے ساتھ نہ صرف لفظاً و معناً مربوط ہے بلکہ اس کے لیے ایک دلیل بھی ہے۔ بیانیے کا متن اگرچہ مختصر ہے لیکن حواشی میں اس کی دلیل اور استدلال کو کتاب و سنت سے نقل کر دیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر اہل علم کی آراء بھی منقول ہیں لیکن ان کا عربی سے اردو ترجمہ نہیں کیا گیا ، نہ ہی دلالت کی نوعیت کو واضح کیا گیا ہے جبکہ بعض مقامات پر محض اشارات کر دیے گئے ہیں تا کہ اہلیت نہ رکھنے والے افراد بحث کو اس کے علمی معیار سے نیچے نہ لا کر کھلواڑ نہ کر سکیں۔ شروع میں ارتقاء، بگ بینگ اور

دہریت(atheism) کی بابت سائنس کی روشنی میں، اور بعد ازاں وحدت الوجود کے فلسفے کے تناظر میں، کچھ تجزیاتی ابحاث شامل کی گئی ہیں، جو جدید تعلیم یافتہ طبقے اور قدیم میں رسوخ رکھنے والے طلباء کے لیے مفید ثابت ہوں گی، ان شاء اللہ !۔

اہل مغرب نے اپنے ہر علم، خواہ وہ سائنسی ہو سماجی، تاریخی ہو یا لسانی، کو نظریہ ارتقاء (theory of evolution)کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیا ہے جبکہ اہل مشرق پر یہ فرض ہے کہ وہ ہر علم کو ،چاہے وہ مذہب ہو یا سائنس، فلسفہ ہو یا کلام، تاریخ ہو یا علم الآثار، نظریہ تخلیق کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیں۔ اور جب تک ہمارے محققین فلسفہ، سائیکالوجی، بیالوجی، نظریاتی فزکس، عمرانیات، لسانیات اور تاریخ کے مضامین میں، نظریہ تخلیق (Creationism) کی روشنی میں ، بحث و تحقیق کی بنیاد نہیں رکھ دیتے، اس وقت تک دنیاوی علوم سے مذہب کا مقدمہ ثابت کرنا ممکن نہیں ، جو کہ ایک اخلاقی فریضہ ہے۔

مابعد جدیدیت (postmodernism) کی یہ خوبی ہے کہ اس نے نہ صرف فلسفہ، ادب، معاشیات، لسانیات اور تاریخ وغیرہ کو نہ صرف نئے سرے سے بیان کر دیا ہے بلکہ اپنا میوزک اور آرٹ بھی پیدا کر کے دکھا دیا جبکہ اہل

مذہب کو تو نئے سرے سے کچھ بھی تخلیق کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف پہلے سے موجود کام کو مرتب کرنا ہے۔ مثلاً نظریہ تخلیق کی روشنی میں اگر آپ نے انسان کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہے تو "تاریخ الرسل والملوک" اور "دیوان المبتدا والخبر" کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اگر نظریہ تخلیق ہی کی روشنی میں معاشیات پر تحقیق کرنی ہے تو "الاموال" اور "الخراج" کو دیکھ لیں۔ خوارزمی نے "وراثت" کے مسائل حل کرنے کے لیے "الجبرا" (Algebra) ایجاد کیا اور اس بارے ان کی کتاب "الکتاب المختصر فی حساب الجبر والمقابلۃ" کا آخری باب دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کیا "خطاطی" (Calligraphy) آرٹ اور "مقامات" (Quranic Rhythms) میوزک کے بالمقابل ایسے اسلامی فنون نہیں ہیں جو انسان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو حقیقی سکون بخشیں؟

راقم کی تجویز میں اس کتاب کو مدرسہ ویونیورسٹی کے وہ طلباء بطور نصاب مطالعہ کریں کہ جنہیں شعوری غوروفکر (intellectual thought) سے دلچسپی ہو۔ اگر آپ کو یہ کتاب

مفید معلوم ہو تو اس کا ایک نسخہ خرید کر یا پرنٹ نکال کر اسے کسی قریبی مدرسہ، کالج، یونیورسٹی یاپبلک لائبریری میں رکھوا دیں۔ یا اپنی مادری زبان میں اس کا ترجمہ کر کے اسے پی ڈی ایف کی صورت انٹرنیٹ پر ڈال دیں۔

مجھے معلوم ہے کہ اس کتاب میں بہت بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ ان شاء اللہ، اگلے ایڈیشن میں اس کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔ فی الحال مقصد یہی تھا کہ اس موضوع پر کوئی جامع ابتدائی خاکہ تیار ہو جائے کہ جس میں تراجم وحواشی اور حک واضافے کے رستے بعد کی نسلیں رنگ بھرتی رہیں گی۔ قارئین سے گزارش ہے کہ آپ اس کتاب کو بہتر بنانے کے لیے اپنی تجاویز ہمیں ای میل کر سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس کتاب کا ایک ابتدائی ایڈیشن ہندوستان سے چند سال پہلے شائع ہو چکا ہے لیکن پاکستان سے یہ کتاب فی الحال پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔ چند سال پہلے اس کی ای بک شائع کی گئی تھی لیکن اس کی نسبت اس ایڈیشن میں کافی اضافے کیے گئے ہیں۔

میں اپنی یونیورسٹی کے ان جمیع ڈاکٹرز صاحبان کا شکرگزار ہوں، خاص طور فزکس اور ریاضی کے، کہ جنہوں نے اس کتاب میں شامل بعض موضوعات پر گفت وشنید کے لیے وقت نکالا۔ جزاکم اللہ خیرا

ابو الحسن علوی

فروری ۲۰۲۵ء

خالق اور مخلوق [موجود][1]ہیں اور دونوں]کا وجود[2] حق[3] ہیں۔[4] دہریت (atheism) علماً اندھا ایمان(blind faith)[5] اور منہجاً سوفسطائیت [6](sophism) ہے جبکہ "تنزلات "[7] جہل مرکب [8] اور بدعت[9] بھی [10]ہیں ۔ خدا کے وجود کی دلیل محمد رسول اللہ[11]، نظریہ تخلیق[12]، مذہبی تجربہ[13] ، فطرت[14] اور آیات آفاق وانفس[15]وغیرہ ہیں۔

اور خالق و مخلوق کا باہمی تعلق عبد ومعبود کا ہے[16] نہ کہ اصل وعکس کا جیسا کہ افلاطون کی رائے ہے، اور نہ ہی واحد وفیضان کا جیسا کہ فلاطینوس کا اعتقاد ہے، اور نہ ہی ذات وخیال کا جیسا کہ ابن عربی کا گمان ہے، اور نہ ہی علت ومعلول کا جیسا کہ ارسطو کی فکر ہے، اور نہ ہی فطرت وقوانین کا جیسا کہ اسپینوزا کا دعوی ہے، اور نہ ہی گھڑی وگھڑی ساز کا جیسا کہ گلیلیو کا قول ہے۔[17]

1-مبدا اور معاد(Alpha and Omega):

انسان کے ارضی مبدا اور معاد (Entry & Exit) کے بارے سب سے جامع اور منطقی جواب مذہب کے پاس ہے۔[18] ازل سے خالق تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا یہاں تک کہ اس نے پانی کو پیدا کیا اور اس پر اپنا عرش بچھایا۔[19] بعد ازاں قلم کی تخلیق فرمائی اور اسے قیامت تک کے واقعات لکھنے کا حکم دیا کہ جسے ہم تقدیر کے نام سے جانتے ہیں۔[20] پھر زمین، پہاڑوں، ستاروں اور سات آسمانوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا[21] اور اپنے عرش پر مستوی ہوا۔[22]

کرہ ارضی پر انسان کا وجود کسی اتفاق (chance) یا حادثے (accident) کا نتیجہ نہیں بلکہ خالق وحدہ لاشریک کی ایک بامقصد تخلیق کا ظہور ہے۔[23] لہذا انسان کی تخلیق کا اولین مقصد یہ ٹھہرا کہ وہ عبادت اور بہترین عمل کے ذریعے اپنے خالق کا شکر ادا کرے۔[24] خالق ارض وسماء نے مادہ نور سے فرشتوں، آگ کی لپک سے جنات اور مٹی کے جوہر سے انسان کی تخلیق کی۔[25] ملائکہ اور جنات کی تخلیق کے بعد، ایک تیسری مخلوق انسان کو پیدا کرنے، اور اسے زمین میں خلیفہ[26] اور مسجودِ ملائک بنانے کا اعلان کیا۔[27] زمین کی مُٹھی بھر مٹی[28] کے

گارے کا جوہر[29] لے کر اپنے دونوں ہاتھوں سے[30] پہلے انسان [آدم] کا پُتلا (statue) بنایا اور اسے جنت میں رکھا۔[31] اس کی نوکپلک سنوارنے کے بعد اس میں اپنی روح پھونکی،[32] اسے خلیفہ ہونے کے مقام پر سرفراز کرنے کا اعلان فرمایا[33] اور مسجود ملائک ٹھہرایا۔[34] فرشتوں نے سجدہ کر کے آدم کے عالی مقام کو تسلیم کیا جبکہ جنات میں سے ابلیس نے آدم کے مرتبے سے حسد کیا۔ اور اللہ کے دربار میں تکبر کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف سجدہ کرنے سے انکار کر دیا بلکہ آدم اور اس کی ذریت کے خلاف ابدی دشمنی کا بھی اعلان کر دیا۔[35]

خالق نے آدم کی پسلی ہی سے ان کے لیے جنس مخالف اماں حوا کا جوڑا پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے اس زمین میں کثیر تعداد میں نسل انسانی کو پھیلا دیا۔[36] مخلوق کی پیدائش کے بعد، ان کی افزائش نسل کے لیے، خالق نے ہر جاندار شیء میں اصل "پانی" کو بنایا۔[37] شروع میں آدم اور حوا دونوں کو "آسمانوں کی جنت" میں رکھا گیا[38] جبکہ بعد ازاں اسی جنت کے حصول کے لیے، امتحان کی غرض سے، متعین مدت کے لیے، زمین پر اتارا گیا۔[39] مزید برآں ایک "آسمانی ضابطہ حیات" عطا کیا گیا کہ جس کے مطابق زندگی گزارنے کو دنیاوی امتحان میں کامیابی کی

شرط لازم قرار دیا گیا۔[40] دنیا کے امتحان میں کامیابی اور ناکامی کے اعلان کے لیے، آخرت کا دن مقرر کیا گیا۔ اور کامیاب لوگوں کے لیے ہمیشہ کی جنت کا وعدہ اور ناکام کے لیے جہنم کی وعید سنائی گئی۔[41]

قدیم انسان کی تاریخ پانچ ادوار میں منقسم ہے۔[42] پہلا دور آدم سے نوح، دوسرا نوح سے ابراہیم، تیسرا ابراہیم سے موسیٰ، چوتھا موسیٰ سے عیسیٰ اور پانچواں عیسیٰ سے محمد رسول اللہ تک ہے۔[43] آدم کو جنت سماوی[44] سے "ارض ہند" میں اتارا گیا،[45] میدان عرفات میں "عہد الست" ہوا[46]، بلاد شام (The Levant) کی وادی بقاع بمقام اردن میں ایک باغ میں آباد ہوئے۔[47] ہابیل کے قتل کے بعد، قابیل بیت المقدس کے "مشرق" میں "شام" (Mesopotamia) کے علاقے میں آباد ہوا۔[48] آدم کو صنعت[49] اور زبان[50] دونوں سکھا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا۔

معروف روایت کے مطابق آدم اور نوح کے مابین دس نسلیں ہیں[51] جو "توحید" پر ایمان

رکھنے والی تھیں۔[52] اولاد آدم میں پہلی مرتبہ "شرک" کا ظہور نوح کے زمانے میں ہوا[53] جبکہ وہ "شام" (Mesopotamia) کے علاقے میں آباد تھے۔[54] "قوم نوح" کے شرک، سرکشی اور بغاوت کے سبب سے "طوفان نوح" آیا اور پوری نسل انسانی ہلاک ہوئی۔ اصحاب سفینہ میں سے صرف نوح ہی کی نسل جاری ہوئی۔[55] موجودہ نسل انسانی نوح کے تین بیٹوں سام، حام اور یافث کی اولاد ہیں۔[56] عرب سام، حبشی حام اور اہل روم یافث کی نسل میں سے ہیں۔[57]

معروف روایت کے مطابق نوح اور ابراہیم کے مابین بھی دس نسلیں ہیں۔[58] "قوم نوح" کی ہلاکت کے بعد "قوم عاد" ان کی جانشین بنی۔[59] "قوم عاد" کی ہلاکت کے بعد "قوم ثمود" ان کی وارث قرار پائی۔[60] "قوم ثمود" کی ہلاکت کے بعد "قوم ابراہیم"، "قوم لوط" اور "قوم شعیب" ان کے قائمقام ٹھہریں۔[61] ابراہیم کی بعثت کے بعد نبوت ان ہی کی ذریت میں رکھ دی گئی۔[62] ابراہیم سے موسیٰ اور موسیٰ سے عیسیٰ تک "نبوت اور کتاب" بنو اسحاق کے پاس رہی[63] جبکہ محمد رسول اللہ سے بنو اسماعیل کو منتقل ہو گئی۔[64] اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے "جدید انسان" (modern age) کی تاریخ کی ابتداء ہوئی۔

یہ اس دنیا کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ پس سائنسی، انسانی اور عمرانی علوم (Humanities and Social Sciences) میں ہر وہ نقطہ نظر (worldview) کہ جس کی بنیاد اصول ثلاثہ "توحید"، "رسالت" اور "آخرت" نہ ہو، ظلمت واندھیر ہے[65] اور ہر وہ علم کہ جس کا معلوم "اصول ثلاثہ" میں سے کسی کا انکار ہو، جاہلیت ہے۔ [66]

2-روایت اور فہم (Tradition and Hermeneutic):

خالق ارض وسماء نے کائنات کی اُوپَری وسعَتوں سے اپنے کلام کے ذریعے پیغام (signal) بھیج کر حضرتِ انسان سے رابَطہ کیا۔[67] انسان کی طرف یہ پیغامات (signals) ہر دور میں بھیجے جاتے رہے۔ اُن کو وُصول کرنے والی جماعت انبیاء ورُسُل کی تھی جو ہر دور میں موجود رہی۔[68] زمان ومکان کے اختلاف کے باوجود ان سب رسولوں اور نبیوں کے سگنلز میں

موجود پیغام ایک ہی ہے[69] جو اُس پیغام کے ایک ہی منبع اور سرچشمہ (source) ہونے کی واضح علامت ہے۔ [70] آدم علیہ السلام سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک، تمام انبیاء ورسل بشمول نوح وابراہیم او رموسی وعیسی،پیغام ایک ہی رہا، کہ دینِ توحید کو قائم کرو۔[71] خالق اپنی مخلوق سے رابطہ کر کے اُنہیں بتلانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اُسی نے اُن کو پیدا کیا[72] اور اُس کا اُن سے یہ مطالبہ ہے کہ صرف اُسی کی عبادت کریں اور اُس کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک(partner) نہ ٹھہرائیں۔[73] ابھی تک کی تاریخِ انسانی میں خالق ہونے کا دعوی صرف ایک ہی نے کیا ہے[74] لہذا جب کوئی دوسرا دعویدار موجود ہی نہیں تو ہم کس کا شکر بذریعہ عبادت ادا کریں۔[75] اُوپَری خلاء(space) سے ان پیغامات (signals) کو کب کا اور کئی بار وُصول (receive) کیا جا چکا، بس فرق صرف اتنا ہے کہ اِنہیں وُصول کرنے والے ناسا کے سائنسدان نہ تھے بلکہ اپنے زمانے کے معتبر اور موثر ترین اَفراد تھے۔[76]

دنیاوی زندگی گزارنے کی خاطر، خالق کی طرف سے نازل کیے گئے ابدی اور آسمانی ضابطہ حیات کو "دین اسلام" کا نام دیا گیا [77] اور اس کے علاوہ کسی بھی ضابطہ حیات کو قبول کرنے یا اس کے مطابق زندگی گزارنے کا انکار کر دیا گیا۔[78] ہر دور میں اور ہر قوم کی طرف نبی اور رسول بھیجے گئے۔ [79] آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کا ضابطہ حیات ایک ہی ہے اور وہ "اسلام" ہے۔ اگرچہ اس ضابطہ حیات کی تشریحات اور توضیحات کہ جسے "شریعت" کہتے ہیں، احوال وظروف میں تبدیلی کی وجہ سے مختلف ادوار اور اقوام میں متنوع رہی ہے۔[80] "شریعت" یعنی ضابطہ حیات کی تفصیلات اور جزئیات (code of life) کی طرح، "منہاج" یعنی شریعت کو فرد ومعاشرے میں جاری وساری کرنے کا طریق کار (way of life) بھی ہر قوم کے لیے مختلف رہا ہے۔ [81] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد، قیامت تک کے لیے اللہ کا دین "اسلام"، شریعت "محمدی" اور منہاج "دعوت وجہاد" ہے۔[82] اور اب ان تینوں پر عرفاً "اسلام" کے لفظ کا اطلاق درست ہے۔

اس دین کے دو پہلو "روایت" اور "فہم" ہیں۔ جہاں تک "دین کی روایت" کی بحث ہے [83] تو حصول علم کے ذرائع (Means of Knowledge) میں سے مستند ترین اور

جامع ترین ذریعہ "خبر" ہے اور "وحی" خبر ہی کی ایک قسم ہے۔[84] اگرچہ سابقہ کتب سماویہ میں، بعض مقامات پر، آج بھی اللہ کا حکم موجود ہے [85] لیکن چونکہ گزشتہ اقوام نے اپنی مقدس کتب اور انبیاء کی تعلیمات میں، اخفاء اور اضافے [86] کے رستے، لفظی ومعنوی تحریفات کر لی تھیں [87] لہذا اب قیامت تک کے لیے، دین اسلام کو جاننے کا واحد محفوظ ذریعہ، خالق کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔[88] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد، گزشتہ پیغمبروں کی اقوام کے لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی اتباع، اخروی نجات کی لازمی شرط ہے۔[89] اور خالق کے دین کو بیان کرنے میں، آخری کتاب قرآن مجید، سابقہ جمیع آسمانی صحائف پر نہ صرف حاکم ہے [90] بلکہ ان کی ناسخ بھی ہے۔ [91] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دین، قرآن مجید اور سنت نبوی دو صورتوں میں، بذریعہ خبر اس امت کو منتقل ہوا۔ اور "خبر صحیح" [92] کے ذریعے اس دین کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی امتی تک پہنچ جانا، اس پر حجت قائم کرنے کے لیے کافی وشافی ہے۔[93] قرآن مجید کی خبر کا ثبوت "اصول قراءات"، حدیث کا "اصول حدیث"، تفسیری اقوال کا "اصول تفسیر"، سیرت کا "اصول سیرت" اور تاریخ کا "اصول تاریخ" کی روشنی میں طے ہو گا۔[94]

اور رہی بات "دین کے فہم" کی تو لفظ و معنی کا تعلق لازم وملزوم کا ہے ۔ قرآن مجید اور سنت نبوی دونوں وحی الہی اور دین اسلام کے بنیادی مصادر ہیں۔ [95] اور عقیدہ و عمل یا حلال وحرام کے بیان میں ان دونوں سے ایسی حجت قائم ہوتی ہے کہ جس کی بنیاد پر انسان آخرت میں مسؤل قرار پائے۔ [96] قرآن وسنت کا باہمی تعلق لفظ و معنی کا ہے۔ [97] قرآن مجید اللہ کے الفاظ ہیں جبکہ سنت منشائے متکلم کے مطابق ان کا بیان ہے۔ [98] قرآن مجید میں الفاظ تلقی وتلاوت [99] جبکہ سنت نبوی میں بیان تحمل واداء [100] کی صورت میں، قراءات اور حدیث کی اصطلاحات کے ساتھ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک نسل در نسل منتقل ہوا ہے۔ قرآن مجید روایت باللفظ ہے جبکہ حدیث کہیں روایت باللفظ اور کہیں روایت بالمعنی۔ [101] قرآن مجید یا حدیث نبوی کے فہم میں سلف صالحین کا "منہج استدلال" حجت (binding) ہے [102] اور اگر نص کے کسی معنی پر مسلمان علماء کا اتفاق ہو جائے تو اس سے اختلاف، سبیل المومنین

کی خلاف ورزی ہے۔ [103] اجماع اور قیاس مظہر حکم ہیں نہ کہ مثبت شریعت۔ [104] وحی میں اصل حقیقی معنی ہے جبکہ مجازی مفہوم مراد لینے کے لیے قرینہ کا ہونا ضروری ہے۔ [105] کلام الہی کبھی محکم ہوتا ہے اور کبھی متشابہ [106] اور اس کی اپنے معنی پر دلالت کہیں قطعی ہے اور کہیں ظنی۔ [107] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور اجتہاد دونوں حجت ہیں [108] البتہ مفسر صحابہ کی "درایت تفسیری" حجت ہے [109] جبکہ "درایت اجتہادی" نہیں۔ [110] فقہاء صحابہ کا اجتہاد اور فتوی معتبر ہے [111] البتہ حجت نہیں۔ [112] سلف کا فہم صریح نص کے خلاف ہو، [113] یا اجماع وقیاس کے مقابل ہو، [114] تو حجت نہیں۔

خیر القرون ہی میں کتاب وسنت کے فہم کے دو اجتہادی مناہج، دو مکاتب فکر، اہل الاثر اور اہل الرائے کی صورت میں، حجاز اور عراق میں وجود میں آئے۔ [115] اہل الاثر کی ریاست امام مالک رحمہ اللہ جبکہ اہل الرائے کی امامت، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حصے میں آئی۔ [116] اہل الاثر سے مالکی، شافعی، حنبلی اور ظاہری مکاتب فکر جبکہ اہل الرائے سے حنفی مکتب فکر کی ابتداء پڑی۔ [117] عصر حاضر کے حالات وتقاضوں کے مطابق دین کی تعبیر وتشریح کے بیان میں کسی علمی روایت سے تمسک ضروری ہے۔ [118] ہر اس تعبیر دین یا بیانیے کی مثال ایک کٹی پتنگ کی سی ہو گی کہ جس کی سند دو چار واسطوں کے بعد منقطع ہو جاتی ہو۔ [119] علماء کے لیے "اجتہاد" [120] جبکہ عوام کے لیے "اتباع" [121] واجب ہے۔ [122] ہر دور کے عامۃ الناس اپنے زمانے کے علماء سے رہنمائی لیں گے [123] اور ہر زمانے کے علماء کے لیے، اتنی علمی صلاحیت پیدا کرنا فرض ہے کہ وہ بدلتے عرف وعادت کی روشنی میں، فقہ الاحکام کو معاصر فقہ الواقع پر لاگو کر سکیں۔ [124]

3-علم اور قوت (Knowledge and Power):

علم، ذات باری تعالی کی قلبی معرفت ہے کہ جس میں کمی بیشی ایمان میں کمی بیشی ہے۔[125] اور اسی معرفت کی روشنی میں حق وباطل اور خیر وشر میں تمیز بھی علم ہی کا خاصہ ہے۔[126] جس معلوم کا نتیجہ توحید کا انکار ہو، وہ علم نہیں جہالت ہے۔[127] پیغمبروں کی بعثت کا

مقصد، خالق کے دیے ہوئے ضابطہ حیات کی نہ صرف تبلیغ تھی کہ فرد اپنے خالق کی بندگی اختیار کرے، طاغوت سے اجتناب کرے[128] اور اس پر آخرت میں اس بارے مسؤل (accountable)ہونے کے باب میں حجت قائم ہو[129] بلکہ اس کا نفاذ بھی تھا تا کہ معاشرے سے ظلم کا خاتمہ ہو، اور اس میں عدل کا نظام قائم ہو۔[130] لہذا دلیل اور قوت دونوں صورتوں میں پیغمبروں کا غلبہ مقصود رہا ہے۔[131]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے دو مقاصد تھے: تلاوت آیات و تعلیم کتاب وسنت کے ذریعے فرد کا تزکیہ نفس[132] اور جہاد وقتال کے ذریعے بقیہ جمیع ادیان پر دین اسلام کا غلبہ ۔[133] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی وراثت، علماء[134] اور خلافت، امراء کو منتقل ہوئی۔[135] "اجتہاد" اور "جہاد" دین کی دو بنیادی اصطلاحات ہیں۔ اجتہاد کا مطلوب دلیل میں اسلام کا غلبہ [136] ہے جبکہ جہاد کا مقصود قوت میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔[137]

دین کی حفاظت اور فروغ کے دو ذرائع ہیں: علم[138] اور قوت۔[139] خالق نے علم کے ذریعے دین کی حفاظت فرمائی[140] اور قوت کے ذریعے اہل دین کی۔[141] دین کے فروغ کا منہج دعوت وجہاد ہے اور یہ دونوں قیامت تک جاری رہیں گے۔[142] اہل دین مغلوب ہوں تو دعوت وتبلیغ اصل منہج ہے۔[143] اور اگر غالب ہوں تو

مسلم معاشرے میں پیدا شدہ بگاڑ کی اصلاح کے لیے ہر بندہ مومن سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا تقاضا ہے[144] جبکہ غیر مسلم معاشروں کو مغلوب ومفتوح کرنے کے لیے جہاد وقتال کا تا کہ اس کے نتیجے میں مخلوق کا مخلوق پر ظلم ختم ہو اور خالق کا عدل قائم ہو۔[145] معروف وہ ہے کہ جس کا شارع نے مطالبہ کیا ہو اور منکر وہ ہے کہ جس سے شارع نے منع کیا ہو۔[146] مسلمانوں کی اصلاح کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے[147] جبکہ جہاد غیر مسلموں سے ہے۔ نہ تو مسلمانوں کی باہمی لڑائی جہاد ہے[148] اور نہ ہی مسلمان حکمران کے خلاف خروج مستحسن امر ہے۔[149] مسلمانوں کا علمی وسیاسی افتراق وانتشار مذموم جبکہ اتفاق واتحاد مطلوب ہے لہذا اجماع کے حصول اور ریاست ہائے متحدہ اسلامی کے قیام کے جدوجہد دین کا بنیادی تقاضا ہے۔[150]

حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی اور آسمانوں سے نزول کے بعد، اس کرہ ارضی پر

15

جب نسل انسانی کا آغاز ہوا[151] تو سب انسان ایک ہی ضابطہ حیات "اسلام" کے پیرو تھے جبکہ بعد ازاں اپنی خواہش نفس اور شیطان کے بہکاوے میں آکر بعض انسانوں نے خالق کے دین سے اختلاف کا رستہ اختیار کیا۔[152] آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں جب کسی مسئلے میں اختلاف ہوا اور ایک نے غصے میں آکر دوسرے کو قتل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مقتول نے قتل کے فعل کو نہ صرف گناہ بلکہ جہنم میں داخلے کا سبب بھی قرار دیا[153] کہ جس سے سورۃ بقرۃ کی آیت مبارکہ[154] میں معہود ضابطہ حیات کی موجودگی اور اس سے انحراف کے نقطہ آغاز کا علم ہوتا ہے۔[155]

خالق نے اپنے ابدی ضابطہ حیات کی حفاظت اور فروغ کے لیے انبیاء ورسل کی بعثت اور آسمانی صحف وکتب کے نزول کا سلسلہ جاری فرمایا کہ جس کے دو مقاصد تھے؛ ایک مقصد تو انذار وتبشیر اور دعوت وتبلیغ کے رستے انسانوں کو خالق کے ضابطہ حیات کے بارے آگاہ کرنا اور دوسرا انسانوں کے باہمی اختلافات میں خالق کے حکم کے مطابق فیصلہ فرماتے ہوئے مبنی بر عدل الوہی قانون کو انسانی معاشروں میں جاری وساری کرنا۔[156] حضرت آدم علیہ السلام اسی معنی میں خالق کے نبی اور خلیفہ تھے۔[157] اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بیان میں تو نص صریح موجود ہے کہ نبی کے خلیفہ ہونے سے خالق کی مراد یہ ہے کہ وہ خالق کے حکم کو اس کی مخلوق میں نافذ اور لاگو کریں۔[158]

خالق کی طرف سے پیغمبر دو حیثیتوں سے دنیا میں بھیجے جاتے تھے ایک نبی اور دوسرا خلیفہ۔ پہلی حیثیت میں وہ خالق کے حکم کو اس کی مخلوق تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں جبکہ دوسری حیثیت میں وہ خالق کے حکم کو اس کی مخلوق کے مابین جاری وساری کرتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت اگرچہ ختم ہو گئی لیکن علوم نبوت میں علماء کی وراثت جبکہ نبوی سیاست میں امراء کی خلافت جاری ہے۔[159] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ قرار دیا۔[160] بعد ازاں صحابہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ قرار دیا۔[161] اس طرح امارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "خلفائے راشدین" (632-661) کو منتقل

ہوئی اور یہ دور خلافت، نبوت کے منہاج پر قائم تھا۔[162]

"خلافت راشدہ" سے یہ امارت بنو امیہ (661-750) نے حاصل کی جبکہ اس میں "ملوکیت" کی آمیزش ہو چکی تھی ۔ ملوکیت کی ملاوٹ کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نے بنو امیہ کے حکمرانوں کو خلفاء قرار دیا کیونکہ وہ خلیفہ کے منصب پر فائز تھے۔[163] بنو امیہ (661-750) سے یہ امارت بنو عباس (750-1517) نے اور ان سے عثمانی ترکوں (1517-1924) نے بزور شمشیر حاصل کی۔[164] 1924ء میں انگریزوں کی سازش کے سبب خلافت کا ادارہ ختم ہو گیا اور اس وقت سے امت مسلمہ میں اس کی بحالی کی خاطر اسلامی تحریکیں برپا ہونا شروع ہوئیں۔

جس طرح دنیا کی ابتداء میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی میں تمام انسان ایک ہی دین پر تھے، بالکل اسی طرح انتہائے وقت میں حضرت عیسی علیہ السلام کی خلافت ارضی میں تمام انسان ایک ہی دین پر ہوں گے۔[165] بہر حال یہ تو خالق کا "تکوینی امر" ہے جو پورا ہو کر رہنے والا ہے جبکہ "امر شرعی" یہ ہے کہ ابتداء و انتہاء کے درمیان کی مدت میں، خالق کے مومن بندے، خالق کے دین کی حفاظت، فروغ اور غلبہ کے لیے دعوت وجہاد کا کام کریں۔[166] اللہ عزوجل اس دنیا میں اپنے بندوں پر اس لیے "حجت" قائم کرتے ہیں تا کہ قیامت والے دن ان کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے۔[167] یہ حجت دو طرح سے قائم ہوتی ہے، ایک رسول کی دعوت سے اور دوسرا خالق

لی کتاب سے۔[168] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی ہیں، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد، قیامت تک کے لیے، خالق کے بندوں پر، خالق کی کتاب کو "حجت" بنایا کیا گیا۔ [169] آپ علیہ السلام کے بعد اگر کوئی زندہ برہان وفرقان قیامت تک کے لیے ہے[170] تو وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔یہی منصوص من اللہ امام معصوم[171] اور مفترض الطاعۃ حجت خداوندی ہے[172] کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت میں اپنا وصی بنا کر گئے ہیں۔[173]

رسول کا فریضہ اتمام حجت نہیں بلکہ اقامت حجت ہے۔ [174]اور اقامت حجت کی دو بنیادیں ہیں؛ دعوت رسول اور بلاغ قرآن۔[175] اقامت حجت کا مقصود دنیا میں عذاب الہی نہیں بلکہ

آخرت میں قطع عذر ہے۔[176]نقض عہد کے مرتکب مشرکین کو چھوڑ کر،[177] بقیہ دنیا کے مشرک ہوں یا اہل کتاب، دونوں کے بارے اللہ کی کتاب کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ یا تو اسلام قبول کریں یا پھر جزیہ دے کر رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین عرب کے مقابلہ کے لیے جب بھی صحابہ کا کوئی لشکر روانہ کرتے تو انہیں تین چیزوں کی نصیحت فرماتے؛ اسلام، جزیہ یا قتال۔[178] مشرکین اور اہل کتاب کو مفتوح ومغلوب کرنے کی غرض سے "جہاد کا حکم" قیامت تک کے لیے باقی ہے[179]جبکہ ان پر جزیہ عائد کرنے کا حکم نزول مسیح ابن مریم علیہ السلام تک قائم رہے گا۔[180]

جہاد وقتال کی اصل حکمت "ظلم وعدوان" کا خاتمہ ہے۔[181] اور اس کی دلیل نص صریح ہے۔ [182] قرآن مجید میں بظاہر جن منضبط اوصاف کی بنیاد پر جہادوقتال کا حکم دیا گیا وہ دراصل "ظلم وعدوان" ہی کی صورتیں ہیں۔ اسلام "ظلم وعدوان" کی کسی صورت کو کسی طور برداشت نہیں کرتا، خواہ اہل ایمان پر ہو یا عام انسانوں پر۔یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے "ظلم وعدوان" کے ازالے کے لیے ظالمین کے خلاف قتال کو مشروع قرار دیا، چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔[183] اگر سوال یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں مشرکین عرب، یہود عرب، اہل فارس اور اہل روم سے جہاد وقتال کیوں ہوا؟ اور اگر "اتمام حجت" وجہ نہ تھی[184] تو اس جہادو قتال کی علت کیا تھی؟ جہاد وقتال کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ "ظلم وعدوان" کا خاتمہ ہے جیسا کہ بیان ہو گا، چاہے یہ ظلم ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر کرے یا ایک انسان دوسرے انسان پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں مشرکین عرب، اہل کتاب اور اہل فارس نے اپنے مذہبی عقائد کی روشنی میں ایک استحصالی ریاست قائم کر رکھی تھی، دراصل اس ظالمانہ نظام کے خلاف جہادوقتال کیا گیا تھا۔

[185] پس ایک اسلامی ریاست کی اقوام عالم کے حوالہ سے دو خارجی ذمہ داریاں ہیں: ایک عالم دنیا تک پیغام رسالت کو پہنچانا اور دوسرا کرہ ارضی سے ظلم کا خاتمہ۔ پہلی ذمہ داری کے لیے دعوت وتبلیغ کے عمل کو ریاست کی سرپرستی حاصل ہو گی جبکہ دوسری کے لیے جہاد وقتال کو ریاست کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے[186] بشرطیکہ ریاست اس کی اہلیت رکھتی ہو

اور خارجی حالات بھی اس کی اجازت دیتے ہوں۔

4-عقیدہ اور منہج (Doctrine and Approach):

نظریہ اور عقیدہ میں فرق ہے کہ نظریہ ادراک [187]یا اکتشاف[188] جبکہ عقیدہ یقین جازم کو کہتے ہیں۔ [189] اور علم تمیز کا نام ہے یعنی حق وباطل اور خیر وشر میں تمیز کی صلاحیت کو علم کہتے ہیں۔[190] وحی اور غیر وحی کا علم برابر نہیں[191] اور افضل واشرف علم وحی کا علم ہے[192] کہ جس کا ثمرۃ خشیت الہی ہے۔ [193]

اصول عقیدہ چھ ہیں؛ اللہ پر ایمان، رسولوں پر ایمان، آخرت کے دن پر ایمان، کتابوں پر ایمان، فرشتوں پر ایمان اور تقدیر پر ایمان۔[194] ایمان قول، [195]یقین[196] اور عمل[197] کا مجموعہ ہے کہ جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔[198] ذات باری تعالی اپنی ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں وحدہ لا شریک ہے۔[199] انسان اور کائنات کا خالق،[200] مالک،[201] مدبر[202] اور رازق [203] ایک ہی ہے، یہ توحید ربوبیت ہے اور یہ فطرت انسانی میں ودیعت شدہ ہے۔[204] فطرت علم نہیں بلکہ وہ ملکہ (صلاحیت) ہے کہ جس سے خالق کی معرفت حاصل ہو۔[205] یہ صلاحیت کبھی خارجی ماحول[206] اور کبھی انسانی رویوں[207] کے سبب مسخ ہو جاتی ہے۔

اور صرف رب العالمین ہی کی ذات مستحق ولائق عبادت ہے،[208] تو یہ توحید الوہیت ہے۔ انبیاء ورسل کی بعثت کا اولین مقصد توحید الوہیت کا بیان تھا[209] کہ توحید ربوبیت کے قائلین تو مشرکین مکہ بھی تھے۔[210]

عبادت اصلاً دعا ومناجات ہی ہے[211] لہذا دعا ومناجات اللہ کے علاوہ کسی سے جائز نہیں۔ [212]خالق کی ذات یا صفات میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانا اکبر الکبائر میں سے ہے[213] کہ جس کے مرتکب پر جنت حرام ہے۔[214] اللہ کا بندے پر حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اس حق کے ادا کرنے پر بندے کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے۔[215]

اللہ سبحانہ وتعالی اپنے اسماء وصفات میں یکتا ہے[216] کہ اس کی صفات ازلی وابدی،[217] ذاتی[218] ، لامحدود[219] اور کامل[220] ہیں جبکہ بندوں کی صفات حادث،[221] عطائی،[222]

محدود[223] اور ناقص[224] ہیں۔ ہم اللہ عزوجل کے تمام اسماء وصفات پر ویسے ہی ایمان لاتے ہیں جیسے کہ وہ کتاب وسنت کی نصوص میں وارد ہیں۔[225] صفات باری تعالی اور انسانی صفات میں کسی قسم کی مماثلت نہیں۔ [226] استغاثہ[227] اور توسل[228] نہیں بلکہ شرک منع ہے۔ [229] شرک سے مراد مخلوق کو خالق کی ذات[230] یا صفات[231] میں شریک ٹھہرا لینا[232] اس کو مستحق عبادت[233] یا متصرف بالذات[234] یا مقرب[235] وشفیع[236] ومملوک[237] متصرف سمجھتے ہوئے۔ پس غیر اللہ سے استغاثہ جائز ہے مثلاً زندہ سے ما تحت الاسباب استغاثہ[238] لیکن اُس کی وہ صورتیں کہ جن میں انسانی صفات کی مماثلت، صفات باری تعالی سے ہونے لگے تو وہ شرک فی الصفات ہیں مثلاً زندوں سے مافوق الاسباب استغاثہ[239] یا مُردوں سے استغاثہ[240] لہذا ممنوع ہیں۔ اور توسل جائز ہے جب تک کہ سنت صحیحہ سے ثابت ہو جیسا کہ اللہ عزوجل سے دعا کے لیے اسمائے حسنی[241]، نیک اعمال[242] یا زندہ صالحین کو وسیلہ بنانا۔[243] کسی فوت شدہ کو دعا میں وسیلہ بنانا بدعت ہے کہ خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کے خلاف ہے۔[244] وسیلہ ذات کا ہو تو درست نہیں لیکن عمل کا ہو تو درست ہے جیسا کہ نبی کی محبت یا اطاعت رسول کے وسیلے سے دعا جائز ہے کہ یہ اپنے عمل کا وسیلہ ہے نہ کہ ذات کا۔[245] نظر کا لگ جانا حق ہے[246] البتہ نظر کا لگنا بذاتہ موثر نہیں بلکہ اس کی تاثیر اسباب باری تعالی میں سے ایک سبب ہونے کی وجہ سے ہے۔[247]

ہم تمام انبیاء ورسل پر بلا تفریق ایمان لاتے ہیں۔[248] کسی ایک رسول کا انکار بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔[249] آدم علیہ السلام پہلے[250] اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ورسول ہیں۔[251] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی تشریعی و غیر تشریعی اور ظلی وبروزی کسی بھی قسم کا نبی ورسول نہیں آئے گا۔[252] شفاعتِ کبری حق ہے اور تمام امت، امت دعوت ہو یا اجابت، کو حاصل ہو گی۔[253] شفاعت صغری ثابت

ہے لیکن کچھ شرائط کے ساتھ کہ جس کو اللہ اجازت دے[254] اور جس کے حق میں اجازت دے۔[255] اہل شرک کی، اور ان کے حق میں شفاعت، قابل قبول نہ ہو گی۔ [256] غیر مشروط شفاعت کا قرآن مجید نے انکار کیا ہے۔[257]

وقوع قیامت،[258] جمع محشر[259] اور یوم حساب حق ہیں۔[260] قیامت سے پہلے قیامت کی علامات کا ظہور ہو گا [261]کہ جن میں سے بعض علامات کبری ہیں[262] اور بعض صغری۔[263] علامات قیامت کے بیان کا مقصودِ اصلی، تذکیر بالآخرۃ ہے نہ کہ زمان ومکان کا تعین۔[264] علامات وفتن کا ثبوت وبیان وحی کی دلیل کا محتاج ہے۔ [265] علامات وفتن کے باب میں صحیح روایات کا رد جس قدر انحراف ہے،[266] اسی قدر موضوع اور ضعیف روایات[267] کا بیان بھی۔ علامات قیامت کی تعبیر میں حقیقت کا اجراء ہو گا نہ کہ مجاز کا کہ ایمانیات کے باب میں اصل حقیقت ہے[268] اگرچہ امور غیبیہ میں قرائن کی موجودگی میں وہ مجازی معنی جاری ہو سکتا ہے جو دورِ نبوی کے محاورہ عرب میں مستعمل ہو۔[269] جنت اور جہنم عالم دنیا میں نہیں بلکہ عالم آخرت میں ہیں[270] اور ان کی حقیقت مادی ہے نہ کہ کیفی[271] اور ان کو فنا نہیں۔[272]

تمام آسمانی کتابیں برحق ہیں لیکن کامل طور تا قیامت محفوظ صرف ہی قرآن مجید ہے۔[273] تورات، انجیل اور زبور اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتابیں ہیں[274] کہ جن میں ان کے ماننے والوں نے تحریف کر دی ہے۔ [275]معاصر کتب سماویہ میں بھی اللہ کا حکم موجود ہے۔[276] دیگر مذاہب کی جن کتب کو الہامی کہا جاتا ہے مثلاً وید، اگر ان کے بعض مضامین کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے[277] تو انہیں بایں معنی الہامی ماننے میں حرج نہیں کہ یا تو وہ کسی نبی پر نازل شدہ صحائف کی باقیات میں سے ہیں[278] کہ جن میں تحریف ہو چکی یا سابقہ کتب سماویہ کی تعلیمات کا اخذو استفادہ ہے کہ جسے کسی قوم کے حکماء نے نقل کر دیا ہو۔[279]

فرشتے انسانوں کے علاوہ اللہ کی نوری مخلوق ہیں نہ کہ قوانین فطرت[280] جبکہ جنات انسانوں کے علاوہ اللہ کی ناری مخلوق ہیں۔[281] خلائی مخلوق کا وجود دین سے ثابت نہیں۔[282] تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے[283] اور تقدیر علیم کا علم ہے[284] یا حکیم کا فیصلہ[285] یا خالق کی مشیئت[286] اور یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ [287]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر بھی ہیں[288] اور نور بھی بمعنی نورہدایت۔[289] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا اتنا ہی علم تھا جتنا کہ اللہ عزوجل کی طرف سے عطا کیا گیا تھا۔[290] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روضہ مبارک میں جسماً حاضر ہیں[291] جبکہ رُوحاً اللہ

عزوجل کے پاس آسمانوں میں ہیں[292] اور روح کا جسم سے تعلق بھی ہے۔[293] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر مبارک پر حاضر ہونے والے امتی کے درود وسلام کا سننا تو وہ برزخی حیات کے ساتھ ہے نہ کہ دنیوی۔[294] سماع موتی ثابت ہے[295] کہ اللہ عزوجل ان کو سنوا دیتے ہیں[296] لیکن نہ تو وہ جواب دے سکتے ہیں[297] اور نہ ہی ان میں سے کسی سے استغاثہ جائز ہے کیونکہ مُردوں سے استغاثہ کی صورت میں آپ ان کی صفت سماعت وبصارت، قدرت واختیار، ملکیت وتصرف کو اللہ عزوجل کی صفات سے مشابہ قرار دے رہے ہوں گے۔[298] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میت کو قبر[299] اور زندہ کو خواب[300] میں دکھلایا جانا حق ہے۔[301] جس نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا کہ شیطان آپ علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کر سکتا[302] البتہ شیطان کسی اور صورت میں رسول ہونے کا دعوی کر کے امتی کو دھوکا دے سکتا ہے۔[303]

عذاب قبر برحق ہے [304] جبکہ اس کی کیفیت برزخی ہے[305] کہ جس کی کنہ اور حقیقت جن وانس پر واضح نہیں۔[306] اللہ کی جناب میں وسیلہ جائز ہے[307] جبکہ اسمائے حسنی کا ہو،[308] یا اعمال صالحہ[309] کا یا انبیاء واولیاء کا ان کی زندگی میں ہی ہو۔[310] انبیاء واولیاء کی زندگی میں ہی اللہ کی جناب میں ان کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے جبکہ وفات کے بعد جائز نہیں۔[311] اولیاء اللہ وہ ہیں کہ جن میں ایمان و تقوی کی صفات غالب ہوں۔[312] اولیاء کی کرامت برحق ہے[313] البتہ یہ غیر ارادی وغیر اختیاری ہوتی ہے۔[314] نبی کا معجزہ ہو یا ولی کی کرامت، اللہ کے اذن ہی سے ممکن ہے۔[315]

صحابہ کرام اِس امت کے بہترین افراد تھے۔[316] ان کے اجماع سے اختلاف جائز نہیں[317] جبکہ ان کے باہمی اجتہادی اختلافات میں اکثر وبیشتر دین اسلام کی رخصتیں[318] پنہاں ہیں یا وسعتیں[319]۔ مشاجرات صحابہ کے

باب میں اصل کف لسان ہے[320] اور ان کا سیاسی اختلاف حق وباطل کا نہیں بلکہ حق واحق کا تھا کہ جس میں ایک گروہ خطائے اجتہادی پر تھا۔ [321]

اس امت کے بہترین لوگ صحابہ کرام، ان کے بعد تابعین اور ان کے بعد تبع تابعین ہیں۔[322] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں درجات ہیں۔[323] پہلا درجہ السابقون الاولون کا ہے،

دوسرا اصحاب بدر کا، تیسرا اصحاب شجرہ کا اور چوتھا فتح مکہ کے موقع پر ایمان لانے والوں کا البتہ جنت کا وعدہ سب سے ہے۔[324] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔[325] خلفائے راشدین کے بعد عشرۂ بشرۃ کی فضیلت ہے۔ [326] خلف کے لیے، درجے اور فضیلت میں سلف سے آگے بڑھنا مشکل ہے البتہ علم و عمل میں ان سے آگے نکل جانا ممکن ہے۔[327]

دین، شریعت ومنہاج کا نام ہے۔[328] قرآن مجید عقیدہ [329] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی منہاج ہے۔[330] دین میں اضافہ بدعت ہے اور ہر بدعت مردود ہے۔[331] بدعتی سے دین لینا [332] اور اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے۔[333] اتفاق امت اور تقریب بین المسالک مقصود دین ہے[334] جبکہ معاشرتی، ملی اور اجماعی مسائل میں تعامل بین المسالک مطلوب دین ہے۔ [335] فقہی وفکری اور مسلکی وجماعتی مسائل کے اختلاف میں رواداری اور تہذیب کے دائرے میں سائشتہ انداز میں تنقید[336] اور حکمت کے ساتھ اختلاف رائے کا اظہار [337] قابل ستائش اور محمود امر ہے۔ مسلکی اور جماعتی ناموں سے تعارف میں حرج نہیں جب تک کہ وہ اسلام کے مترادف نہ بن جائیں۔[338] مسلمان حکمرانوں کے خلاف بغاوت وخروج حرام[339] جبکہ ان کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے۔[340]

5-ایمان اور اخلاق (Belief and Ethics):

اسلام دین فطرت ہے کہ ہر بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے اور اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔[341] ایمان محض اندھے یقین (blind faith) کا نام نہیں بلکہ ایک روحانی تجربہ (experience) ہے۔

باشعور مخلوق کافر اور مومن میں تقسیم ہے۔[342] خالق کی نظر میں کافر اور مومن برابر نہیں[343] کہ کافر بدترین مخلوق اور مومن بہترین انسان ہیں۔[344] سب کافر بھی برابر نہیں ہیں کہ کافر حربی کا حکم قتل،[345] ذمی کا جزیہ،[346] مستامن کا امن[347] اور معاہد کا صلح[348] ہے۔

مومن کے لیے کافر سے تعلق ولایت حرام[349] جبکہ تقیہ،[350] انصاف،[351] حسن سلوک[352] اور معاملہ[353] جائز ہے۔ اسلامی ریاست میں مومن اور کافر کے حقوق برابر نہیں ہوں گے۔[354]

دین فطرت میں "اسلام" ظاہر، "ایمان" باطن اور "احسان" دونوں کی تکمیل کا نام ہے۔[355] اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمہ شہادت کا اقرار ضروری ہے[356] جبکہ کفر اکبر یا شرک اکبر کے ارتکاب سے ایک شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔[357] کسی کلمہ گو کی "تکفیر" گناہ کبیرہ ہے[358] اور معین کی تکفیر اس وقت جائز ہو گی جبکہ کبار اور عادل اہل علم کی جماعت کا اس پر اتفاق ہو ۔[359] "کفر دون کفر" گناہ کبیرہ ہے نہ کہ "خارج عن الملۃ"۔[360] ایک شخص میں اسلام وکفر،[361] ایمان ونفاق[362] اور اطاعت و معصیت جمع ہو سکتے ہیں۔[363]

عمل سے ایمان میں کمی بیشی ہونا حق ہے۔[364] اور ہم معین شخص کے بارے نہ جنت کی شہادت دیتے ہیں اور نہ ہی جہنم کی گواہی۔[365] جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جہنم میں ضرور داخل ہو گا۔[366]

اخلاق انسان کی باطنی صورت ہے کہ اچھی ہو تو اسے "حسن خلق" کہتے ہیں۔ افعال کا حسن وقبح عقلی ہے[367] لیکن ان کا خیر وشر ہونا شرعی ہے۔[368] خیر وہ ہے جسے خالق نے خیر قرار دیا ہو اور شر وہ ہے جسے خالق نے شر کہا ہو۔[369]

خالق کے فرمانبردار سے محبت کرنا اور اس کے باغی سے نفرت رکھنا اس پر ایمان لانے کا لازمی نتیجہ ہے[370] لہذا دعوت کے اخلاق اور جہاد کے اخلاق میں فرق ہے۔[371] دعوت میں نرمی لازم امر ہے،[372] بھلے مدعو کافر اور بدعتی ہی کیوں نہ ہو[373] اور نفرت گناہ گار کے فعل سے ہو گی نہ کہ ذات سے[374] سوائے ظالم کے۔[375] کافر جبکہ حربی نہ ہو، اس سے طبعی محبت جائز ہے[376] لیکن موالات نہیں۔[377] نیکی "حسن اخلاق" پیدا کرتی ہے جبکہ بدی "بدترین اخلاق" کو جنم دیتی ہے۔[378]

بعض اخلاق جبلی ہیں جبکہ اکثر ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔[379] ایمان اور اخلاق کا تعلق

لازم وملزوم کا ہے۔[380] حسن اخلاق، کمال ایمان کا نتیجہ ہے۔[381] "حسن اخلاق" کی تکمیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہوئی۔[382] لہذا بہترین اخلاق وہ ہیں جو "اسوہ حسنہ" کی اتباع سے پیدا ہوتے ہیں۔[383]

6-تاریخ اور تہذیب (History and Civilization):

یہ دنیا اختلاف کے اصول پر پیدا ہوئی۔[384] اختلاف کرنے والے بنیادی طور دو فریق ہیں؛ اہل حق اور اہل باطل۔[385] حق اور باطل کی کشمکش اس دنیا کی کل تاریخ کا خلاصہ ہے۔[386] اہل باطل، حق کو مغلوب کرنے کے لیے زور لگاتے ہیں[387] جبکہ حق کا غلبہ اس دنیا کی تقدیر ہے اور یہی تاریخ کی حرکت کے اصولوں کا اصل الاصول (The Prime Principal) ہے۔[388] باطل کا مغلوب ہونا طے ہے، چاہے اہل ایمان کے ہاتھوں ہو یا تقدیر کے ذریعے۔[389] اللہ عزوجل اہل ایمان کی لازماً مدد کرتا ہے[390] البتہ نصرت باری تعالی کی کچھ شرائط ہیں۔[391] وہ وعدہ نصرت میں سچا ہے اور اس سچ سے بڑھ کر دنیا کا کوئی سچ نہیں۔[392] تاریخ کی حرکت کی اصل وجہ قضاء وقدر ہے نہ کہ مادی تعلیل وتسبیب۔[393]

7-سائنس اور ٹیکنالوجی (Science and Technology):

سائنس وٹیکنالوجی[394] فی نفسہ خیر یا شر نہیں[395] بلکہ اس کا خیر وشر مبنی برمقصد واستعمال ہے۔[396] سائنسی مطالعہ اور طریقہ کار اگر بامقصد ہو تو خالق کے وجود اور مذہب کی ضرورت کا داعیہ پیدا کرتا ہے[397] البتہ بے مقصد مادی تحقیق نہ صرف انسانی کردار واخلاق بلکہ بنی آدم اور انسانی تہذیب وتمدن کے زوال کا بھی ایک بڑا سبب ہے۔[398] غلبہ اسلام کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی میں تعلیم و تربیت کا حصول فرض ہے۔[399] سائنسی اور سماجی علوم کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا (Islamization of Sciences & Social Sciences) امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے۔[400]

8- عقل و فطرت (Intellect and Reason):

عقل قائم بالذات جوہر نہیں بلکہ ذوی العقول کا عرض ہے۔ [401] عقل، ذریعہ علم ہے،

چاہے آلہ ہو یا قوت، نہ کہ مصدر علم۔[402] امور غیبیہ میں مبنی بر عقل صداقت، نفسی اور اضافی ہوتی ہے جبکہ مبنی بر وحی کلی اور خارجی۔[403] عقل دو قسم پر ہے؛ عام اور خاص،پیدائشی اور اکتسابی۔ [404] عقل کا وظیفہ تفقہ، [405] تدبر،[406] تعقل[407] اور تفکر ہے[408] اور اس کا محل قلب ہے۔[409] اور قلب وہ ہے جو سینے میں دھڑکتا ہے۔[410]

فطرت خیر وشر میں تمیز کا ملکہ ہے[411] جوپیدائشی طور ہر انسان میں موجود ہے۔ [412] فطرت کا محل، نفس ہے[413] اور نفس یعنی روح[414] کا محل، قلب ہے[415] اور عقل نفسی کا محل بھی قلب ہے جبکہ عقل جسدی کا محل دماغ ہے۔[416] فطرت، اخلاق کی اصل ہے[417] اور عقل، عقیدے کی۔[418] عقل وفطرت

میں تعارض کی صورت میں ترجیح فطرت کو حاصل ہو گی کہ وہ یقینی ذریعہ علم ہے جبکہ عقل ظنی۔[419] عقل نفسی ہی شعور نفس ہے۔[420]

9-حلال اور حرام (Halal and Haram):

طیب [وہ جو انسان کے دین، جان، عقل، مال، نسل یا عزت کے لیے نفع بخش ہے] حلال ہے[421] جبکہ خبیث [وہ جو انسان کے دین، جان، عقل، مال، نسل یا عزت کے لیے مضر ہو] حرام ہے۔[422] انسانی شخصیت کی تعمیر و تخریب اور تزکیہ وتدسیس کی بنیاد حلال وحرام ہے۔حلال، اخلاق حسنہ پیدا کرتا ہے جبکہ حرام، رذائل نفس کا سبب ہے۔[423]

10-حقوق وفرائض (Rights and Responsibilities):

انسان کی تعریف کا بنیادی جوہر، اختیاری بندگی ہے۔[424] شرعی حق یا فرض کا تعین اللہ کے حکم سے ہو گا، عرفی حق یا فرض کا تعین عرف سے اور قانونی حق یا فرض کا تعین قانون سے۔[425] تعارض کی صورت شرعی حق یا فرض، عرف اور قانون سے بالاتر ہو گا۔[426] حکمران ورعایا، امیر ومامور اور مرد وعورت کے حقوق وفرائض برابر نہیں[427] بلکہ ان کے میدان کے اعتبار سے متنوع ہیں۔[428]

11-مساوات اور عدل (Equality and Justice):

رنگ، نسل اور قوم کے اعتبار سے سب انسان برابر ہیں، چاہے مومن ہو یا کافر۔[429] لیکن

عند اللہ مقام اور اخروی درجے کے اعتبار سے مومن وکافر اور متقی وفاسق ہر گز برابر نہیں ہیں۔[430] نوع مرد و عورت نہ تو خَلقی طور برابر ہیں اور نہ ہی خُلقی طور [431] البتہ بطور فرد تقوی وتدین میں دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔[432] اصلاً باپ کی اطاعت اور ماں سے حسن سلوک ہے۔[433] عدل، اللہ کا حکم ہے[434] اور اختلافی امور میں عدل کے مطابق فیصلہ کرنا ہی فرض ہے۔[435] عدل و انصاف کرنے کا حکم کافر سے بھی ہے اور قانون کی نظر میں امیر وغریب سب برابر ہیں۔[436]

12-شہری اور ریاست (Citizen and State):

ریاست خود مختار(sovereign) نہیں بلکہ وحی کے تابع فرمان ادارہ ہے۔[437] مقتدر اعلی(supreme authority) پارلیمنٹ، سپریم کورٹ، حکومت وقت یا عوام الناس نہیں بلکہ حکم خداوندی ہے۔ [438] قانون سازی کا ماخذ ومصدر وحی الہی ہے[439] اور خالق کے بالمقابل ہر حاکم اعلی کا حکم طاغوت کا ہے کہ جس کا انکار واجب ہے۔[440] معروف ہی ریاست کا قانون ہو سکتا ہے نہ کہ منکر[441] اور شہری، معروف میں ہی ریاست کی اطاعت کے پابند ہیں۔[442]

13-لسانیات اور نفسیات (Linguistics and Psychology):

اس سے زیادہ لغو بات نہیں کہ لفظ کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔[443] زبان ابتداء میں "توقیف"[444] اور استعمال میں "وضع" ہے۔[445] لفظ و معنی کا باہمی ربط لازم وملزوم کا ہے[446] اور وہ اختیاری (arbitrary) نہیں بلکہ منطقی (logical)ہے، چاہے لغوی ہو (conceptual) یا عرفی (associative)، ترادف (synonymy) کا ہو یا

لنایے (metonymy) کا، مثالی (prototype)ہو یا تعددی(polysemy)۔ جہاں متن کی تفہیم کا مرکز منشائے متکلم اور متن کی ساخت ہو وہاں لفظ ایک دریا ہے مثلاً مذہبی اور نظریاتی متون۔ اور جہاں تفہیم کا مرکز قاری اور متن بن جائے تو وہاں لفظ ایک سمندر ہے مثلاً شاعری اور مصوری۔ اور جہاں مرکز ہی نہ ہو تو وہاں لفظ ایک خالی برتن ہے کہ جس میں جو چاہیں ڈال کر نکال لیں جیسا کہ مجرد آرٹ۔

کتاب وسنت کا باہمی تعلق ظرف ومظروف یا مکان ومکین کا ہے لہذاقرآن کا لفظ اور معنی دونوں منزل من اللہ ہیں کہ لفظ، قرآن ہے اور اس کا معنی سنت ہے۔[447]

نفس کی تین قسمیں ہیں؛ نفس امارہ[448]، نفس لوامہ[449] اور نفس مطمئنہ۔[450] نفس امارہ وہ ہے جو اپنے رب سے غافل ہے،[451] جس نے قرآن مجید سے اعراض کیا،[452] سرکشی اختیار کرتے ہوئےدنیا کو پروردگار پر ترجیح دی [453] اور جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ۔[454] نفس مطمئنہ وہ ہے جو رضائے رب پر راضی ہو جائے،[455] اور اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر جائے۔[456] یہی وہ نفس ہے کہ جس کے لیے دنیا بھی جنت ہے اور آخرت بھی۔[457] دین میں انفس ثلاثہ کے لیے تین متنوع بیانیے ہیں[458] اور اخروی کامیابی کے درجات بھی ایک صد ہیں۔[459]

14-ادبیات اور جمالیات (Literature and Aesthetics):

فنون لطیفہ[460] میں اصل اباحت ہے،[461] اگر ان کا مقصد راحت نفس ہو۔[462] اور دین کا تحفظ اور فروغ مطلوب ہو تو مستحب ہیں۔[463] اور اگر معصیت کا ذریعہ ہوں[464] یا تزکیہ نفس میں مانع ہوں تو حرام ہیں۔[465]

15-جبلت اور جذبات (Instinct and Emotions):

جبلی تقاضوں اور جذباتی ضرورتوں کو وحی کی روشنی میں عقل وشعور کے تابع کرتے ہوئے پورا کرنا چاہیے اور یہی اعتدال ہے۔[466] جسمانی، ذہنی، روحانی کے علاوہ جذباتی صحت بھی دین میں مطلوب ہے۔[467]

16-کھیل اور تفریح (Sports and Entertainment):

ہر ایسا کھیل کہ جس سے جسمانی وذہنی صحت کی نشوونما ہو، مستحسن ہے[468] بشرطیکہ فرائض میں رکاوٹ نہ بنے یا کسی حرام کا مرتکب نہ ٹھہرائے۔[469] دین کی حفاظت اور فروغ کی خاطر تیر اندازی، تیراکی اور گھڑ سواری جیسے کھیلوں کی ترغیب ہے۔[470]

حواشی:

[1] خالق موجود لنفسہ ہے جبکہ مخلوق موجود لغیرہ ہے۔ "لنفسہ" کی قید سے یہ شبہ جاتا رہا کہ خالق پر صیغہ اسم مفعول "موجود" کا اطلاق درست نہیں کہ اس میں انفعالیت ہے اور یہ موجد کا متقاضی ہے جبکہ وہ تو خود وجود دینے والا ہے۔

واضح رہے کہ "موجود" اللہ کا اسم یا صفت نہیں بلکہ اس کے بارے خبر ہے۔ اللہ کی طرف صرف اسی اسم یا صفت کی نسبت درست ہے جو کتاب وسنت سے منصوص ہو۔ البتہ اللہ کے بارے ایسی خبر جاری کرنے کا جواز ہے کہ جو اچھی ہو یا کم از کم بری نہ ہو لیکن اس میں بھی افضل اور اولی یہی ہے کہ ان اخبار کے مقام پر بھی اُنہی اسماء وصفات کو جاری کیا جائے کہ جن اسماء وصفات کے یہ لوازمات (requisites) یا نتائج (consequences) ہیں۔

پس اگرچہ اللہ کے لیے ازلی، ابدی، قدیم، قائم بنفسہ، واجب الوجود، موجود، شیء اور ذات وغیرہ کے الفاظ بطور خبر جاری کرنا جائز ہے لیکن افضل اور اولی یہی ہے کہ ازلی اور قدیم کی جگہ "اول" اور ابدی کی جگہ "آخر" اور قائم بنفسہ یا واجب الوجود کی جگہ "قیوم" اور موجود کی جگہ "ظاہر" اور شیء کی جگہ "حق" اور ذات کی جگہ "اللہ" کے اسماء جاری کیے جائیں۔ یہ واضح رہے کہ اللہ کے اسماء وصفات صرف وہی نہیں ہیں جو کتاب وسنت میں منصوص ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ہیں۔ [أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1421 هـ - 2001 م، 7/341، الحديث ثابت بمجموع الطرق]؛ وَيُفَرِّقُ بَيْنَ دُعَائِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْهُ فَلَا يُدْعَى إلَّا بِالْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى؛ وَأَمَّا الْإِخْبَارُ عَنْهُ: فَلَا يَكُونُ بِاسْمِ سَيِّئٍ؛ لَكِنْ قَدْ يَكُونُ بِاسْمِ حَسَنٍ أَوْ بِاسْمِ لَيْسَ بِسَيِّئِ وَإِنْ لَمْ يُحْكَمْ بِحُسْنِهِ. مِثْلَ اسْمِ شَيْءٍ وَذَاتٍ وَمَوْجُودٍ؛ إذَا أُرِيدَ بِهِ الثَّابِتُ وَأَمَّا إذَا أُرِيدَ بِهِ "الْمَوْجُودُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ" فَهُوَ مِنْ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَكَذَلِكَ الْمُرِيدُ وَالْمُتَكَلِّمُ؛ فَإِنَّ الْإِرَادَةَ وَالْكَلَامَ تَنْقَسِمُ إلَى مَحْمُودٍ وَمَذْمُومٍ فَلَيْسَ ذَلِكَ مِنْ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى

بِخِلَافِ الْحَكِيمِ وَالرَّحِيمِ وَالصَّادِقِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَكُونُ إلَّا مَحْمُودًا. [ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم الحراني، مجموع الفتاوى، مجمع الملك فهد، المدينة النبوية، 1416هـ/1995م، 6/142]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "الظاہر" کا معنی "فليس فوقك شيء" کیا ہے یعنی جس سے اوپر کوئی نہ ہو۔ اس معنی میں، لفظ "ظاہر" اور "موجود" میں کسی بھی پہلو سے کوئی تقابل ممکن نہیں ہے۔

[2] پہلا مسئلہ وجود کی تعریف کا ہے۔ جن اہل علم نے کہا کہ اس کی تعریف ممکن نہیں، ان میں بعض کا کہنا ہے کہ چونکہ یہ اپنے تصور میں بدیہی ہے لہذا اس کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے جبکہ بعض کا کہنا یہ ہے کہ بدیہی(self evident) اور نظری (analytic) دونوں اعتبارات سے وجود کا حقیقی تصور ممکن نہیں لہذا اس وجہ سے اس کی تعریف ممکن ہی نہیں ۔ [محمد بن علي ابن القاضي محمد حامد بن محمّد صابر الفاروقي الحنفي التهانوي (المتوفى: بعد 1158هـ)، موسوعة كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مكتبة لبنان ناشرون، بيروت، الطبعة الأولى، 1996م، 2/1766]

بعض کا کہنا ہے کہ وجود کی جو تعریفات منقول ہیں مثلاً "هو الثابت العين" یا "الوجود هو الذي يمكن أن يُخبر عنه" تو وہ لفظی ہیں نہ کہ حقیقی جیسا کہ شیر کی تعریف درندے سے کر دینا۔ [الطباطبائي، محمد الحسين العلامة، بداية الحكمة، مؤسسة المعارف الإسلامية، إيران، ص 11؛ التفتازاني، مسعود بن عمر بن عبد الله، شرح المقاصد، عالم الكتب، بيروت، 1/295]

یہ واضح رہے کہ مناطقہ کے نزدیک حقیقی تعریف نظری ہوتی ہے اور یہ ایسی حد (term) اور رسم (description) ہوتی ہے جو تین تصورات جنس (Genus)، فصل (Differentia) اور خاصہ (Property) پر مبنی ہو۔ وجود کے بارے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ایسی کلی (Universal) ہے کہ اس سے بڑی یا مساوی یا اوپر کوئی کلی موجود نہیں لہذا وجود کی تعریف ممکن نہیں ۔ پس وجود وہ اصل الاصول یا جنس الاجناس (Summum Genus)

ہے کہ جس سے ہر چیز ڈیفائن ہوتی ہے کہ اس سے اوپر کوئی جنس موجود نہیں لہذا اسے تعریف کی احتیاج نہیں ہے۔

مناطقہ کا کہنا ہے کہ حد یا تو تام (complete) ہو گی یا ناقص (deficient) اور اسی طرح رسم بھی تام یا ناقص ہو گی۔ حدِ تام میں اشیاء کی معرفت جنسِ قریب اور فصلِ قریب جبکہ حدِ ناقص میں جنسِ بعید اور فصلِ قریب یا صرف فصلِ قریب سے حاصل ہوتی ہے۔ پہلے کی مثال حیوانِ ناطق (rational animal) جبکہ دوسرے کی جسمِ ناطق یا ناطق ہے۔ "رسم تام" جنسِ قریب اور خاصہ اور "رسم ناقص" صرف خاصہ سے ہوتی ہے۔ پہلے کی مثال حیوانِ ضاحک اور دوسرے کی ضاحک ہے۔ چونکہ جنس، فصل اور خاصہ میں تقسیم کی بنیاد ماہیت ہے جو کہ وجود کے بالمقابل ہے پس وجود کی حقیقی تعریف ممکن نہیں ۔ اسی طرح وجود اپنے لیے ظاہر اور غیر کے لیے مظہر ہے جیسا کہ روشنی ہے۔ پس جبکہ وجود ظاہر بنفسہ ہے تو تعریف کا محتاج نہیں ہے لہذا بدیہی ہوا۔ طلباء منطقی مصطلحات کو سمجھنے کے لیے علم "منطق" پر ہمارا کورس دیکھیں جو ہمارے یوٹیوب چینل پر موجود ہے۔

یہ بحث تو ہم نے مناطقہ (logicians) کے اعتبار سے کر دی کہ ممکن ہے کسی کو ان کے اسلوب بیان سے ذہنی اطمینان حاصل ہوتا ہو لیکن مناطقہ کا یہ دعوی درست نہیں کہ کسی شیء کا صحیح تصور اس کی صحیح تعریف کے بعد ہی ممکن ہے۔ ہر شیء کو نپے تلے الفاظ کی ترازو میں تولنا اور جامع مانع عبارت کے ذریعے کسی شیء کے تصور کو نکھارنے میں تکلف اور مبالغے سے کام لینا آرٹ تو ہے لیکن علم نہیں۔ کسی شیء کا صحیح تصور وہی ہوتا ہے جو کسی لفظ کے

مروجہ لغوی، عرفی اور شرعی تصور سے حاصل ہو، چاہے اس کی کوئی کتابی تعریف موجود نہ بھی ہو۔ جب تک مناطقہ نے انسان کی تعریف حیوانِ ناطق نہیں بیان کی تھی تو اس وقت بھی لوگ انسان کا صحیح تصور رکھتے تھے۔ انسان کی تعریف حیوانِ ناطق کر دینے سے پھر حیوان کی تعریف مطلوب ہو گی اور ناطق کی بھی۔ اور حیوان کی تعریف جن الفاظ سے کریں گے، خود وہ بھی تعریف کے محتاج ہوں گے یہاں تک کہ لفظِ تعریف بھی تعریف کا محتاج ہو گا اور اس طرح

منطقی تعریفات کا نہ ختم ہونے والے سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پھر جس نے جامع مانع تعریف بیان کی ہے، تو اس کے ذہن میں تعریف بیان کرنے سے پہلے اس شیء کا تصور موجود تھا یا نہیں کہ جسے اس نے الفاظ کی صورت دی ہے؟ اگر تھا تو وہ تصور اسے بغیر تعریف کے حاصل ہوا تھا یا تعریف کے ساتھ؟ اگر تعریف کے ساتھ حاصل ہوا تھا تو پھر نہ ختم ہونے والے سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اسی لیے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ذہین کو اس علم کی ضرورت نہیں ہے اور کند ذہن کو اس کا فائدہ نہیں ہے۔ [ابن تيمية، تقي الدين، أحمد بن عبد الحليم، الرد على المنطقيين، دار المعرفة، بيروت، لبنان، ص 73-75؛ الرد على المنطقيين: 39-40؛ الرد على المنطقيين: 54-55؛ الرد على المنطقيين: 52؛ الرد على المنطقيين: 3-4]

جنہوں نے کہا کہ وجود کا تصور نظری ہے تو ان کے ہاں پھر اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ وجود ہے تو نظری لیکن اصلاً اس کا تصور ممکن نہیں اور بعض نے کہا کہ اس کا تصور ممکن ہے۔ پس اس دوسرے گروہ کے ہاں وجود قابل تعریف (definable) ہے۔ [عبد النبي بن عبد الرسول الأحمد نكري، القاضي، دستور العلماء: جامع العلوم في اصطلاحات الفنون، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى، 1421ھ-2000م، 3/303]۔

درست قول یہی ہے کہ وجود کا تصور بدیہی ہے نہ کہ نظری کہ دو سال کا بچہ بھی موجود اور معدوم میں فرق کرتا ہے۔ رہا یہ اعتراض کہ بچہ جس وجود کو پہچانتا ہے، وہ معین اور مقید ہے نہ کہ وجودِ محض۔ اس اشکال کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ خارج میں کوئی وجودِ محض نہیں اور وجودِ مطلق کی حقیقت "وضعی ذہنی تصور" سے زائد کچھ بھی نہیں ہے۔

دوسرا مسئلہ وجود کے معنی و مفہوم کا ہے۔ لغت میں وجود کے دو معانی ہیں: "ہونا" اور "ذات"۔ [أبو البقاء الحنفي، أيوب بن موسى الحسيني القريمي الكفوي، الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية، مؤسسة الرسالة، بيروت، ص 924]۔ پہلا معنی اسمی ہے جبکہ دوسرا مصدری۔ وجود کے یہ دونوں معانی بدیہی ہیں کہ جن کی اصل لغت اور عرف ہے اور لفظ وجود کے استعمال کے ساتھ ہی یہ معانی ذہن میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ امام ابو الحسن الاشعری رحمہ اللہ [260-324ھ]

نے وجود کا معنی "ذات" بیان کیا ہے۔ [الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية: ص 924] اور ذات سے ان کی مراد ذات باری تعالی نہیں بلکہ "ذات متحقق" ہے جیسا کہ متکلمین نے بھی وجود سے مراد، خارج میں موجود ذات لی ہے اور وہ اسے »الثابت العين« کہتے ہیں۔ [بدایۃ الحکمۃ: ص 11]

بعض متکلمین نے وجود کی تعریف »الوجود هو الذي يمكن أن يُخبر عنه« کے الفاظ ساتھ کی ہے لیکن اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ یہ لفظی تعریف ہے۔ [بدایۃ الحکمۃ: ص 11] اور بعض نے کہا ہے کہ وجود وہ ہے جو فاعل اور منفعل، حادث اور قدیم میں تقسیم ہو سکے اور اس پر بھی یہ اعتراض ہے کہ یہ بھی لفظی تعریف ہے حالانکہ کسی شیء کی ایسی تعریف کہ جس سے اس کی حقیقت کا علم حاصل ہو، کسی طور بھی ممکن ہی نہیں ہے اور اسے مناطقہ "حد تام" کہتے ہیں۔ ہم آگے چل کر اس پر گفتگو کریں گے کہ حقیقی تعریف کا حصول کیوں ممتنع ہے۔ پہلی تعریف وجود خارجی کی ہے جبکہ دوسری وجود خارجی اور ذہنی دونوں کو شامل ہے۔ [موسوعة كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم: 2/1766]

بعض فلاسفہ کے نزدیک وجود میں مصدری معنی غالب ہے یعنی "ہونا"۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مقالہ نگار نے اس معنی کی نسبت ارسطو [384-322 ق م] کی طرف کی ہے۔ فلاسفہ کا کہنا یہ ہے کہ لفظِ وجود (Being) پر اگر اس کے متضاد لفظِ عدم (Nothingness) کے پہلو غور کریں تو اس کا معنی ذات سے مختلف ہو گا۔ [الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية: ص 924] عدم کے متضاد کے طور پر وجود کا معنی "ہونا" ہی بنتا ہے۔ اب یہاں ایک اور بحث شروع ہو جائے گی کہ خود عدم کیا ہے؟ کیا عدم "نہ ہونا" ہے؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ عدم اور وجود کا بدیہی تصور انہی معانی یعنی "ہونا" اور "نہ ہونا" کا متقاضی ہے۔ اور وجود اور عدم کا بدیہی تصور اس بات کا بھی متقاضی ہے کہ یہ بحث خارجی طور ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ہے نہ کہ علمی اور ذہنی وجود یا علمی اور ذہنی عدم

کے بارے۔ ذہنی وجود یا ذہنی عدم کچھ نہیں ہے سوائے "ثبوت" اور "نفی" کے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ خود لغت میں

33

وجود کا معنی ہے "ہونا" ذات "ہے اور عدم کا معنی نہ ہونا: وجودیہ کا کہنا ہے کہ وجود سے مراد حج سبحانہ وتعالی ہیں

ليس كمثله ش يء على وجوه كثيرة قد علم الله ما يؤول إليه قول كل متأول في هذه الآية وأعلَها قولَّ أي ليس في الوجود ش يء يماثل الحق أو هو مثل الحق، إذ الوجود ليس غير عين الحق فما في الوجود ش يء سواه يكون مثلَ له أو خلَفا هذا ما لَّ ي فإن ، تصور قلت: ما هذه الكثرة ا لْشهود ة . قلنا: هي نسب أحكام استعدادات الْمكنات في عين وجود الحق، والنسب ليست أعيانا ولَّ أشياء، وإنما هي أ مور عدمية بالنظر إلى حقائق النسب، فإذا لم يكن الوجود ش يء سواه فليس مثله ش يء لْنه ليس ثم فافهم وتحقق ما أشرنا إليه، فإن أ ع يان الْمكنات ما استفادت إلَّ الو جود، والوجود ليس غير عين الحق لْنه يستحيل أ ن يكون أ مرا زائدا ليس الحق لْا يعطيه الدليل الواضح، فما في الوجود بالوجود إلَّ الحق، فالوجود الحق وهو واحد، فليس ثم ش يء هو له مثل لْنه لَّ يصح أ ن يكون ثم وجودان مختلفان أو [ابن عربي، محي الدين محمد بن علي « .متماثلَ ن ، دار الكتب العلمية ، الفتوحات المكية ، بن محمد »]؛ 218/ 4ء، 1999بيروت، [القيصري ، داود بن محمود بن « الفصل ال ول في الوجود وأ نه هو الحق محمد، مطلع خصوص الكلم في معان فصوص الحكم)مخطو ط(المملكة العربية ، جامعة الملك سعود ،

اعلم بأنك إذا 3ء، ص 1957 ، السعودية ، سمعتنا نقول: إن الوجود هو الله تعالى فلَ يظن أننا نريد بذلك: أن الْوجودات هي الله تعالى، سواء كانت الْوجودات محسوسات أو معقولَّ ت . وإنما نريد بذلك: إن الوجود الذي قامت به جميع الْوجودات هو الله تعال ى . عبد الغني بن إسما ، [النابلسي الوجود الحق والخطاب ال صدق، ، عيل] 11ء، ص 1995 ، دمشق اور بعض وجود کو "ما به ا لموجود یة" سے ان کی "ما به ا لموجود یة" کے معنی میں لیتے ہیں اور مراد "عین ذات حق" ہے جیسا کہ وجودیہ سے منقول ہے۔ [ابن عربی، محی الدین محمد بن علی

34

الاندلسی، فصوص الحکم، مترجم، عبد القدیر صدیقی، مولانا، نذیر سنز، لاہور، 1998ء، ص 27]۔وجودیہ اللہ کی ذات پر مصدری معنی میں نہیں بلکہ ذات کے معنی میں لفظِ وجود کا اطلاق کرتے ہیں کہ ان کے بقول مصدری

معنی کا خارجی مصداق نہیں ہوتا۔ [مہر علی شاہ، پیر، تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، مترجمین: مولوی عبد الرحمن بنگوی ومولوی فیض احمد، گولڑا شریف، اسلام آباد، 2004ء، ص 80]

ذات تو وجود کا نہ لغوی معنی ہے، نہ عرفی، نہ شرعی اور نہ ہی منطقی اور نہ ہی کشفی جیسا کہ متقدمین صوفیاء کا کشف اس بات پر دلالت کرتا ہے ۔ پس "وجود" سے "عینِ ذاتِ حق" مراد لینا، خلافِ عقل دعوی معلوم ہوتا ہے کہ وجود "کلی عقلی" ہے کہ جس کی جزئیات واجب الوجود، ممکن الوجود اور ممتنع الوجود ہیں۔ پس واجب الوجود اور ممکن الوجود کا وجود الگ خارجی حقیقت ہے جیسا کہ فقہاء، محدثین اور متکلمین کا اس پر اتفاق ہے۔فَإِنَّهُمْ جَعَلُوا وُجُودَ الْمَخْلُوقِ هُوَ وُجُودُ الْخَالِقِ وَقَالُوا: الْوُجُودُ وَاحِدٌ وَلَمْ يُمَيِّزُوا بَيْنَ الْوَاحِدِ بِالْعَيْنِ وَالْوَاحِدِ بِالنَّوْعِ فَإِنَّ الْمَوْجُودَاتِ تَشْتَرِكُ فِي مُسَمَّى الْوُجُودِ كَمَا تَشْتَرِكُ الْأَنَاسِيُّ فِي مُسَمَّى الْإِنْسَانِ وَالْحَيَوَانَاتُ فِي مُسَمَّى الْحَيَوَانِ وَلَكِنَّ هَذَا الْمُشْتَرَكَ الْكُلِّيَّ لَا يَكُونُ مُشْتَرَكًا كُلِّيًّا إلَّا فِي الذِّهْنِ وَإِلَّا فالحيوانية الْقَائِمَةُ بِهَذَا الْإِنْسَانِ لَيْسَتْ هِيَ الْحَيَوَانِيَّةُ الْقَائِمَةُ بِالْفَرَسِ وَوُجُودُ السَّمَوَاتِ لَيْسَ هُوَ بِعَيْنِهِ وُجُودُ الْإِنْسَانِ فَوُجُودُ الْخَالِقِ جَلَّ جَلَالُهُ لَيْسَ هُوَ كَوُجُودِ مَخْلُوقَاتِهِ. [مجموع الفتاوى: 11/235]

عربی زبان میں لفظ "وجود" کا معنی "عینِ ذاتِ حق" شیخ ابن عربی [558-638ھ] سے پہلے کسی طبقے یا ڈسپلن میں مروج نہیں رہا ۔یہاں تک کہ شیخ ابن عربی سے ماقبل صوفیاء کے ہاں بھی وجود کا لفظ ان معانی میں مستعمل نہیں رہا ۔ متقدمین صوفیاء نے وجود کو ایک حال قرار دیا ہے نہ کہ معنی اور ان کے نزدیک یہ "وجد" کا انتہائی حال ہے۔ وَأَمَّا الوجود فَهُوَ بَعْد الارتقاء عَنِ الوجد ولا يَكُون وجود الحق إلا بَعْد خمود البشرية لأنه لا يَكُون البشرية بقاء عِنْدَ ظهور سلطان الحقيقة، وَهَذَا معني قَوْل أَبِي الْحُسَيْن النوري

أنا منذ عشرين سنة بَيْنَ الوجد والفقد أي إِذَا وجدت ربي فقدت قلبي وإذا وجدت قلبي فقدت ربي وَهَذَا معني قَوْل الجنيد علم التوحيد مباين لوجوده ووجوده مباين لعلمه وَفِي هَذَا المعني أنشدوا. وجودي أَن أغيب عَنِ الوجود ... بِمَا يبدو عَلِي من الشهود. فالتواجد بداية والوجود نهاية والوجد واسطة بَيْنَ البداية والنهاية. سمعت الأستاذ أبا عَلِي الدقاق يَقُول التواجد يوجب استيعاب العبد والوجد يوجب استغراق العبد والوجود يوجب استهلاك العبد فَهُوَ كمن شهد البحر ثُمَّ ركب

البحر ثُمَّ غرق فِي البحر وترتيب هَذَا الأمر قصود ثُمَّ ورود ثُمَّ شهود ثُمَّ وجود ثُمَّ خمود وبمقدار الوجود يحصل الخمود وصاحب الوجود لَهُ صحو ومحو فحال صحوه بقاؤه بالحق وحال محوه فناؤه بالحق وهاتان الحالتان أبدا متعاقبتان عَلَيْهِ. [القشيري، عبد الكريم بن هوازن بن عبد الملك، الرسالة القشيرية، دار المعارف، القاهرة، 1/162-163]؛ وَالشَّيْخُ جَعَلَ مَقَامَ الْوَجْدِ غَيْرَ مَقَامِ الْوُجُودِ كَمَا سَيَأْتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَإِنَّ الْوُجُودَ عِنْدَ الْقَوْمِ هُوَ الظَّفَرُ بِحَقِيقَةِ الشَّيْءِ. وَالْوَجْدُ هُوَ مَا يُصَادِفُ الْقَلْبَ، وَيَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ وَارِدَاتِ الْمَحَبَّةِ وَالشَّوْقِ، وَالْإِجْلَالِ وَالتَّعْظِيمِ، وَتَوَابِعِ ذَلِكَ. وَالْمَوَاجِيدُ عِنْدَهُمْ فَوْقَ الْوَجْدِ. فَإِنَّ الْوَجْدَ مُصَادَفَةٌ. وَالْمَوَاجِيدَ ثَمَرَاتُ الْأَوْرَادِ. وَكُلَّمَا كَثُرَتِ الْأَوْرَادُ قَوِيَتِ الْمَوَاجِيدُ. وَ"الْوُجُودُ" عِنْدَهُمْ فَوْقَ ذَلِكَ. وَهُوَ الظَّفَرُ بِحَقِيقَةِ الْمَطْلُوبِ، وَلَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ خُمُودِ الْبَشَرِيَّةِ. وَانْسِلَاخِ أَحْكَامِ النَّفْسِ انْسِلَاخًا كُلِّيًّا. قَالَ الْجُنَيْدُ: عِلْمُ التَّوْحِيدِ مُبَايِنٌ لِوُجُودِهِ، وَوُجُودُهُ مُبَايِنٌ لِعِلْمِهِ. وَلَا يُرِيدُ بِالْمُبَايَنَةِ: الْمُخَالَفَةَ وَالْمُنَاقَضَةَ. فَإِنَّهُ يُطَابِقُهُ مُطَابَقَةَ الْعِلْمِ لِلْمَعْلُومِ. وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِالْمُبَايَنَةِ: أَنَّ حَالَ الْمُوَحِّدِ وَذَوْقَهُ لِلتَّوْحِيدِ، وَانْصِبَاغَ قَلْبِهِ بِحَالِهِ: أَمْرٌ وَرَاءَ عِلْمِهِ بِهِ، وَمَعْرِفَتِهِ بِهِ. وَالْمُبَايَنَةُ بَيْنَهُمَا كَالْمُبَايَنَةِ بَيْنَ عِلْمِ الشَّوْقِ وَالتَّوَكُّلِ وَالْخَوْفِ وَنَحْوِهَا، وَبَيْنَ حَقَائِقِهَا وَمَوَاجِيدِهَا. فَالْمَرَاتِبُ أَرْبَعَةٌ. أَضْعَفُهَا التَّوَاجُدُ وَهُوَ نَوْعُ تَكَلُّفٍ وَتَعَمُّلٍ وَاسْتِدْعَاءٍ. وَاخْتَلَفُوا فِيهِ:

هَلْ يُسَلَّمُ لِصَاحِبِهِ أَمْ لَا؟ عَلَى قَوْلَيْنِ. فَطَائِفَةٌ قَالَتْ: لَا يُسَلَّمُ لِصَاحِبِهِ. وَيُنْكَرُ عَلَيْهِ، لِمَا فِيهِ مِنَ التَّكَلُّفِ وَالتَّصَنُّعِ الْمُبَايِنِ لِطَرِيقِ الصَّادِقِينَ. وَبِنَاءُ هَذَا الْأَمْرِ عَلَى الصِّدْقِ الْمَحْضِ. وَطَائِفَةٌ قَالَتْ: يُسَلَّمُ لِصَاحِبِهِ إِذَا كَانَ قَصْدُهُ اسْتِدْعَاءَ الْحَقِيقَةِ، لَا التَّشَبُّهَ بِأَهْلِهَا. وَاحْتَجُّوا «بِقَوْلِ عُمَرَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -وَقَدْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبَا بَكْرٍ يَبْكِيَانِ فِي شَأْنِ أُسَارَى بَدْرٍ، وَمَا قَبِلُوا مِنْهُمْ مِنَ الْفِدَاءَ: أَخْبِرَانِي مَا يُبْكِيكُمَا؟ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ، وَإِلَّا تَبَاكَيْتُ». وَرَوَوْا أَثَرًا «ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا». قَالُوا: وَالتَّكَلُّفُ وَالتَّعَمُّلُ فِي أَوَائِلِ السَّيْرِ وَالسُّلُوكِ لَا بُدَّ مِنْهُ. إِذْ لَا يُطَالَبُ صَاحِبُهُ بِمَا يُطَالَبُ بِهِ صَاحِبُ الْحَالِ. وَمَنْ تَأَمَّلَهُ بِنِيَّةِ حُصُولِ الْحَقِيقَةِ لِمَنْ رَصَدَ الْوَجْدَ لَا يُذَمُّ. وَالتَّوَاجُدُ يَكُونُ بِمَا يَتَكَلَّفُهُ الْعَبْدُ مِنْ حَرَكَاتٍ ظَاهِرَةٍ "وَالْمَوَاجِيدُ" لِمَنْ يَتَأَوَّلُهُ مِنْ أَحْكَامٍ بَاطِنَةٍ. الْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ: الْمَوَاجِيدُ، وَهِيَ نَتَائِجُ الْأَوْرَادِ وَثَمَرَتُهَا. الْمَرْتَبَةُ الثَّالِثَةُ: الْوَجْدُ وَهُوَ ثَمَرَةُ أَعْمَالِ الْقُلُوبِ، مِنَ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضِ فِيهِ، كَمَا جَعَلَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -ثَمَرَةَ كَوْنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَحَبَّ إِلَى الْعَبْدِ مِمَّا سِوَاهُمَا. وَثَمَرَةَ الْحُبِّ فِيهِ، وَكَرَاهَةَ عَوْدِهِ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. فَهَذَا الْوَجْدُ ثَمَرَةُ هَذِهِ الْأَعْمَالِ الْقَلْبِيَّةِ، الَّتِي هِيَ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ. الْمَرْتَبَةُ الرَّابِعَةُ: الْوُجُودُ وَهِيَ أَعْلَى ذُرْوَةِ مَقَامِ الْإِحْسَانِ. فَمَنْ مَقَامِ الْإِحْسَانِ يَرْقَى إِلَيْهِ.

فَإِنَّهُ إِذَا غَلَبَ عَلَى قَلْبِهِ مُشَاهَدَةُ مَعْبُودِهِ، حَتَّى كَأَنَّهُ يَرَاهُ -وَتَمَكَّنَ فِي ذَلِكَ -صَارَ لَهُ مَلَكَةً أَخْمَدَتْ أَحْكَامَ نَفْسِهِ، وَتَبَدَّلَ بِهَا أَحْكَامًا أُخَرَ، وَطَبِيعَةً ثَانِيَةً، حَتَّى كَأَنَّهُ أُنْشِئَ نَشْأَةً أُخْرَى غَيْرَ نَشْأَتِهِ الْأُولَى، وَوُلِدَ وِلَادًا جَدِيدًا. وَمِمَّا يُذْكَرُ عَنِ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَنْ تَلِجُوا مَلَكُوتَ السَّمَاءِ حَتَّى تُولَدُوا مَرَّتَيْنِ. سَمِعْتُ شَيْخَ الْإِسْلَامِ ابْنَ تَيْمِيَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَذْكُرُ ذَلِكَ. وَيُفَسِّرُهُ بِأَنَّ الْوِلَادَةَ نَوْعَانِ. أَحَدُهُمَا: هَذِهِ الْمَعْرُوفَةُ، وَالثَّانِيَةُ: وِلَادَةُ الْقَلْبِ وَالرُّوحِ وَخُرُوجُهُمَا مِنْ مَشِيمَةِ النَّفْسِ، وَظُلْمَةِ الطَّبْعِ. [ابن قيم

37

الجوزية، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين، مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين، دار الكتاب العربي، بيروت، الطبعة الثالثة، 1416 هـ -1996م، 3/68-70]

پس وجود کے بارے صوفی روایت شیخ ابن عربی [558-638ھ] پر آکر نو افلاطونی (Neoplatonic) روایت میں تبدیل ہو گئی اور مسلم روایت سے اصلاً منقطع ہو کر عیسائی علم الہیات (Christian Theology) سے پیدا ہونے والے علمِ کلام کی ایک روایت بن کر رہ گئی۔ لہذا مسئلہ وجود میں شیخ ابن عربی کے بعد صوفی کہاں؟ یہ تو سب نو افلاطونی ہیں۔ جو شخص بھی افلاطونی فلسفیانہ روایت، نو افلاطونی کلامی روایت، شیخ ابن عربی سے ماقبل مسلم صوفی روایت، اور شیخ ابن عربی اور ان کے ما بعد کی متصوفانہ روایت، میں وجود کے مبحث کا تقابلی مطالعہ کرے گا تو وہ لازماً اس نتیجے تک پہنچ کر رہے گا کہ ما قبل شیخ ابن عربی، صوفیاء میں وجود کا تصور، مسلم صوفی روایت کا تسلسل ہے لیکن شیخ ابن عربی نے وجود کی بحث میں "اعیان"، "مراتب" اور "تجرید" کے افلاطونی اور نو افلاطونی تصورات کو جوہری اہمیت دے کر صوفی روایت کو ہمیشہ کے لیے نہ صرف دفن کر دیا بلکہ اس روایت کا کانٹا کچھ اس طرح بدلا کہ یہ نوافلاطونی کلامی روایت کی پٹڑی پر گامزن ہو گئی۔ فلاطینوس [205-270ء] اور شیخ ابن عربی کے نظریہ وحدت الوجود میں "فیض" اور "تجلی" کے علاوہ کیا اہم فرق موجود ہے؟ اور یہ بھی اس پورے نظام وجود میں معمولی نوعیت کا فرق ہے۔ اس فکر میں اگر کوئی بنیادی شگاف ڈالا ہے تو شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ [971-1034ھ] نے کہ مخلوق کی اصل "اعیانِ ثابتہ" کی بجائے "اعدامِ متقابلہ" کو قرار دے کر اسے وجود کے "اتحاد" کی بحث سے نکال دیا اور حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ حسن ظن میں دونوں کو ایک ہی قرار دیتے رہ گئے اور ان کے بعد والوں نے جو کہا سو انہی کی تقلید میں ہی کہا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ [661-728ھ] نے اپنی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" میں عیسائی کلامی روایت اور مسلم وجودی روایت کے تقابل پر مفصل بحث کی ہے۔

تیسرا مسئلہ وجود کے اشتراک کا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ لفظِ وجود میں

38

اشتراک لفظی ہے جبکہ جمہور کا قول ہے کہ یہ اشتراک معنوی ہے کہ لفظِ وجود عدم کا متضاد ہے اور عدم کا معنی واحد ہے۔ اشتراک ِ لفظی یہ ہے کہ لفظ وجود کے خالق اور مخلوق کے لیے استعمال میں کسی بھی قسم کا معنوی اشتراک نہیں ہے بلکہ یہ لفظ خالق اور مخلوق دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ معانی کے ساتھ دو بار وضع ہوا ہے۔ جو لوگ اشتراک ِ معنوی کے قائل ہیں، وہ لفظِ وجود کو "کلی متواطی" یا "کلی مشکک" بناتے ہیں۔ "کلی متواطی" وہ ہے جس کا اپنے افراد پر اطلاق مساوی طور ہو جیسا کہ پانی کلی متواطی کی مثال ہے۔ پانی چاہے بارش کا ہو یا نہر کا، سمندر کا ہو یا دریا کا، ان سب پانیوں کے پانی ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور "کلی مشکک" اسے کہتے ہیں کہ جس کا اطلاق اپنے افراد پر کمال اور نقص کے فرق کے ساتھ ہو جیسا کہ روشنی کی مثال ہے کہ چراغ کی روشنی، بلب کی روشنی، چاند کی روشنی اور سورج کی روشنی میں فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح لفظ وجود کو واجب اور ممکن یا قدیم اور حادث میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پس اگر اس کے معنی میں اشتراک نہ ہوتا تو یہ تقسیم غلط تھی۔ فَمِنْ النَّاسِ مَنْ قَالَ: إنَّ كُلَّ اسْمٍ تَسَمَّى بِهِ الْمَخْلُوقُ لَا يُسَمَّى بِهِ الْخَالِقُ إلَّا مَجَازًا حَتَّى لَفْظِ الشَّيْءِ وَهُوَ قَوْلُ جَهْمٍ وَمَنْ وَافَقَهُ مِنْ الْبَاطِنِيَّةِ وَهَؤُلَاءِ لَا يُسَمُّونَهُ مَوْجُودًا وَلَا شَيْئًا؛ وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ مِنْ الْأَسْمَاءِ. وَمِنْ النَّاسِ مَنْ عَكَسَ وَقَالَ: بَلْ كُلَّمَا يُسَمَّى بِهِ الرَّبُّ فَهُوَ حَقِيقَةٌ؛ وَمَجَازٌ فِي غَيْرِهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي الْعَبَّاسِ النَّاشِي مِنْ الْمُعْتَزِلَةِ. وَالْجُمْهُورُ قَالُوا: إنَّهُ حَقِيقَةٌ فِيهِمَا؛ لَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ قَالُوا: إنَّهُ مُتَوَاطِئٌ التَّوَاطُؤَ الْعَامَّ؛ أَوْ مُشَكِّكًا إنْ جَعَلَ الْمُشَكِّكَ نَوْعًا آخَرَ؛ وَهُوَ غَيْرُ التَّوَاطُؤِ الْخَاصِّ الَّذِي تَتَمَاثَلُ مَعَانِيهِ فِي مَوَارِدِ أَلْفَاظِهِ. وَإِنَّمَا جَعَلَهُ مُشْتَرَكًا شِرْذِمَةٌ مِنْ الْمُتَأَخِّرِينَ لَا يُعْرَفُ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ طَائِفَةٍ كَبِيرَةٍ وَلَا نُظَّارٍ مَشْهُورِينَ. وَمَنْ حَكَى ذَلِكَ عَنْ الْأَشْعَرِيِّ كَمَا حَكَاهُ الرَّازِيَّ فَقَدْ غَلِطَ؛ فَإِنَّ مَذْهَبَ الرَّجُلِ وَعَامَّةِ أَصْحَابِهِ: أَنَّ الْوُجُودَ اسْمٌ عَامٌّ يَنْقَسِمُ إلَى: قَدِيمٍ؛ وَحَادِثٍ وَلَكِنَّ مَذْهَبَهُ أَنَّ وُجُودَ كُلِّ شَيْءٍ عَيْنُ مَاهِيَّتِه وَهَذَا مَذْهَبُ جَمَاهِيرِ الْعُقَلَاءِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَغَيْرِهِمْ فَظَنَّ الظَّانُّ أَنَّ هَذَا يَسْتَلْزِمُ أَنْ يَكُونَ اللَّفْظُ

39

مُشْتَرَكًا كَمَا احْتَجَّ بِهِ الآمدي وَذَلِكَ غَلَطٌ كَمَا قَدْ بَسَطْنَاهُ فِي مَوْضِعِهِ وَهُوَ يَتَبَيَّنُ بِالْكَلَامِ عَلَى حُجَّتِه. وَقَوْلُهُ: إمَّا أَنْ يَكُونَ اسْمُ الْوُجُودِ دَالًّا عَلَى الذَّاتِ؛ أَوْ عَلَى صِفَةٍ زَائِدَةٍ عَلَى الذَّاتِ. يُقَالُ لَهُ: أَتُرِيدُ بِهِ لَفْظَ الْوُجُودِ الْعَامِّ الْمُنْقَسِمِ إلَى وَاجِبٍ وَمُمْكِنٍ؛

أَمْ لَفْظَ الْوُجُودِ الْخَاصّ؟ كَمَا يُقَالُ: وُجُودُ الْوَاجِبِ وَوُجُودُ الْمُمْكِنِ، فَإِنَّهُ مِنْ الْمَعْلُومِ أَنَّ الْأَسْمَاءَ الَّتِي يُسَمَّى بِهَا الرَّبُّ وَغَيْرُهُ - بَلْ كُلُّ مُسَمَّيَيْنِ - تَارَةً تُعْتَبَرُ مُطْلَقَةً عَامَّةً تَتَنَاوَلُ النَّوْعَيْنِ، وَتَارَةً تُعْتَبَرُ مُقَيَّدَةً بِهَذَا الْمُسَمَّى. وَلَفْظُ الْحَيِّ وَالْعَلِيمِ، وَالْقَدِيرِ، وَالسَّمِيعِ، وَالْبَصِيرِ وَالْمَوْجُودِ، وَالشَّيْءِ، وَالذَّاتِ: إذَا كَانَ عَامًّا يَتَنَاوَلُ الْوَاجِبَ وَإِذَا قِيلَ: {وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ} {اللَّهُ لَا إلَهَ إلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} {وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ} وَنَحْوُ ذَلِكَ مِمَّا يَخْتَصُّ بِالرَّبِّ: لَمْ يَتَنَاوَلْ ذَلِكَ الْمَخْلُوقَ كَمَا إذَا قِيلَ: {يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ} لَمْ يَدْخُلْ الْخَالِقُ فِي اسْمِ هَذَا الْحَيِّ. وَكَذَلِكَ إذَا قِيلَ: الْعِلْمُ وَالْقُدْرَةُ، وَالْكَلَامُ، وَالِاسْتِوَاءُ، وَالنُّزُولُ وَنَحْوُ ذَلِكَ: تَارَةً يُذْكَرُ مُطْلَقًا عَامًّا: وَتَارَةً يُقَالُ: عِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتُهُ، وَكَلَامُهُ، وَنُزُولُهُ، وَاسْتِوَاؤُهُ: فَهَذَا يَخْتَصُّ بِالْخَالِقِ، لَا يَشْرَكُهُ فِيهِ الْمَخْلُوقُ. كَمَا إذَا قِيلَ: عِلْمُ الْمَخْلُوقِ وَقُدْرَتُهُ: وَكَلَامُهُ، وَنُزُولُهُ، وَاسْتِوَاؤُهُ فَهَذَا يَخْتَصُّ بِالْمَخْلُوقِ وَلَا يَشْرَكُهُ فِيهِ الْخَالِقُ. فَالْإِضَافَةُ أَوْ التَّعْرِيفُ خَصَّصَ وَمَيَّزَ وَقَطَعَ الِاشْتِرَاكَ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْمَخْلُوقِ. وَكَذَلِكَ إذَا قِيلَ لَفْظُ الْوُجُودِ مُطْلَقًا وَقِيلَ: وُجُودُ الْوَاجِبِ وَوُجُودُ الْمُمْكِنِ فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ مَعَانٍ. فَإِذَا قِيلَ: وُجُودُ الْعَبْدِ وَذَاتُهُ وَمَاهِيَّتُهُ وَحَقِيقَتُهُ كَانَ ذَلِكَ مُخْتَصًّا بِهِ دَالًّا عَلَى ذَاتِهِ الْمُخْتَصَّةِ بِهِ الْمُتَّصِفَةِ بِصِفَاتِهِ. وَكَذَلِكَ إذَا قِيلَ: وُجُودُ الرَّبِّ وَنَفْسِهِ، وَذَاتُهُ، وَمَاهِيَّتُهُ وَحَقِيقَتُهُ: كَانَ دَالًّا عَلَى مَا يَخْتَصُّ بِالرَّبِّ: وَهُوَ نَفْسُهُ الْمُتَّصِفَةُ بِصِفَاتِهِ...فَكَذَلِكَ لَفْظُ الْوُجُودِ يَدُلُّ عَلَيْهِمَا مَعَ اخْتِلَافِ حَقِيقَةِ الْمَوْجُودَيْنِ. فَإِنْ قِيلَ: إذَا كَانَ حَقِيقَةُ هَذَا الْوُجُودِ يُخَالِفُ حَقِيقَةَ هَذَا الْوُجُودِ كَانَ اللَّفْظُ مُشْتَرَكًا. قِيلَ: هَذَا غَلَطٌ مِنْهُ نَشَأَ غَلَطُ هَذَا وَأَمْثَالِهِ: وَذَلِكَ أَنَّ جَمِيعَ الْحَقَائِقِ الْمُخْتَلِفَةِ

تَتَّفِقُ فِي أَسْمَاءٍ عَامَّةٍ تُتَنَاوَلُ بِطَرِيقِ التَّوَاطُؤِ وَالتَّشْكِيكِ كَلَفْظِ اللَّوْنِ، فَإِنَّهُ يَتَنَاوَلُ السَّوَادَ وَالْبَيَاضَ وَالْحُمْرَةَ مَعَ اخْتِلَافِ حَقَائِقِ الْأَلْوَانِ. وَكَذَلِكَ لَفْظُ الصِّفَةِ وَالْعَرَضِ وَالْمَعْنَى يَتَنَاوَلُ الْعِلْمَ، وَالْقُدْرَةَ، وَالْحَيَاةَ وَالطَّعْمَ، وَاللَّوْنَ: وَالرِّيحَ مَعَ اخْتِلَافِ حَقَائِقِ الْأَلْوَانِ. وَكَذَلِكَ لَفْظُ الْحَيَوَانِ يَتَنَاوَلُ الْإِنْسَانَ وَالْبَهِيمَةَ مَعَ اخْتِلَافِ حَقَائِقِهِمَا فَلَفْظُ الْوُجُودِ أَوْلَى بِذَلِكَ. وَذَلِكَ أَنَّ هَذِهِ الْحَقَائِقَ الْمُخْتَلِفَةَ قَدْ تَشْتَرِكُ فِي مَعْنًى عَامٍّ يَشْمَلُهَا، وَيَكُونُ اللَّفْظُ دَالًّا عَلَى ذَلِكَ الْمَعْنَى كَلَفْظِ اللَّوْنِ ثُمَّ بِالتَّخْصِيصِ يَتَنَاوَلُ مَا يَخْتَصُّ بِكُلِّ وَاحِدٍ كَمَا يُقَالُ: لَوْنُ الْأَسْوَدِ وَلَوْنُ الْأَبْيَضِ وَقِيلَ: وُجُودُ الرَّبِّ وَوُجُودُ الْعَبْدِ وَلَوْ تَكَلَّمَ بِالِاسْمِ الْعَامِّ الْمُتَنَاوِلِ لِأَفْرَادِهِ كَمَا إذَا قِيلَ: اللَّوْنُ أَوْ الْأَلْوَانُ، أَوْ الْحَيَوَانُ، وَالْعَرَضُ، أَوْ الْوُجُودُ: يَتَنَاوَلُ جَمِيعَ مَا دَخَلَ فِي اللَّفْظِ وَإِنْ كَانَتْ حَقَائِقَ مُخْتَلِفَةً، لِشُمُولِ اللَّفْظِ لَهَا كَسَائِرِ الْأَلْفَاظِ الْعَامَّةِ وَإِنْ كَانَتْ أَفْرَادُهَا تَخْتَلِفُ بِاعْتِبَارِ آخَرَ مِنْ جِهَةِ اللَّفْظِ الْعَامِّ. وَأَيْضًا فَقَوْلُهُ: إنْ كَانَ مَدْلُولُ اسْمِ الْوُجُودِ صِفَةً فَإِنْ كَانَ الْمَفْهُومُ وَاحِدًا فِي الْوَاجِبِ وَالْمُمْكِنِ: لَزِمَ كَوْنُ الْوَاجِبِ مُمْكِنًا وَالْمُمْكِنِ وَاجِبًا

وَإِلَّا لَزِمَ الِاشْتِرَاكُ. يُقَالُ لَهُ: أَتَعْنِي مَدْلُولَ الِاسْمِ الْوُجُودَ الْمُطْلَقَ أَوْ الْمُقَيَّدَ الْمُضَافَ؟ كَمَا إذَا قِيلَ: وُجُودُ الْوَاجِبِ، وَوُجُودُ الْمُمْكِنِ؟ فَإِنْ عَنَيْت الْأَوَّلَ فَالْمَفْهُومُ وَاحِدٌ وَلَا يَلْزَمُ تَمَاثُلُهُمَا فِي الْمَوْضِعَيْنِ، وَإِنْ كَانَ مَا فِي الذِّهْنِ مِنْ مَعْنَى الْوُجُودِ مُمَاثِلًا لَا يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ مَا فِي الْخَارِجِ مِنْهُ مُتَمَاثِلًا...فَإِذَا قِيلَ: وُجُودُ الرَّبِّ وَوُجُودُ الْعَبْدِ فَهُوَ مِنْ جِنْسِ ظَهْرِ الْإِنْسَانِ وَظَهْرِ الْفَرَسِ كَمَا تَقُولُ ظَهْرُ الْإِنْسَانِ وَظَهْرُ الطَّرِيقِ يَعْنِي جَمِيعَ هَذِهِ الْمَوَاضِعِ الدَّالِّ عَلَى مَا يُخَالِفُ بِهِ هَذَا هُوَ مِمَّا يَخْتَصُّ بِكُلِّ مَوْضِعٍ لَا مُجَرَّدَ اللَّفْظِ الْمُشْتَرَكِ بَلْ الْمُشْتَرَكُ يَدُلُّ عَلَى الْمُشْتَرَكِ. وَالْمُخْتَصُّ يَدُلُّ عَلَى الْمُخْتَصِّ وَهَذَا يَقْتَضِي أَنَّ بَيْنَ الظَّهْرَيْنِ جِهَةَ اتِّفَاقٍ وَافْتِرَاقٍ وَكَذَلِكَ بَيْنَ الْوُجُودَيْنِ جِهَةُ اتِّفَاقٍ وَافْتِرَاقٍ وَهُوَ الَّذِي يَعْنِي بِهِ الِاشْتِرَاكَ وَالِامْتِيَازَ لَكِنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَظُنُّ أَنَّ الْمُشْتَرَكَ بَيْنَهُمَا مَوْجُودٌ فِي الْخَارِجِ مُشْتَرَكًا

41

بَيْنَهُمَا، وَذَلِكَ غَلَطٌ بَلْ كُلُّ وَاحِدٍ مُخْتَصٌّ بِالْخَارِجِ وَلَكِنَّ الذِّهْنَ يَأْخُذُ مِنْهُمَا قَدْرًا مُشْتَرَكًا كُلِّيًّا وَيُقَالُ: هُمَا مُشْتَرِكَانِ فِي الْوُجُودِ والحيوانية والإنسانية كَمَا قَالَ تَعَالَى: {وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ} وَقَالَ: {فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ} فَالْعَذَابُ الَّذِي يُصِيبُ الْآخَرَ هُوَ نَظِيرُهُ وَهُوَ مِنْ جِنْسِهِ اشْتِرَاكًا فِي جِنْسِ الْعَذَابِ لَيْسَ فِي الْخَارِجِ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ يَشْتَرِكَانِ فِيهِ وَلَكِنْ اشْتَرَكَا فِي الْعَذَابِ الْخَاصِّ. بِمَعْنَى: أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ لَهُ مِنْهُ نَصِيبٌ كَالْمُشْتَرِكِينَ فِي الْعَقَارِ وَنَحْوِ ذَلِكَ.

[مجموع الفتاوى: 20/441-448]

چوتھا مسئلہ "وجود مطلق" کے خارجی وجود کا ہے۔ فلاسفہ اور وجودیوں نے "وجود مطلق" سے مراد وجود "عینِ ذاتِ حق" لیا ہے اور ساتھ ہی اس کے خارج میں موجود ہونے پر اصرار بھی کیا ہے۔ ان میں سے بعض نے اس کو "وجودِ مطلق بشرط الاطلاق" اور بعض نے "وجودِ مطلق لا بشرط" قرار دیا ہے۔ پہلا قول ابن سینا [370-428ھ] کا ہے جبکہ دوسرا صدر الدین قونوی [606-673ھ] کا ہے۔ [ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام، درء تعارض العقل والنقل، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، المملكة العربية السعودية، الطبعة الثانية، 1411 هـ - 1991 م، 1/285]

ابن سینا نے مراتب وجود میں پہلا مرتبہ "وجودِ مطلق بشرط الاطلاق" کو بنایا ہے کہ جو وجودیہ کے نزدیک "ذاتِ بحت" ہے اور دوسرے مرتبے میں وجود کو "وجودِ مطلق لا بشرط" قرار دیا ہے کہ یہاں وجود قابل تقسیم ہے۔ اور شیخ ابن عربی

اور ابن سبعین [614-669ھ] کا کہنا یہ ہے کہ وہ ایسا "وجودِ مطلق" ہے کہ جسے چاہو تو "وجودِ مطلق بشرط الاطلاق" کہہ لو اور چاہو تو "وجودِ مطلق لا بشرط" کہہ لو۔ [ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام، بيان تلبيس الجهمية في تأسيس بدعهم الكلامية، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة المنورة، الطبعة الأولى، 1426هـ، 5/274]؛ أن الحق تعالى موجود بذاته لذاته مطلق الوجود غير مقيد بغيره ولا معلول من شيء ولا علة لشيء، بل هو خالق المعلولات

والعلل، والملك القدوس الذي لم يزل. [الفتوحات المكية: 1/140]؛ حقيقة الحق المسماة بالذات الأحدية ليست غير الوجود البحت من حيث هو وجود لا بشرط اللاتعين ولا بشرط التعين فهو من حيث هو مقدس عن النعوت والأسماء لا نعت له ولا رسم ولا اسم ولا اعتبار للكثرة فيه بوجه من الوجوه وليس هو بجوهر ولاعرض فإن الجوهر له ماهية غير الوجود وهو بها جوهر ممتاز عن غيره من الموجودات والعرض كذلك. [القاشاني، عبد الرزاق، شرح فصوص الحكم، المطبعة الميمنة، مصر، ص 3]

وجود ایک کلی ہے اور "وجودِ مطلق بشرط الاطلاق" کو مناطقہ کی اصطلاح میں "کلی عقلی" کہتے ہیں کہ جس کا خارجی وجود نہیں ہوتا اور یہ صرف ذہن میں ہوتی ہے لہذا فلاسفہ کا خدا ذہنی ہے اور اس کا خارجی وجود نہیں۔ وجودیہ نے اس اعتراض سے بچنے کے لیے اسے "وجودِ مطلق لا بشرط" قرار دیا اور کہا کہ یہ "کلی طبیعی" ہے جو خارج میں موجود ہوتی ہے جبکہ صحیح قول یہی ہے کہ "کلی طبیعی" کا بھی خارجی وجود متعین اور مقید جزئی کی صورت میں ہوتا ہے نہ کہ "کلی" کی صورت میں۔ ایک کلی کے طور وہ صرف ذہن میں ہی ہوتی ہے جبکہ خارج میں صرف متعین، مقید اور جزئی موجود ہے۔ [ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، دار العاصمة، السعودية، الطبعة الثانية، 1419هـ / 1999م، ص 306]؛ اگر وجود کو کلی طبیعی قرار دیتے ہوئے اس کا خارجی وجود مان لیا جائے تو اس صورت میں خالق اور مخلوق کے وجود کی حقیقت اور اصل میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ پس صحیح قول کے مطابق وجود ایک ایسی کلی ہے جو واجب و ممکن اور قدیم و حادث وغیرہ میں منقسم ہے۔

واضح رہے کہ کلی کی تین اقسام ہیں: طبیعی، منطقی اور عقلی۔ اگر ہم قضیہ "انسان کلی ہے" کا تجزیہ کریں تو اس میں تین باتیں ہیں۔ ایک تو انسان کی ذات ہے کہ جس کی حقیقت "حیوان ناطق" ہے اور دوسرا لفظ "کلی" ہے کہ جس کا

معنی کلی ہی ہے اور اس لفظ "کلی" کے معنی میں انسان، حیوان یا جسَم کا کوئی تصور شامل نہیں ۔ تیسرا "انسان کا کلی ہونا" ہے جو کہ ایک قضیے کے

طور ثابت ہو رہا ہے۔ پہلی کلی "کلی طبیعی" ہے، دوسری "کلی منطقی" اور تیسری "کلی عقلی" ۔ اس جملے میں انسان موصوف ہے اور کلی ہونا اس کا وصف ہے۔ اگر عقل موصوف کو مدنظر رکھے تو یہ "کلی طبیعی" ہے اور اگر موصوف سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف وصف کو فوکس کرے تو "کلی منطقی" اور موصوف اور وصف دونوں پر توجہ مرتکز کرے تو یہ "کلی عقلی" ہے۔ [محمد علی التھانوي العلامة، موسوعة کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، مکتبة لبنان، بیروت، 1996ء، 2/1378]

کلی منطقی" اور "کلی عقلی" کے بارے تو اتفاق ہے کہ اس کا خارجی وجود نہیں ہوتا بلکہ یہ صرف ذہن میں ہوتی ہے لیکن "کلی طبیعی" کے بارے بعض نے یہ دعوی کیا ہے کہ وہ خارج میں بھی پائی جاتی ہے کہ "حیوانِ ناطق" خارج میں موجود انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی پر ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خارج میں "کلی طبیعی" پائی بھی جاتی ہو تو متعینات اور مقیدات کی صورت میں پائی جاتی ہے نہ کہ "کلی" کے طور۔ خارج میں مجرد "حیوان ناطق" موجود نہیں ہے بلکہ زید اور بکر کی صورت میں موجود ہے۔ فَيَقُولُونَ: هُوَ الْوُجُودُ الْمُطْلَقُ السَّارِي فِي الْمَوْجُودَاتِ الْمُعَيَّنَةِ، كَالْحَيَوَانِيَّةِ الثَّابِتَةِ فِي كُلِّ حَيَوَانٍ، وَالْإِنْسَانِيَّةِ الثَّابِتَةِ فِي كُلِّ إِنْسَانٍ، وَهَذَا الَّذِي يُسَمَّى الْكُلِّيَّ الطَّبِيعِيَّ. وَيُسَمُّونَ هَذَا الْوُجُودَ: الْإِحَاطَةَ، فَيَقُولُونَ: هُوَ الْوُجُودُ الْمُطْلَقُ، إمَّا بِشَرْطِ الْإِطْلَاقِ عَنْ كُلِّ قَيْدٍ، وَهَذَا يُسَمَّى الْكُلِّيَّ الْعَقْلِيَّ. وَهَذَا عِنْدَ عَامَّةِ الْعُقَلَاءِ لَا يُوجَدُ إلَّا فِي الذِّهْنِ لَا فِي الْخَارِجِ، وَلَكِنْ يُحْكَى عَنْ شِيعَةِ "أَفْلَاطُونَ" أَنَّهُمْ أَثْبَتُوا هَذِهِ الْكُلِّيَّاتِ الْمُجَرَّدَةِ عَنِ الْأَعْيَانِ فِي الْخَارِجِ، وَقَالُوا: إنَّهَا قَدِيمَةٌ أَزَلِيَّةٌ إنْسَانِيَّةٌ مُطْلَقَةٌ، وَحَيَوَانِيَّةٌ مُطْلَقَةٌ، وَيُسَمُّونَهَا الْمُثُلَ الْأَفْلَاطُونِيَّةَ، وَالْمُثُلَ الْمُعَلَّقَةَ. وَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ إخْوَانُهُمْ "أَرِسْطُو" وَشِيعَتُهُ وَجَمَاهِيرُ الْعُقَلَاءِ، وَبَيَّنُوا أَنَّ هَذِهِ إنَّمَا هِيَ مُتَصَوَّرَةٌ فِي الْأَذْهَانِ لَا مَوْجُودَةٌ فِي الْأَعْيَانِ، كَمَا يَتَصَوَّرُ الذِّهْنُ عَدَدًا مُطْلَقًا وَمَقَادِيرَ مُطْلَقَةً، كَالنُّقْطَةِ وَالْخَطِّ وَالسَّطْحِ وَالْجِسْمِ التَّعْلِيمِيِّ، وَنَحْوِ ذَلِكَ مِمَّا يَتَصَوَّرُهُ الذِّهْنُ، وَلَيْسَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ

فِي الْمَوْجُودَاتِ الثَّابِتَةِ فِي الْخَارِجِ. وَهَذَا الْمُطْلَقُ بِشَرْطِ الْإِطْلَاقِ، يَظُنُّ هَؤُلَاءِ ثُبُوتَهُ فِي الْخَارِجِ، وَقَدْ يُسَمُّونَهُ الْإِحَاطَةَ، وَهُوَ الْوُجُودُ الْمُجَرَّدُ عَنْ جَمِيعِ الْقُيُودِ، ثُمَّ بَعْدَهُ الْوُجُودُ الْمُطْلَقُ لَا بِشَرْطٍ، وَهُوَ الْعَامُّ الْمُنْقَسِمُ إِلَى وَاجِبٍ وَمُمْكِنٍ، إِلَى قَدِيمٍ وَحَادِثٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ، كَانْقِسَامِ الْحَيَوَانِ إِلَى نَاطِقٍ وَأَعْجَمَ. وَهَذَا الْمُطْلَقُ لَا بِشَرْطٍ يُوجَدُ فِي الْخَارِجِ، فَإِنَّ الِاسْمَ الْمُفْرَدَ يَصْدُقُ عَلَيْهِ فَيُقَالُ: هَذَا حَيَوَانٌ، هَذَا إِنْسَانٌ، وَإِنْ كَانَ الِاسْمُ الْعَامُّ شَامِلًا لِأَنْوَاعِهِ وَأَشْخَاصِهِ، لَكِنْ لَا يُوجَدُ فِي الْخَارِجِ إِلَّا مُقَيَّدًا مُعَيَّنًا. وَمَنْ قَالَ: إِنَّهُ يُوجَدُ فِي الْخَارِجِ كُلِّيًّا، فَقَدْ غَلِطَ، فَإِنَّ الْكُلِّيَّ لَا يَكُونُ كُلِّيًّا قَطُّ إِلَّا فِي الْأَذْهَانِ لَا فِي الْأَعْيَانِ، وَلَيْسَ فِي الْخَارِجِ إِلَّا شَيْءٌ مُعَيَّنٌ، إِذَا تَصَوَّرَ مَنَعَ نَفْسُ تَصَوُّرِهِ مِنْ وُقُوعِ الشَّرِكَةِ فِيهِ، وَلَكِنَّ الْعَقْلَ يَأْخُذُ الْقَدْرَ الْمُشْتَرَكَ الْكُلِّيَّ بَيْنَ الْمُعَيَّنَاتِ، فَيَكُونُ كُلِّيًّا مُشْتَرَكًا فِي الْأَذْهَانِ. وَهَؤُلَاءِ يَجْعَلُونَ الْوُجُودَ الْوَاجِبَ هَذَا، وَقَدْ يَجْعَلُونَهُ بَعْدَ هَذَا، فَيَقُولُونَ: هَذَا فَرْقُ الْوَاجِبِ. وَهَذَا الْوُجُودُ الْكُلِّيُّ إِذَا قِيلَ: إِنَّهُ لَا يُوجَدُ فِي الْخَارِجِ إِلَّا مُعَيَّنًا فَلَا مَوْجُودَ فِي الْخَارِجِ سِوَى الْمَوْجُودَاتِ الْمُعَيَّنَةِ الْمُشَخَّصَةِ بِمَا فِيهَا مِنَ الصِّفَاتِ الْقَائِمَةِ بِهَا. وَإِنْ قُدِّرَ وُجُودُهُ فِي الْخَارِجِ، فَهُوَ إِمَّا جُزْءٌ مِنَ الْمُعَيَّنَاتِ، وَإِمَّا صِفَةٌ لَهَا. فَعَلَى الْأَوَّلِ، لَا يَكُونُ فِي الْخَارِجِ مَوْجُودٌ هُوَ رَبُّ الْمَوْجُودَاتِ الْمُعَيَّنَةِ. وَعَلَى الثَّانِي، يَكُونُ رَبُّ الْمَوْجُودَاتِ جُزْءَهَا أَوْ صِفَةً لَهَا. وَمَعْلُومٌ بِصَرِيحِ الْعَقْلِ أَنَّ صِفَةَ الشَّيْءِ الْقَائِمَةَ بِهِ لَا تَخْلُقُ الْمَوْصُوفَ وَأَنَّ جُزْءَ الشَّيْءِ لَا يَخْلُقُ الشَّيْءَ، بَلْ جُزْءُ الشَّيْءِ جُزْءٌ مِنَ الشَّيْءِ. فَإِذَا كَانَ هُوَ الْخَالِقُ لِلْجُمْلَةِ، كَانَ خَالِقًا لِنَفْسِهِ، وَكَانَ بَعْضُ الشَّيْءِ خَالِقًا لِكُلِّهِ. [الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، ص 306-309]

"وجود مطلق" یا "ذات بحت" تو ایک ایسا خدا ہے کہ جو "لاشیء" ہے۔تنزیہہ کا معنی اللہ کی ذات کو نقائص اور عیوب سے پاک قرار دینا ہے کہ اس پر اونگھ اور نیند طاری نہیں ہوتی نہ کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی ذات سے جمیع اسماء وصفات کی نفی کر دی جائے اور اس کے نتیجے

میں وہ خدا باقی رہ جائے کہ جس کی حیثیت ویسی ہی ہو جیسا کہ پیاز کی ساری پرتیں اتارنے کے بعد جو باقی رہ جاتا ہے اور وہ ''لاشیء'' ہے۔ وجودیہ کی ذات بحت اور پیاز کی ایک ایک کر کے ساری پرتیں اتارنے کے بعد باقی رہ جانے والی شیء میں کیا فرق ہے؟ فلاسفہ اور مناطقہ کے نزدیک جزئی سے کلی تک کا عقلی سفر زید سے نوعِ انسان، اور نوعِ انسان سے جنسِ حیوان، جنسِ حیوان سے جسمِ نامی، جسمِ نامی سے جسمِ مطلق اور جسمِ مطلق سے جوہر اور عرض کا تک کا ہے لیکن وجودیہ نے یہ دعوی کیا کہ ہم نے جوہر اور عرض کے بعد بھی ایک حقیقتِ جامعہ پا لی ہے کہ جو ''ظاہر وجود''

ہے اور بعض تو اسے ''عینِ ذات'' بھی کہہ دیتے ہیں۔ ان کی یہ حقیقتِ جامعہ کلیات کی قبیل سے ہے اور عقلاً ونقلا ًخارج میں غیر موجود ہے۔ وجودیہ نے تنزیہہ کے اصول کی تطبیق کی صورت میں جو الحادپیدا کیا ہے، اس کا نتیجہ وحدہ لاشریک خالق پر نہیں بلکہ ''لاشیء'' پر ایمان لانا ہے۔ ثُمَّ يَظُنُّونَ مَعَ ذَلِكَ أَنَّهُ هُوَ اللَّهُ، فَيَبْقَى الرَّبُّ عِنْدَهُمْ وَهْمًا وَخَيَالًا فِي نُفُوسِهِمْ، لَا حَقِيقَةَ لَهُ فِي الْخَارِجِ، كَمَا قَالَ بَعْضُ حُذَّاقِهِمْ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ صَاحِبُ ابْنِ سَبْعِينَ: (وَهْمُكَ هُوَ بِتَشْخِيصِ مَا تَحْتَهُ شَيْءٌ) وَقَالَ: تَرَى الْوُجُودَ وَاحِدًا وَأَنْتَ ذَاكَ ... وَلَيْسَ عَلَيْكَ زَائِدٌ مَا ثَمَّ سِوَاكَ. وَقُلْتُ لِبَعْضِ حُذَّاقِهِمْ: هَبْ أَنَّ هَذَا الْوُجُودَ الْمُطْلَقَ ثَابِتٌ فِي الْخَارِجِ، وَأَنَّهُ عَيْنُ الْمَوْجُودَاتِ الْمَشْهُودَةِ، فَمِنْ أَيْنَ لَكَ أَنَّ هَذَا هُوَ رَبُّ الْعَالَمِينَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكُلَّ شَيْءٍ؟ فَاعْتَرَفَ بِذَلِكَ وَقَالَ: هَذَا مَا فِيهِ حِيلَةٌ. وَالْحِسُّ الْبَاطِنُ أَوِ الظَّاهِرُ إِنْ لَمْ يَقْتَرِنْ بِهِ الْعَقْلُ الَّذِي يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمَحْسُوسِ وَغَيْرِهِ، وَإِلَّا دَخَلَ فِيهِ مِنَ الْغَلَطِ مِنْ جِنْسِ مَا يَدْخُلُ عَلَى النَّائِمِ وَالْمَمْرُورِ وَالْمُبَرْسَمِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ يَحْكُمُ بِمُجَرَّدِ الْحِسِّ الَّذِي لَا عَقْلَ مَعَهُ. وَالْبَهَائِمُ قَدْ تَكُونُ أَهْدَى مِنْ هَؤُلَاءِ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: {وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ} [الأعراف: 179]. وَهَؤُلَاءِ يُصَرِّحُونَ بِرَفْضِ السَّمْعِ وَالْعَقْلِ فَدَخَلُوا فِي قَوْلِهِ:

اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَكۡثَرَهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ يَعۡقِلُوۡنَ ؕ اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۴۴﴾ [الفرقان: 44]. وَيُلْزِمُونَ أَنْفُسَهُمُ الْغَيْبَةَ عَنِ الْعَقْلِ وَالْحِسِّ الظَّاهِرِ وَالشَّرْعِ، فَلِهَذَا يَقُولُ أَحْذَقُهُمُ التِّلِمْسَانِيُّ: فَقُلْ لِحِسِّكَ غِبْ وَجْدًا وَذُبْ طَرَبًا ... فِيهَا وَقُلْ لِزَوَالِ الْعَقْلِ لَا تَزُلِ. وَاصْمُتْ إِلَى أَنْ تَرَاهَا فِيكَ نَاطِقَةً ... فَإِنْ وَجَدْتَ لِسَانًا قَائِلًا فَقُلِ. وَهَؤُلَاءِ لِبَسْطِ الْكَلَامِ عَلَيْهِمْ مَوْضِعٌ آخَرُ. [الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، ص 306-314]

وجودیہ نے یہ کہا ہے کہ "وجود مطلق" کا خارجی وجود عقلاً تو موجود نہیں لیکن شرعاً موجود ہے۔ [ف الموجود المطلق الخارجي موجود في الشرع، وغير موجود في العقل. الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 121] حالانکہ یہ کہنا ہی درست نہیں کہ نقلِ صحیح، کسی بھی طور عقلِ سلیم کے خلاف نہیں ہو سکتی ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تو اس موضوع پر دس جلدوں میں ایک کتاب "درء تعارض العقل والنقل" مرتب کر دی ہے کہ جس کا دوسرا معروف نام "بیان موافقۃ صریح المعقول لصحیح المنقول" بھی ہے۔ بہر حال وجودیہ کے پاس اپنے دعوی کی شرعی دلیل یہ ہے کہ کتاب وسنت

میں موجود لفظِ تخلیق کا معنی پیدائش نہیں بلکہ تقدیر ہے۔ ولم يرد في الكتاب ولا في السنة، ولا عن أحد من الخلفاء أو المحققين، من صدور هذه الأمة، أن الله تعالى خلق وجودا محضا حادثا وجعله للموجودات الحادثة، على معنى أنه تعالى: خلق الحوادث، وخلق لها أيضا وحودا حادثا. وإنما الوارد في الشرع أن الله تعالى خالق كل شيء، أي: مقدر للأشياء بمقادير معلومة له سبحانه. كما قال تعالى: وخلق كل شيء فقدره تقديرا. فالخلق هو التقدير، لا الإيجاد. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 150-151]

دہریہ اور وجودیہ دونوں اللہ سبحانہ وتعالی کے خالق ہونے کے منکر ہیں لیکن تناظر دونوں کا فرق ہے۔ اگر وجود سے مراد "عینِ ذاتِ حق" ہو تو اس میں قدیم اور حادث کی تقسیم ممکن نہیں لہذا اسی لیے وجودیہ نے "غیرِ ذات" کے وجود کا انکار کر دیا۔ اس پر جب یہ سوال پیدا ہوا

کہ پھر ذاتِ حق کے لیے زمین وآسمان کے خالق ہونے کا کیا معنی ہوا؟ یہاں جو سمجھدار وجودیہ ہیں، وہ خاموش ہو جاتے ہیں اور جو بے سمجھ ہیں، وہ جواب دینے لگتے ہیں۔ وجودیہ چاہے "خلق" کو "قدر" اور تخلیق کو تقدیر کا معنی دے دیں، مخلوق کے وجود کو غیر حقیقی کہہ لیں یا مجازی، ظلی کہہ لیں یا اعتباری، ہے تو وجودی موقف کے مطابق وہ بھی وجودِ ذات ہی۔ولم يرد في الكتاب ولا في السنة، ولا عن أحد من الخلفاء أو المحققين، من صدور هذه الأمة، أن الله تعالى خلق وجودا محضا حادثا وجعله للموجودات الحادثة، على معنى أنه تعالى: خلق الحوادث، وخلق لها أيضا وحودا حادثا. وإنما الوارد في الشرع أن الله تعالى خالق كل شيء، أي: مقدر للأشياء بمقادير معلومة له سبحانه. كما قال تعالى: وخلق كل شيء فقدره تقديرا. فالخلق هو التقدير، لا الإيجاد. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 150-151]؛ اعلم أن الله تعالى الذي هو الوجود الحق، القديم، الواحد الذي لا وجود سواه سبحانه، يستحيل عليه تعالى أن يكون معه وجود آخر غيره. لأنه يستحيل عليه تعالى الشريك والشبيه والمثيل، خصوصا على زعم من يقول: إن الحوادث لها وجود آخر غير وجود الله تعالى، مقوم لها، وهي قائمة به. ثم يدعي أنه موحد للوجود الحق القديم سبحانه سواء قال: إن ذلك الوجود الذي مع الوجود الحق سبحانه، وجود قديم أو وجود حادث. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 153]؛ وإنما ذلك الوجود الحادث عند العقل بغلبة الوهم، حيث قلنا بذلك، هو تجلي الوجود القديم بالحوادث وانكشافه

وظهوره في شؤونه التي أعيان الحوادث وأحوالها. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 53]؛ فالوجود المطلق من حيث تعين الأشياء، المعدومة في نفسها، به، هو علم الله تعالى، ومن حيث هو في نفسه، من غير اعتبار الأشياء متعينة به، ذات الله تعالى. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 181]؛ فالحقُّ خلقٌ بهذا الوجه فاعتبروا. وليس خلقًا بهذا الوجـه فادَّكروا. [ابن العربي، محي الدين، فصوص الحكم مع شرح

48

الجامي، دار الكتب العلمية، بيروت، 2004ء، ص 155]؛ الوجود الواحد الحق، في مرتبة الجمع الأسمائي إله، وفي مرتبة الفرق مخلوق. [الكاشاني عبد الرزاق، شرح الفصوص، المطبعة الميمنة، مصر، ص 69]

اسی طرح اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ وجود باری تعالی ایک "وجودِ مطلق" ہے تو کلی کبھی بھی جزئی کی نقیض نہیں ہوتی کہ اس کے وجود سے جزئی کا عدم لازم نہیں آتا۔فَيُقَالُ لَهُمْ: لَوْ قُدِّرَ أَنَّ الْوُجُودَ الْكُلِّيَّ ثَابِتٌ فِي الْخَارِجِ كُلِّيًّا، وَأَنَّكُمْ شَهِدْتُمْ ذَلِكَ، فَمَعْلُومٌ عِنْدَ كُلِّ عَاقِلٍ أَنَّ وُجُودَ الْكُلِّيِّ الْمُشْتَرَكِ لَا يُنَاقِضُ وُجُودَ الْمُعَيَّنِ الْمُخْتَصِّ. فَالْحَيَوَانِيَّةُ وَالْإِنْسَانِيَّةُ الْمُشْتَرَكَةُ الْمُطْلَقَةُ، لَا تُنَاقِضُ أَعْيَانَ الْحَيَوَانِ وَأَعْيَانَ الْإِنْسَانِ، وَحِينَئِذٍ فَثُبُوتُ أَعْيَانِ الْمَوْجُودَاتِ حَاصِلٌ فِي الْخَارِجِ. وَهَبْ أَنَّكُمْ غِبْتُمْ عَنْ هَذَا وَلَمْ تَشْهَدُوهُ، فَالْغَيْبَةُ عَنْ شُهُودِ الشَّيْءِ لَا يُوجِبُ عَدَمَهُ فِي نَفْسِهِ. فَإِذَا لَمْ يَشْهَدِ الْعَبْدُ الشَّيْءَ، أَوْ لَمْ يُرِدْهُ، أَوْ لَمْ يَعْلَمْهُ، أَوْ لَمْ يَخْطُرْ بِقَلْبِهِ، أَوْ فَنِيَ عَنْ شُهُودِهِ، أَوِ اصْطُلِمَ، أَوْ غَابَ، لَمْ يَلْزَمْ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الشَّيْءُ صَارَ فِي نَفْسِهِ مَعْدُومًا فَانِيًا لَا حَقِيقَةَ لَهُ، بَلِ الْفَرْقُ ثَابِتٌ بَيْنَ أَنْ يُعْدَمَ الشَّيْءُ فِي نَفْسِهِ وَيَفْنَى وَيَتَلَاشَى، وَبَيْنَ أَنْ يُعْدَمَ شُهُودُ الْإِنْسَانِ لَهُ وَذِكْرُهُ وَمَعْرِفَتُهُ. وَهَؤُلَاءِ -مِنْ ضَلَالِهِمْ -يَظُنُّونَ أَنَّهُ إِذَا فَنِيَ شُهُودُهُمْ لِلْمَوْجُودَاتِ، كَانَتْ فَانِيَةً فِي أَنْفُسِهَا، فَلَمْ يَكُنْ مَوْجُودًا إِلَّا مَا تَخَيَّلُوهُ مِنَ الْوُجُودِ الْمُطْلَقِ. وَيَقُولُونَ: الْكَثْرَةُ وَالتَّفْرِقَةُ فِي الْحِسِّ، فَإِذَا فَنِيَ شُهُودُ الْقَلْبِ عَنِ الْحِسِّ، لَمْ يَبْقَ تَفْرِقَةٌ وَلَا كَثْرَةٌ، وَيَظُنُّونَ أَنَّ شُهُودَ الْحِسِّ حِينَئِذٍ خَطَأٌ، وَالْعَقْلُ هُوَ الَّذِي يَشْهَدُ الْكُلِّيَّاتِ وَالْمُطْلَقَاتِ دُونَ الْحِسِّ، فَإِذَا أَبْطَلُوا مَا شَهِدَهُ الْحِسُّ، لَمْ يَبْقَ مَعَهُمْ إِلَّا الْوُجُودُ الْكُلِّيُّ. [الجواب الصحيح: ص 311-312]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے وجودیہ کے اس موقف پر مفصل عقلی ونقلی نقد کی ہے اور امام صاحب رحمہ اللہ کو ساتھ میں یہ شکوہ بھی ہے کہ وجودیہ اپنے ناقدین کو تو یہ طعن کرتے ہیں کہ انہیں وجودیہ کی بات سمجھ نہیں آئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود وجودیہ کی اکثریت اس نقد

کو سمجھنے سے عاری ہوتی ہے کہ جو اُن کے مخالف اُن پر کر رہے ہوتے ہیں کہ بعض اوقات ان کا مخالف ان سے زیادہ ذہین ہوتا ہے اور وہ انہیں وہاں سے جواب دیتا ہے کہ جہاں ان کا فہم نہیں پہنچ پاتا اور وہ مبہوت رہ جاتے ہیں۔ وَهُمْ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ تَنَاقُضًا فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا ثَمَّ غَيْرٌ وَلَا سِوَى وَتَقُولُ السَّبْعِينِيَّةُ لَيْسَ إلَّا اللَّهُ بَدَلَ قَوْلِ الْمُسْلِمِينَ لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُونَ هَؤُلَاءِ الْمَحْجُوبُونَ لَا يَرَوْنَ هَذَا. فَإِذَا كَانَ مَا ثَمَّ غَيْرٌ وَلَا سِوَى فَمَنْ الْمَحْجُوبُ وَمَنْ الْحَاجِبُ؟ وَمَنْ الَّذِي لَيْسَ بِمَحْجُوبٍ وَعَمَّ حُجِبَ؟ فَقَدْ أَثْبَتُوا أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ: قَوْمٌ مَحْجُوبُونَ وَقَوْمٌ لَيْسُوا بِمَحْجُوبِينَ وَأَمْرٌ انْكَشَفَ لِهَؤُلَاءِ وَحُجِبَ عَنْ أُولَئِكَ. فَأَيْنَ هَذَا مِنْ قَوْلِهِمْ مَا ثَمَّ اثْنَانِ وَلَا وُجُودَانِ؟ كَمَا حَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ للتلمساني: فَعَلَى قَوْلِكُمْ لَا فَرْقَ بَيْنَ امْرَأَةِ الرَّجُلِ وَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْجَمِيعُ عِنْدَنَا سَوَاءٌ؛ لَكِنْ هَؤُلَاءِ الْمَحْجُوبُونَ قَالُوا حَرَامٌ فَقُلْنَا حَرَامٌ عَلَيْكُمْ فَقِيلَ لَهُمْ: فَمَنْ الْمُخَاطِبُ لِلْمَحْجُوبِينَ أَهُوَ هُمْ أَمْ غَيْرُهُمْ؟ فَإِنْ كَانُوا هُمْ فَقَدْ حَرُمَ عَلَى نَفْسِهِ لَمَّا زَعَمَ أَنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ دُونَهُ وَإِنْ كَانُوا غَيْرَهُ فَقَدْ أَثْبَتَ غيرين وَعِنْدَهُمْ مَا ثَمَّ غَيْرٌ. وَهَؤُلَاءِ اشْتَبَهَ عَلَيْهِمْ الْوَاحِدُ بِالنَّوْعِ بِالْوَاحِدِ بِالْعَيْنِ فَإِنَّهُ يُقَالُ: الْوُجُودُ وَاحِدٌ كَمَا يُقَالُ: الْإِنْسَانِيَّةُ وَاحِدَةٌ والحيوانية وَاحِدَةٌ أَيْ يَعْنِي وَاحِدٌ كُلِّيٌّ وَهَذَا الْكُلِّيُّ لَا يَكُونُ كُلِّيًّا إلَّا فِي الذِّهْنِ لَا فِي الْخَارِجِ فَظَنُّوا هَذَا الْكُلِّيَّ ثَابِتًا فِي الْخَارِجِ ثُمَّ ظَنُّوهُ هُوَ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي الْخَارِجِ كُلِّيٌّ مَعَ كَوْنِهِ كُلِّيًّا وَإِنَّمَا يَكُونُ كُلِّيًّا فِي الذِّهْنِ وَإِذَا قُدِّرَ فِي الْخَارِجِ كُلِّيٌّ فَهُوَ جُزْءٌ مِنْ الْمُعَيَّنَاتِ وَقَائِمٌ بِهَا لَيْسَ هُوَ مُتَمَيِّزًا قَائِمًا بِنَفْسِهِ فَحَيَوَانِيَّةُ الْحَيَوَانِ وَإِنْسَانِيَّةُ الْإِنْسَانِ سَوَاءٌ قُدِّرَتْ مُعَيَّنَةً أَوْ مُطْلَقَةً هِيَ صِفَةٌ لَهُ وَيَمْتَنِعُ أَنْ تَكُونَ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ مُبْدِعَةً لَهُ وَلَوْ قُدِّرَ وُجُودُهَا مُجَرَّدًا عَنْ الْعِيَانِ عَلَى رَأْيِ مَنْ أَثْبَتَ "الْمُثُلَ الأفلاطونية" فَتَثْبُتُ الْمَاهِيَّاتُ الْكُلِّيَّةُ مُجَرَّدَةً عَنْ الْمَوْصُوفَاتِ وَيُدَّعَى أَنَّهَا قَدِيمَةٌ أَزَلِيَّةٌ مِثْلُ إنْسَانِيَّةٍ مُجَرَّدَةٍ وَحَيَوَانِيَّةٍ مُجَرَّدَةٍ وَهَذَا خَيَالٌ بَاطِلٌ. وَهَذَا الَّذِي جَعَلَهُ مُجَرَّدًا هُوَ مُجَرَّدٌ فِي الذِّهْنِ وَلَيْسَ فِي الْخَارِجِ كُلِّيٌّ

مُجَرَّدٌ وَإِذَا قُدِّرَ ثُبُوتُ كُلِّيٍّ مُجَرَّدٌ فِي الْخَارِجِ وَهُوَ مُسَمَّى الْوُجُودِ فَهَذَا يَتَنَاوَلُ وُجُودَ الْمُحْدَثَاتِ كُلِّهَا كَمَا يَتَنَاوَلُ وُجُودَ الْقَدِيمِ وَهَذَا لَا يَكُونُ مُبْدِعًا لِشَيْءِ وَلَا اخْتِصَاصَ لَهُ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ فَلَا يُوصَفُ بِأَنَّهُ حَيٌّ عَلِيمٌ قَدِيرٌ؛ إذْ لَيْسَ وَصْفُهُ بِذَلِكَ بِأَوْلَى مِنْ وَصْفِهِ بِأَنَّهُ عَاجِزٌ جَاهِلٌ مَيِّتٌ وَالْخَالِقُ لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ حَيًّا عَلِيمًا قَدِيرًا سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا. [ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام، مجموع الفتاوى، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية، 1416هـ/1995م، 13/196-198]؛ التلمساني مِنْهُمْ -وَهُوَ أَحْذَقُهُمْ فِي اتِّحَادِهِمْ -لَمَّا قُرِئَ عَلَيْهِ "الْفُصُوصُ" فَقِيلَ لَهُ: الْقُرْآنُ يُخَالِفُ فُصُوصَكُمْ. فَقَالَ: الْقُرْآنُ كُلُّهُ شِرْكٌ وَإِنَّمَا التَّوْحِيدُ فِي كَلَامِنَا. فَقِيلَ لَهُ: فَإِذَا كَانَ الْوُجُودُ وَاحِدًا فَلِمَ كَانَتْ الزَّوْجَةُ حَلَالًا وَالْأُخْتُ حَرَامًا؟ فَقَالَ: الْكُلُّ عِنْدَنَا حَلَالٌ وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ الْمَحْجُوبُونَ قَالُوا حَرَامٌ فَقُلْنَا حَرَامٌ عَلَيْكُمْ. وَهَذَا مَعَ كُفْرِهِ الْعَظِيمِ مُتَنَاقِضٌ ظَاهِرٌ فَإِنَّ الْوُجُودَ إذَا كَانَ وَاحِدًا فَمَنْ الْمَحْجُوبُ وَمَنْ الْحَاجِبُ؟ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُ شُيُوخِهِمْ لِمُرِيدِهِ: مَنْ قَالَ لَك: إنَّ فِي الْكَوْنِ سِوَى اللَّهِ فَقَدْ كَذَبَ. فَقَالَ لَهُ مُرِيدُهُ: فَمَنْ هُوَ الَّذِي يَكْذِبُ؟ وَقَالُوا لِآخَرَ: هَذِهِ مَظَاهِرُ. فَقَالَ لَهُمْ: الْمَظَاهِرُ غَيْرُ الظَّاهِرِ أَمْ هِيَ؟ فَإِنْ كَانَتْ غَيْرَهَا فَقَدْ قُلْتُمْ بِالنِّسْبَةِ وَإِنْ كَانَتْ إيَّاهَا فَلَا فَرْقَ. [مجموع الفتاوى: 11/241] وَقَدْ حَدَّثُونَا: أَنَّ ابْنَ عَرَبِيٍّ تَنَازَعَ هُوَ وَالشَّيْخُ أَبُو حَفْصٍ السهروردي: هَلْ يُمْكِنُ وَقْتَ تَجَلِّي الْحَقِّ لِعَبْدِ مُخَاطَبَةٌ لَهُ أَمْ لَا؟ فَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَفْصٍ السهروردي: نَعَمْ يُمْكِنُ ذَلِكَ. فَقَالَ ابْنُ عَرَبِيٍّ: لَا يُمْكِنُ ذَلِكَ وَأَظُنُّ الْكَلَامَ كَانَ فِي غَيْبَةِ كُلٍّ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ فَقِيلَ لِابْنِ عَرَبِيٍّ: إنَّ السهروردي يَقُولُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: مِسْكِينٌ نَحْنُ تَكَلَّمْنَا فِي مُشَاهَدَةِ الذَّاتِ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فِي مُشَاهَدَةِ الصِّفَاتِ. وَكَانَ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ التَّصَوُّفِ وَالسُّلُوكِ وَالطَّالِبِينَ لِطَرِيقِ التَّحْقِيقِ وَالْعِرْفَانِ - مَعَ أَنَّهُمْ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُتَابِعُونَ لِلرُّسُلِ وَأَنَّهُمْ مُتَّقُونَ لِلْبِدَعِ الْمُخَالِفَةِ لَهُ - يَقُولُونَ هَذَا

الْكَلَامَ وَيُعَظِّمُونَهُ وَيُعَظِّمُونَ ابْنَ عَرَبِيٍّ لِقَوْلِهِ مِثْلَ هَذَا وَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ بَنَاهُ عَلَى أَصْلِهِ الْفَاسِدِ فِي الْإِلْحَادِ الَّذِي يَجْمَعُ بَيْنَ التَّعْطِيلِ وَالِاتِّحَادِ، فَإِنَّ حَقِيقَةَ الرَّبِّ عِنْدَهُ وُجُودٌ مُجَرَّدٌ لَا اسْمٌ لَهُ وَلَا صِفَةٌ وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يُرَى فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَلَا لَهُ كَلَامٌ قَائِمٌ بِهِ وَلَا عِلْمٌ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ وَلَكِنْ يُرَى ظَاهِرًا فِي الْمَخْلُوقَاتِ مُتَجَلِّيًا فِي الْمَصْنُوعَاتِ وَهُوَ عِنْدَهُ غَيْرُ وُجُودِ الْمَوْجُودَاتِ وَشَبَهِهِ، وَتَارَةً بِظُهُورِ الْكُلِّيِّ فِي جُزْئِيَّاتِهِ كَظُهُورِ الْجِنْسِ فِي أَنْوَاعِهِ وَالنَّوْعِ فِي الْخَاصَّةِ كَمَا تَظْهَرُ الْحَيَوَانِيَّةُ فِي كُلِّ حَيَوَانٍ والإنسانية فِي كُلِّ إنْسَانٍ. وَهَذَا بَنَاهُ عَلَى غَلَطِ أَسْلَافِهِ "الْمَنْطِقِيِّينَ الْيُونَانِيِّينَ" حَيْثُ ظَنُّوا أَنَّ الْمَوْجُودَاتِ الْعَيْنِيَّةَ يُقَارِنُهَا جَوَاهِرُ عَقْلِيَّةٌ بِحَسَبِ مَا تَحْمِلُ لَهَا مِنْ الْكُلِّيَّاتِ فَيَظُنُّونَ أَنَّ فِي الْإِنْسَانِ الْمُعَيَّنِ إنْسَانًا عَقْلِيًّا وَحَيَوَانًا عَقْلِيًّا وَنَاطِقًا عَقْلِيًّا

وَحَسَّاسًا عَقْلِيًّا وَجِسْمًا عَقْلِيًّا وَذَاكَ هُوَ الْمَاهِيَّةُ الَّتِي يَعْرِضُ لَهَا الْوُجُودُ وَتِلْكَ الْمَاهِيَّةُ مُشْتَرَكَةٌ بَيْنَ جَمِيعِ الْمُعَيَّنَاتِ وَهَذَا الْكَلَامُ لَهُ وَقْعٌ عِنْدَ مَنْ لَمْ يَفْهَمْهُ وَيَتَدَبَّرْهُ. فَإِذَا فَهِمَ حَقِيقَتَهُ تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ بِكَلَامِ الْمَجَانِينِ أَشْبَهَ مِنْهُ بِكَلَامِ الْعُقَلَاءِ، وَإِنَّمَا ذَلِكَ لِمُخَالَفَتِهِ لِلْحِسِّ وَالْعَقْلِ وَإِنَّمَا أَتَى فِيهِ هَؤُلَاءِ مِنْ حَيْثُ إنَّهُمْ تَصَوَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مَعَانِيَ "كُلِّيَّةً مُطْلَقَةً" فَظَنُّوا أَنَّهَا مَوْجُودَةٌ فِي الْخَارِجِ. [مجموع الفتاوى: 7/590-591]؛ وَالْجَوَابُ عَنْ ذَلِكَ أَنَّ هَذِهِ الْأُمُورَ وَغَيْرَهَا إذَا أُخِذَتْ مُجَرَّدَةً مُطْلَقَةً غَيْرَ مُقَيَّدَةٍ وَلَا مُشَخَّصَةً لَمْ يَكُنْ لَهَا حَقِيقَةٌ فِي الْخَارِجِ عَنْ الْأَذْهَانِ إلَّا شَيْءٌ مُعَيَّنٌ فَلَيْسَ ثَمَّ وُجُودٌ إلَّا وُجُودُ الْخَالِقِ أَوْ وُجُودُ الْمَخْلُوقِ وَوُجُودُ كُلِّ مَخْلُوقٍ مُخْتَصٌّ بِهِ وَإِنْ كَانَ اسْمُ الْوُجُودِ عَامًّا يَتَنَاوَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَكَذَلِكَ الْعِلْمُ وَالْقُدْرَةُ اسْمٌ عَامٌّ يَتَنَاوَلُ أَفْرَادَ ذَلِكَ وَلَيْسَ فِي الْخَارِجِ إلَّا عِلْمُ الْخَالِقِ وَعِلْمُ الْمَخْلُوقِ وَعِلْمُ كُلِّ مَخْلُوقٍ مُخْتَصٌّ بِهِ قَائِمٌ بِهِ. [مجموع الفتاوى: 12/70]؛ وَلِهَذَا كَانَ مَنْ مَالَ إلَيْهِمْ أَحَدَ رَجُلَيْنِ: إمَّا زِنْدِيقًا مُنَافِقًا، وَإِمَّا جَاهِلًا ضَالًّا. وَهَكَذَا هَؤُلَاءِ الِاتِّحَادِيَّةُ: فَرُءُوسُهُمْ هُمْ أَئِمَّةُ كُفْرٍ يَجِبُ قَتْلُهُمْ وَلَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ أَحَدٍ مِنْهُمْ إذَا أُخِذَ

قَبْلَ التَّوْبَةِ فَإِنَّهُ مِنْ أَعْظَمِ الزَّنَادِقَةِ الَّذِينَ يُظْهِرُونَ الْإِسْلَامَ وَيُبْطِنُونَ أَعْظَمَ الْكُفْرِ وَهُمْ الَّذِينَ يَفْهَمُونَ قَوْلَهُمْ وَمُخَالَفَتَهُمْ لِدِينِ الْمُسْلِمِينَ وَيَجِبُ عُقُوبَةُ كُلِّ مَنْ انْتَسَبَ إلَيْهِمْ أَوْ ذَبَّ عَنْهُمْ أَوْ أَثْنَى عَلَيْهِمْ أَوْ عَظَّمَ كُتُبَهُمْ أَوْ عُرِفَ بِمُسَاعَدَتِهِمْ وَمُعَاوَنَتِهِمْ أَوْ كَرِهَ الْكَلَامَ فِيهِمْ أَوْ أَخَذَ يَعْتَذِرُ لَهُمْ بِأَنَّ هَذَا الْكَلَامَ لَا يَدْرِي مَا هُوَ أَوْ مَنْ قَالَ إنَّهُ صَنَّفَ هَذَا الْكِتَابَ وَأَمْثَالَ هَذِهِ الْمَعَاذِيرِ الَّتِي لَا يَقُولُهَا إلَّا جَاهِلٌ أَوْ مُنَافِقٌ؛ بَلْ تَجِبُ عُقُوبَةُ كُلِّ مَنْ عَرَفَ حَالَهُمْ وَلَمْ يُعَاوِنْ عَلَى الْقِيَامِ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ الْقِيَامَ عَلَى هَؤُلَاءِ مِنْ أَعْظَمِ الْوَاجِبَاتِ، لِأَنَّهُمْ أَفْسَدُوا الْعُقُولَ وَالْأَدْيَانَ عَلَى خَلْقٍ مِنْ الْمَشَايِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْمُلُوكِ وَالْأُمَرَاءِ وَهُمْ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ. فَضَرَرُهُمْ فِي الدِّينِ: أَعْظَمُ مِنْ ضَرَرِ مَنْ يُفْسِدُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ دُنْيَاهُمْ وَيَتْرُكُ دِينَهُمْ كَقُطَّاعِ الطَّرِيقِ وَكَالتَّتَارِ الَّذِينَ يَأْخُذُونَ مِنْهُمْ الْأَمْوَالَ وَيُبْقُونَ لَهُمْ دِينَهُمْ وَلَا يَسْتَهِينُ بِهِمْ مَنْ لَمْ يَعْرِفْهُمْ فَضَلَالُهُمْ وَإِضْلَالُهُمْ: أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُوصَفَ وَهُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِالْقَرَامِطَةِ الْبَاطِنِيَّةِ. وَلِهَذَا هُمْ يُرِيدُونَ دَوْلَةَ التَّتَارِ وَيَخْتَارُونَ انْتِصَارَهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ إلَّا مَنْ كَانَ عَامِّيًّا مِنْ شِيَعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ عَارِفًا بِحَقِيقَةِ أَمْرِهِمْ. وَلِهَذَا يُقِرُّونَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى عَلَى مَا هُمْ عَلَيْهِ وَيَجْعَلُونَهُمْ عَلَى حَقٍّ كَمَا يَجْعَلُونَ عُبَّادَ الْأَصْنَامِ عَلَى حَقٍّ وَكُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هَذِهِ مِنْ أَعْظَمِ الْكُفْرِ وَمَنْ كَانَ مُحْسِنًا لِلظَّنِّ بِهِمْ -وَادَّعَى أَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ حَالَهُمْ - عَرَفَ حَالَهُمْ فَإِنْ لَمْ يُبَايِنْهُمْ وَيُظْهِرْ لَهُمْ الْإِنْكَارَ وَإِلَّا أُلْحِقَ بِهِمْ وَجُعِلَ مِنْهُمْ. وَأَمَّا مَنْ قَالَ لِكَلَامِهِمْ تَأْوِيلٌ يُوَافِقُ الشَّرِيعَةَ، فَإِنَّهُ مِنْ رُءُوسِهِمْ وَأَئِمَّتِهِمْ، فَإِنَّهُ إنْ كَانَ ذَكِيًّا فَإِنَّهُ يَعْرِفُ كَذِبَ نَفْسِهِ فِيمَا قَالَهُ وَإِنْ كَانَ

مُعْتَقِدًا لِهَذَا بَاطِنًا وَظَاهِرًا فَهُوَ أَكْفَرُ مِنْ النَّصَارَى فَمَنْ لَمْ يُكَفِّرْ هَؤُلَاءِ وَجَعَلَ لِكَلَامِهِمْ تَأْوِيلًا كَانَ عَنْ تَكْفِيرِ النَّصَارَى بِالتَّثْلِيثِ وَالِاتِّحَادِ أَبْعَدَ. وَاَللَّهُ أَعْلَمُ. [مجموع الفتاوى: 2/131-133]

پانچواں مسئلہ وجود اور موجود کے فرق کا ہے۔ عبد الغنی النابلسی کا کہنا ہے کہ ہمارے

53

نزدیک وجود اور موجود میں فرق ہے کہ وجود ایک ہے اور موجودات کثیر ہیں اور موجود سے ان کی مراد "شيء له وجود" ہے۔ اعلم أن الفرق بين الوجود والموجود، عندنا، أمر لازم متعين. فإن الموجودات كثيرة مختلفة، والوجود واحد لا يتعدد ولا يختلف في نفسه وهو، عندنا، حقيقة واحدة، لا تنقسم ولا تتجزأ ولا تتعدد بتعدد الموجودات. والوجود أصل، والموجودات تابعة له، صادرة منه، قائمة به. وهو المتحكم فيها بما يشاء من التقيير والتبديل. ومعنى الوجود: شيء له الوجود، كما سنذكره، لا أنه هو عين الوجود. وكلامنا إنما هو في وحدة الوجود، لا في وحدة الموجود. فإن الموجود ليس واحدا، بل فيه الكثرة. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 19]۔ چلیں! وجود اور موجود میں فرق مان لیا، اب ذرا یہ بھی بتلا دیں کہ ''موجودات کے وجود'' اور ''وجودِ مطلق کے وجود'' میں فرق ہے یا دونوں ایک ہی ہیں؟ اگر فرق ہے تو وجود ایک سے زائد ہو گئے اور اگر ایک ہی ہے تو خالق اور مخلوق کے وجود کا اتحاد لازم آگیا اور یہی تو آپ کے ناقدین کا اعتراض ہے کہ آپ نے ''خالق اور مخلوق کے وجود'' کو ایک کر دیا۔فالوجود المطلق من حيث تعين الأشياء، المعدومة في نفسها، به، هو علم الله تعالى، ومن حيث هو في نفسه، من غير اعتبار الأشياء متعينة به، ذات الله تعالى. [الوجود الحق والخطاب الصدق: ص 181]

وجودیہ یہ کہتے ہیں کہ ہم خالق اور مخلوق میں فرق کرتے ہیں اور ہمارے ناقدین ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے خالق اور مخلوق کو ایک کر دیا۔ چلیں، مان لیا کہ آپ نے خالق اور مخلوق میں فرق کیا۔ اب ذرا اپنے نظریہ کی اتھاہ گہرائیوں سے باہر جھانک کر اپنے مخالف کی سادہ سی بات پر بھی کچھ تھوڑا بہت غور کر لیں کہ اس کے اعتراض کی سادگی یہ نہیں ہے کہ آپ نے خالق اور مخلوق کو ایک کر دیا بلکہ یہ ہے کہ آپ نے خالق اور مخلوق کے وجود کو ایک کر دیا۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ وجودی شرک کے بھی قائل ہیں تو وجودی کو یہ جواب دے کر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہم تو ایک سے زائد وجود کو ہی نہیں مانتے تو

شرک کیسا؟ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ''اتحاد مطلق'' کا کیس بنایا ہے۔وَأَمَّا "الِاتِّحَادُ الْمُطْلَقُ" الَّذِي هُوَ قَوْلُ أَهْلِ وَحْدَةِ الْوُجُودِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ وُجُودَ الْمَخْلُوقِ هُوَ عَيْنُ وُجُودِ الْخَالِقِ فَهَذَا تَعْطِيلٌ لِلصَّانِعِ وَجُحُودٌ لَهُ وَهُوَ جَامِعٌ لِكُلِّ شِرْكٍ. [مجموع الفتاوى: 7/590-591]؛ جس نے بھی امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ کی وحدت الوجود کے مکتب فکر پر نقد کا تفصیلی مطالعہ کیا ہے تو اس نتیجے تک پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وجودیہ کا ناقد منقولات کے علاوہ معقولات کا بھی امام ہے، اور اس نے وجودیہ کے موقف کا جس سادہ گہرائی اور گیرائی سے تجزیہ کیا ہے، وہ ان میں سے اکثر کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ حَقِيقَةُ قَوْلِ هَؤُلَاءِ: إنَّ وُجُودَ الْكَائِنَاتِ هُوَ عَيْنُ وُجُودِ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ وُجُودُهَا غَيْرَهُ وَلَا شَيْءَ سِوَاهُ أَلْبَتَّةَ وَلِهَذَا مَنْ سَمَّاهُمْ حُلُولِيَّةً أَوْ قَالَ هُمْ قَائِلُونَ بِالْحُلُولِ رَأَوْهُ مَحْجُوبًا عَنْ مَعْرِفَةِ قَوْلِهِمْ خَارِجًا عَنْ الدُّخُولِ إلَى بَاطِنِ أَمْرِهِمْ لِأَنَّ مَنْ قَالَ: إنَّ اللَّهَ يَحِلُّ فِي الْمَخْلُوقَاتِ فَقَدْ قَالَ بِأَنَّ الْمَحَلَّ غَيْرُ الْحَالِّ وَهَذَا تَثْنِيَةٌ عِنْدَهُمْ وَإِثْبَاتٌ لِوُجُودَيْنِ: أَحَدُهُمَا: وُجُودُ الْحَقِّ الْحَالِّ. وَالثَّانِي: وُجُودُ الْمَخْلُوقِ الْمَحَلِّ وَهُمْ لَا يُقِرُّونَ بِإِثْبَاتِ وُجُودَيْنِ أَلْبَتَّةَ. وَلَا رَيْبَ أَنَّ هَذَا الْقَوْلَ أَقَلُّ كُفْرًا مِنْ قَوْلِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ كَثِيرٍ مِنْ الْجَهْمِيَّة الَّذِينَ كَانَ السَّلَفُ يَرُدُّونَ قَوْلَهُمْ وَهُمْ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ اللَّهَ بِذَاتِهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ. وَقَدْ ذَكَرَهُ جَمَاعَاتٌ مِنْ الْأَئِمَّةِ وَالسَّلَفِ عَنْ الْجَهْمِيَّة وَكَفَّرُوهُمْ بِهِ بَلْ جَعَلَهُمْ خَلْقٌ مِنْ الْأَئِمَّةِ -كَابْنِ الْمُبَارَكِ وَيُوسُفَ بْنِ أَسْبَاطٍ وَطَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيثِ مِنْ أَصْحَابِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِ -خَارِجِينَ بِذَلِكَ عَنْ الثِّنْتَيْنِ وَالسَّبْعِينَ فِرْقَةً. وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ مُتَكَلِّمَةِ الْجَهْمِيَّة وَكَثِيرٍ مِنْ مُتَعَبِّدِيهِمْ. وَلَا رَيْبَ أَنَّ إلْحَادَ هَؤُلَاءِ الْمُتَأَخِّرِينَ وَتَجَهُّمَهُمْ وَزَنْدَقَتَهُمْ تَفْرِيعٌ وَتَكْمِيلٌ لِإِلْحَادِ هَذِهِ الْجَهْمِيَّة الْأُولَى وَتَجَهُّمِهَا وَزَنْدَقَتِهَا. وَأَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهِمْ اتِّحَادِيَّةً فَفِيهِ طَرِيقَانِ أَحَدُهُمَا لَا يَرْضَوْنَهُ لِأَنَّ الِاتِّحَادَ عَلَى وَزْنِ الِاقْتِرَانِ وَالِاقْتِرَانُ يَقْتَضِي شَيْئَيْنِ اتَّحَدَ أَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ وَهُمْ لَا يُقِرُّونَ بِوُجُودَيْنِ أَبَدًا وَالطَّرِيقُ الثَّانِي صِحَّةُ ذَلِكَ بِنَاءً عَلَى

أَنَّ الْكَثْرَةَ صَارَتْ وَحْدَةً كَمَا سَأُبَيِّنُهُ مِنْ اضْطِرَابِهِمْ. وَهَذِهِ الطَّرِيقَةُ إمَّا عَلَى مَذْهَبِ ابْنِ عَرَبِيٍّ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ الْوُجُودَ غَيْرَ الثُّبُوتِ وَيَقُولُ إنَّ وُجُودَ الْحَقِّ قَاضٍ عَلَى ثُبُوتِ الْمُمْكِنَاتِ فَيَصِحُّ الِاتِّحَادُ بَيْنَ الْوُجُودِ وَالثُّبُوتِ وَأَمَّا عَلَى قَوْلِ مَنْ لَا يُفَرِّقُ فَيَقُولُ إنَّ الْكَثْرَةَ الْخَيَالِيَّةَ صَارَتْ وَحْدَةً بَعْدَ الْكَشْفِ أَوْ الْكَثْرَةَ الْعَيْنِيَّةَ صَارَتْ وَحْدَةً إطْلَاقِيَّةً. [مجموع الفتاوى: 2/140-141]؛ يَقُولُونَ: إنَّ الْوُجُودَ وَاحِدٌ فَالْوُجُودُ الْوَاجِبُ لِلْخَالِقِ: هُوَ الْوُجُودُ الْمُمْكِنُ لِلْمَخْلُوقِ كَمَا يَقُولُ ذَلِكَ أَهْلُ الْوَحْدَةِ كَابْنِ عَرَبِيٍّ

وَصَاحِبِهِ القونوي وَابْنِ سَبْعِينَ وَابْنِ الْفَارِضِ صَاحِبِ الْقَصِيدَةِ التَّائِيَّةِ -نَظْمُ السُّلُوكِ -وَعَامِرٍ الْبَصْرِيِّ السيواسي الَّذِي لَهُ قَصِيدَةٌ تُنَاظِرُ قَصِيدَةَ ابْنِ الْفَارِضِ. والتلمساني الَّذِي شَرَحَ (مَوَاقِفَ النِّفْرِي وَلَهُ شَرْحُ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى عَلَى طَرِيقَةِ هَؤُلَاءِ وَسَعِيدٍ الفرغاني الَّذِي شَرَحَ قَصِيدَةَ ابْنِ الْفَارِضِ والششتري صَاحِبِ الْأَزْجَالِ الَّذِي هُوَ تِلْمِيذُ ابْنِ سَبْعِينَ وَعَبْدِ اللَّهِ البلياني وَابْنِ أَبِي الْمَنْصُورِ الْمُتَصَوِّفِ الْمِصْرِيِّ صَاحِبِ فَكِّ الْأَزْرَارِ عَنْ أَعْنَاقِ الْأَسْرَارِ وَأَمْثَالِهِمْ. ثُمَّ مِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْوُجُودِ وَالثُّبُوتِ -كَمَا يَقُولُهُ ابْنُ عَرَبِيٍّ - وَيَزْعُمُ أَنَّ الْأَعْيَانَ ثَابِتَةٌ فِي الْعَدَمِ غَنِيَّةٌ عَنْ اللَّهِ فِي أَنْفُسِهَا وَوُجُودُ الْحَقِّ هُوَ وُجُودُهَا وَالْخَالِقُ مُفْتَقِرٌ إلَى الْأَعْيَانِ فِي ظُهُورِ وُجُودِهِ بِهَا وَهِيَ مُفْتَقِرَةٌ إلَيْهِ فِي حُصُولِ وُجُودِهَا الَّذِي هُوَ نَفْسُ وُجُودِهِ. وَقَوْلُهُ مُرَكَّبٌ مِنْ قَوْلِ مَنْ قَالَ الْمَعْدُومُ شَيْءٌ وَقَوْلِ مَنْ يَقُولُ: وُجُودُ الْخَالِقِ هُوَ وُجُودُ الْمَخْلُوقِ وَيَقُولُ: فَالْوُجُودُ الْمَخْلُوقُ هُوَ الْوُجُودُ الْخَالِقُ وَالْوُجُودُ الْخَالِقُ هُوَ الْوُجُودُ الْمَخْلُوقُ كَمَا هُوَ مَبْسُوطٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ. وَمِنْهُمْ مَنْ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْإِطْلَاقِ وَالتَّعْيِينِ كَمَا يَقُولُ القونوي وَنَحْوُهُ فَيَقُولُونَ: إنَّ الْوَاجِبَ هُوَ الْوُجُودُ الْمُطْلَقُ لَا بِشَرْطِ وَهَذَا لَا يُوجَدُ مُطْلَقًا إلَّا فِي الْأَذْهَانِ لَا فِي الْأَعْيَانِ فَمَا هُوَ كُلِّيٌّ فِي الْأَذْهَانِ لَا يَكُونُ فِي الْأَعْيَانِ إلَّا مُعَيَّنًا وَإِنْ قِيلَ: إنَّ الْمُطْلَقَ جُزْءٌ مِنْ الْمُعَيَّنِ لَزِمَ أَنْ يَكُونَ وُجُودُ الْخَالِقِ جُزْءًا مِنْ وُجُودِ الْمَخْلُوقِ وَالْجُزْءُ لَا يُبْدِعُ الْجَمِيعَ وَيَخْلُقُهُ فَلَا

يَكُونُ الْخَالِقُ مَوْجُودًا. وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: إنَّ الْبَارِئَ هُوَ الْوُجُودُ الْمُطْلَقُ بِشَرْطِ الْإِطْلَاقِ كَمَا يَقُولُ ابْنُ سِينَا وَأَتْبَاعُهُ فَقَوْلُهُ أَشَدُّ فَسَادًا. فَإِنَّ الْمُطْلَقَ بِشَرْطِ الْإِطْلَاقِ لَا يَكُونُ إلَّا فِي الْأَذْهَانِ لَا فِي الْأَعْيَانِ، فَقَوْلُ هَؤُلَاءِ بِمُوَافَقَةِ مِنْ هَؤُلَاءِ -الَّذِينَ يَلْزَمُهُمْ التَّعْطِيلُ -شَرٌّ مِنْ قَوْلِ الَّذِينَ يُشْبِهُونَ أَهْلَ الْحُلُولِ وَالِاتِّحَادِ. وَآخَرُونَ يَجْعَلُونَ الْوُجُودَ الْوَاجِبَ وَالْوُجُودَ الْمُمْكِنَ) بِمَنْزِلَةِ الْمَادَّةِ وَالصُّورَةِ الَّتِي تَقُولُهَا الْمُتَفَلْسِفَةُ أَوْ قَرِيبٌ مِنْ ذَلِكَ كَمَا يَقُولُهُ ابْنُ سَبْعِينَ وَأَمْثَالُهُ. وَهَؤُلَاءِ أَقْوَالُهُمْ فِيهَا تَنَاقُضٌ وَفَسَادٌ وَهِيَ لَا تَخْرُجُ عَنْ وَحْدَةِ الْوُجُودِ وَالْحُلُولِ أَوْ الِاتِّحَادِ وَهُمْ يَقُولُونَ بِالْحُلُولِ الْمُطْلَقِ وَالْوَحْدَةِ الْمُطْلَقَةِ وَالِاتِّحَادِ الْمُطْلَقِ، بِخِلَافِ مَنْ يَقُولُ بِالْمُعَيَّنِ كَالنَّصَارَى وَالْغَالِيَةِ مِنْ الشِّيعَةِ۔[مجموع الفتاوى: 2/294-296]

چھٹا مسئلہ خالق اور مخلوق کے وجود کے ایک ہونے کا ہے۔ وَالْأَصْلُ الثَّانِي: أَنَّ وُجُودَ الْمُحْدَثَاتِ الْمَخْلُوقَاتِ: هُوَ عَيْنُ وُجُودِ الْخَالِقِ لَيْسَ غَيْرُهُ وَلَا سِوَاهُ؛ وَهَذَا هُوَ الَّذِي ابْتَدَعَهُ وَانْفَرَدَ بِهِ عَنْ جَمِيعِ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ الْمَشَايِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ بَقِيَّةِ الِاتِّحَادِيَّةِ لَكِنَّ ابْنَ عَرَبِيٍّ أَقْرَبُهُمْ إلَى الْإِسْلَامِ وَأَحْسَنُ كَلَامًا فِي مَوَاضِعَ كَثِيرَةٍ فَإِنَّهُ يُفَرِّقُ

بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْمَظَاهِرِ فَيُقِرُّ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ وَالشَّرَائِعَ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ وَيَأْمُرُ بِالسُّلُوكِ بِكَثِيرِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ الْمَشَايِخُ مِنْ الْأَخْلَاقِ وَالْعِبَادَاتِ وَلِهَذَا كَثِيرٌ مِنْ الْعِبَادِ يَأْخُذُونَ مِنْ كَلَامِهِ سُلُوكَهُمْ فَيَنْتَفِعُونَ بِذَلِكَ وَإِنْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ حَقَائِقَهُ وَمَنْ فَهِمَهَا مِنْهُمْ وَوَافَقَهُ فَقَدْ تَبَيَّنَ قَوْلَهُ. (وَأَمَّا) صَاحِبُهُ الصَّدْرُ الرُّومِيُّ فَإِنَّهُ كَانَ مُتَفَلْسِفًا فَهُوَ أَبْعَدُ عَنْ الشَّرِيعَةِ وَالْإِسْلَامِ وَلِهَذَا كَانَ الْفَاجِرُ التِّلِمْسَانِيُّ الْمُلَقَّبُ بِالْعَفِيفِ يَقُولُ: كَانَ شَيْخِي الْقَدِيمُ مُتَرَوِّحَنَا مُتَفَلْسِفًا وَالْآخَرُ فَيْلَسُوفًا مُتَرَوِّحَنَا - يَعْنِي الصَّدْرَ الرُّومِيَّ - فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ أَخَذَ عَنْهُ وَلَمْ يُدْرِكْ ابْنُ عَرَبِيٍّ فِي كِتَابِ مِفْتَاحِ غَيْبِ الْجَمْعِ وَالْوُجُودِ وَغَيْرِهِ يَقُولُ إنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ الْوُجُودُ الْمُطْلَقُ وَالْمُعَيَّنُ كَمَا يُفَرَّقُ بَيْنَ الْحَيَوَانِ الْمُطْلَقِ وَالْحَيَوَانِ الْمُعَيَّنِ وَالْجِسْمِ الْمُطْلَقِ وَالْجِسْمِ الْمُعَيَّنِ؛

وَالْمُطْلَقُ لَا يُوجَدُ إلَّا فِي الْخَارِجِ مُطْلَقًا لَا يُوجَدُ الْمُطْلَقُ إلَّا فِي الْأَعْيَانِ الْخَارِجَةِ. فَحَقِيقَةُ قَوْلِهِ: إنَّهُ لَيْسَ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ وُجُودٌ أَصْلًا وَلَا حَقِيقَةً وَلَا ثُبُوتٌ إلَّا نَفْسُ الْوُجُودِ الْقَائِمِ بِالْمَخْلُوقَاتِ، وَلِهَذَا يَقُولُ هُوَ وَشَيْخُهُ: إنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَرَى أَصْلًا وَأَنَّهُ لَيْسَ لَهُ فِي الْحَقِيقَةِ اسْمٌ وَلَا صِفَةٌ وَيُصَرِّحُونَ بِأَنَّ ذَاتَ الْكَلْبِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ: عَيْنُ وُجُودِهِ -تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُونَ. (وَأَمَّا) الْفَاجِرُ التِّلِمْسَانِيُّ: فَهُوَ أَخْبَثُ الْقَوْمِ وَأَعْمَقُهُمْ فِي الْكُفْرِ، فَإِنَّهُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْوُجُودِ وَالثُّبُوتِ كَمَا يُفَرِّقُ ابْنُ عَرَبِيٍّ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُطْلَقِ وَالْمُعَيَّنِ كَمَا يُفَرِّقُ الرُّومِيُّ وَلَكِنْ عِنْدَهُ مَا ثَمَّ غَيْرٌ وَلَا سِوَى بِوَجْهِ مِنْ الْوُجُوهِ. وَأَنَّ الْعَبْدَ إنَّمَا يَشْهَدُ السِّوَى مَا دَامَ مَحْجُوبًا فَإِذَا انْكَشَفَ حِجَابُهُ رَأَى أَنَّهُ مَا ثَمَّ غَيْرٌ يُبَيِّنُ لَهُ الْأَمْرُ. وَلِهَذَا: كَانَ يَسْتَحِلُّ جَمِيعَ الْمُحَرَّمَاتِ، حَتَّى حَكَى عَنْهُ الثِّقَاتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْبِنْتُ وَالْأُمُّ وَالْأَجْنَبِيَّةُ شَيْءٌ وَاحِدٌ لَيْسَ فِي ذَلِكَ حَرَامٌ عَلَيْنَا وَإِنَّمَا هَؤُلَاءِ الْمَحْجُوبُونَ قَالُوا حَرَامٌ فَقُلْنَا حَرَامٌ عَلَيْكُمْ. وَكَانَ يَقُولُ الْقُرْآنُ كُلُّهُ شِرْكٌ لَيْسَ فِيهِ تَوْحِيدٌ وَإِنَّمَا التَّوْحِيدُ فِي كَلَامِنَا. وَكَانَ يَقُولُ: أَنَا مَا أُمْسِكُ شَرِيعَةً وَاحِدَةً وَإِذَا أَحْسَنَ الْقَوْلَ يَقُولُ: الْقُرْآنُ يُوصِلُ إلَى الْجَنَّةِ وَكَلَامُنَا يُوصِلُ إلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَشَرَحَ الْأَسْمَاءَ الْحُسْنَى عَلَى هَذَا الْأَصْلِ الَّذِي لَهُ. وَلَهُ دِيوَانُ شِعْرٍ قَدْ صَنَعَ فِيهِ أَشْيَاءَ وَشِعْرُهُ فِي صِنَاعَةِ الشِّعْرِ جَيِّدٌ، وَلَكِنَّهُ كَمَا قِيلَ: لَحْمُ خِنْزِيرٍ فِي طَبَقٍ صِينِيٍّ وَصِنْفٌ للنصيرية عَقِيدَةٌ، وَحَقِيقَةُ أَمْرِهِمْ أَنَّ الْحَقَّ بِمَنْزِلَةِ الْبَحْرِ وَأَجْزَاءَ الْمَوْجُودَاتِ بِمَنْزِلَةِ أَمْوَاجِهِ: وَأَمَّا ابْنُ سَبْعِينَ: فَإِنَّهُ فِي الْبَدْوِ وَالْإِحَاطَةِ يَقُولُ أَيْضًا بِوَحْدَةِ الْوُجُودِ وَأَنَّهُ مَا ثَمَّ غَيْرٌ وَكَذَلِكَ ابْنُ الْفَارِضِ فِي آخِرِ نَظْمِ السُّلُوكِ لَكِنْ لَمْ يُصَرِّحْ هَلْ يَقُولُ بِمِثْلِ قَوْلِ التِّلِمْسَانِيِّ أَوْ قَوْلِ الرُّومِيِّ أَوْ قَوْلِ ابْنِ عَرَبِيٍّ؟ وَهُوَ إلَى كَلَامِ التِّلِمْسَانِيِّ أَقْرَبُ لَكِنْ مَا رَأَيْت فِيهِمْ مَنْ كَفَرَ هَذَا الْكُفْرَ الَّذِي مَا كَفَرَهُ أَحَدٌ قَطُّ مِثْلَ التِّلِمْسَانِيِّ. [مجموع الفتاوى: 2/470-473]

ساتواں مسئلہ مراتب وجود کا ہے۔ یہاں ہماری مراد عمودی (vertical) مراتب ہیں کہ

جنہیں وجودیہ، تنزلات بھی کہتے ہیں۔ بعض نے عرضی مراتب بھی بیان کیے ہیں لیکن وہ ہمارا اس وقت موضوع نہیں۔ فلاطینوس [205-270ھ] کے نزدیک یہ مراتب چار ہیں کہ جنہیں اس نے واحد، عقل، نفس اور مادہ کا نام دیا ہے۔ فلاطینوس کے مطابق واحد سے عقل، عقل سے نفس اور نفس سے مادہ کا ظہور ہوا۔ [تاسوعات أفلوطين، فرفوريوس الصوري، تعريب عن الأصل اليوناني للدكتور فريد جبر، مراجعة الدكتور جيرار جهامي والدكتور سميح دغيم، مكتبة لبنان، بيروت، 1997ء، ص 436-437، 457-459؛ الفلسفة اليونانية مقدمات ومذاهب، بيصار، محمد عبد الرحمن، شيخ الأزهر، الدكتور، بيروت، المنشورات العربية، 1973ء، ص 154- 155]؛ المرتبة الأولى:الواحد أو الوجود الأول: وهو لا يشبه شيئاً من الموجودات، يتعذر وصفه بصفات إيجابية، ولكن يمكن وصفه بصفات سلبية، كأن يقال :إنه ليس حركة، وليس في مكان أو زمان وليس صفة، وليس ذاتاً، وغير ذلك من صفات السلوب. وهو واحد من جميع الوجوه، واحد في التصور الذهني، وواحد في الواقع، لا توجد فيه كثرة بأي اعتبار، والتركيب لا يتطرق إليه بأي وجه من الوجوه، لذا فهو بسيط كل البساطة وهو واحد في الذات وحدة مطلقة.ولكونه واحد فلا يقال عنه: عقل ولا معقول، لأننا إذ وصفناه عقلاً يجب أن نتصور في دائرته ومرتبته معقولاً معه. كما لا يوصف بأنه جوهر ولا بأنه عرض لأنهما من الأمور النسبية. وقد وصف أفلوطين الأول بأنه خير لا على أن معنى الخيرية وصف قائم به، بل على معنى أن الخير هو عين ذاته، وذاته وخيريته شيء واحد. ومبالغة أفلوطين في نفي الكثرة عن الأول جعلته يلتزم القول بأن صدور العالم عنه يكون بالطبع، لا بالإرادة، لأن إضافة الإرادة له في نشأة العالم تستلزم مراداً، وهذا يقتضي تكثراً في التصور على الأقل والفرض أنه واحد من كل وجه. إنّه لا يتعين ولا يتنوع لبساطته، ولما كان هو مبدأ الوجود كله فإنّه يحوي كل ما فيه من أشياء بالقوة، دون أن يصير هو واحداً متعيناً، إلا أنه فياض، وعن فيضه يوجد

العقل. فالواحد الأول (الله) ليس خالقاً ولا صانعاً عند أفلوطين، لكن الموجودات تفيض عنه دون أن يعلمها أو يعنى بها، والعالم المادي صادر عن النفس الكلية وهي علة نظامه وحركاته، وغاية الإنسان الفناء في الله على ما يقرب من عقيدة الهنود. المرتبة الثانية: العقل: صدر العقل مباشرة عن الأول وهو في المرتبة الثانية بعده، ووحدة الأول من كل وجه تتكثّر في العقل الآن بالاعتبار، لأنّ مقتضى كونه عقلاً يستلزم معقولا أي يستلزم موضوعاً للتعقل، فهنا اثنينية في التصور حدثت بعد "وحدة"مطلقة كانت للأول. وقد صدر العقل عن الأول لا في وقت وزمن، وصدوره عنه مباشرة لا يقلّل من جوهره ولا يسبّب له ضعفاً ولا نقصاً، وصدوره عن الأول بالطبع لا بالإرادة والاختيار. ولما يوجد بينه وبين الواحد من شبه فإنّ قوته تفيض شيئاً غيره، وهو النفس الكلية. المرتبة الثالثة: النفس الكلية: -وهي في المرتبة التالية للعقل، وهي آخر الموجودات في عالم المجردات عنده، وبها تتحقق الصلة والرابطة بين العالم المحسوس والعالم غير المحسوس أو العالم الإلهي، وهي مشغولة بتأمل الأول (الواحد) كمصدر أو علة لها، وبتدبير الثاني (العقل) كامتداد لتأملها الأول، وتفيض هذه النفس فتصدر عنها نفوس الكواكب ونفوس البشر ونفوس الأجسام. وهي في جملتها لها قوة التدبير والإيجاد فيما تحتها نيابة عن "العقل" فوقها فالعقل موكل عن الأول بدوره في الإيجاد لما تحته والتأثير فيه، ولأنها نائبة فقط في إيجاد هذا العالم المحسوس وتدبيره فرض أفلوطين على هذا العالم الشكر "للعقل" دونها على نعمة الوجود. وأمّا النفس الإنسانية: فإنّها إحدى النفوس الجزئية المنبثقة عن النفس الكلية والموزعة على الكائنات الموجودة فيما أسماه أفلوطين ب "الطبيعة" أي العالم المادي وهذه النفوس الجزئية هي أدنى مراتب العالم الروحاني أو عالم العقل. المرتبة الرابعة: المادة: المادة تأتي في آخر مراتب الوجود، وهي أصل هذا العالم

المشاهد، وهو ما تحت النفس الكلية، ووجوده كشعاع لها فقط، إذ المادة التي هي أصله تحد من الحقيقة فيه، لأنها نقص، بينما العالم المجرد أو العالم المعنوي كله حقائق محضة فهذا العالم ليست له حقيقة ذاتية، وبالتالي ليس له كمال ذاتي، وما فيه من حقيقة أو كمال صورة لعالم المجردات أو شعاع لضوئه. ويرى أفلوطين أنّ وحدة الوجود بين أجزاء العالم ومراتبه المختلفة تتم بالتعقل الذي يرد الكثرة إلى الوحدة، والمتعدد إلى الواحد، وما دامت وحدة العالم تتم بالتأمل والفكر فإن الوجود الحقيقي للأشياء لا يكون شيئاً سوى هذا التأمل. وعلى هذا فإن أفلوطين يقرر بأن الموجود الأدنى "الطبيعة" إنما يحصل على صورة الأعلى (النفس) بتأمله له فيتحد به، وهكذا يكون ما بين النفس والعقل ثم ما بين العقل والواحد المطلق الذي لا

توجد فيه كثرة ما. وهكذا: تتكون من الأول، والعقل، والنفس الكلية، والمادة سلسلة الموجودات كلها عند أفلوطين. وبصدور العقل عن الأول، وصدور النفس الكلية عن العقل، واتصال النفس الكلية بالعالم المحسوس، وصدور المادة التي هي أصل العالم المحسوس عن هذه النفس الكلية يصور أفلوطين وحدة الوجود عنده، كما يصور بها نشأة الكثرة المطلقة عن الواحد من كل وجه. [صالح حسين الرقب، الدكتور، دراسة في الفلسفة اليونانية والإسلامية، المكتبة الشاملة، ص 57-60]

اس موضوع پر فلاطینوس [205-270ء] کے خیالات کو اس کے شاگرد فرفوریوس [234-305ء] نے ''التاسوعات'' (Enneads) کے نام سے مرتب کیا ہے ۔ فلاطینوس کا عربی نام افلوطین (Plotinus)ہے جبکہ فرفریوس کو انگریزی میں پورفیری (Porphyry) کہتے ہیں۔ شیخ ابن عربی کے نزدیک عالم تین ہیں یعنی عالمِ غیب، عالم ِخیال اور عالمِ حس۔ اصل عالم دو ہیں یعنی عالمِ غیب اور عالمِ حس جبکہ عالمِ خیال ان دونوں کے مابین برزخ ہے اور ان دونوں سے زیادہ وسیع ہے۔ اور اسے ہی عالمِ امکان بھی کہتے ہیں کہ گویا کہ امکان، وجودِ

61

مطلق اور عدمِ مطلق کے مابین واسطہ ہے۔ فنقول إن العالم عالمان والحضرة حضرتان وإن كان قد تولد بينهما حضرة ثالثة من مجموعهما فالحضرة الواحدة حضرة الغيب ولها عالم يقال له عالم الغيب والحضرة الثانية هي حضرة الحس والشهادة ويقال لعالمها عالم الشهادة ومدرك هذا العالم بالبصر ومدرك عالم الغيب بالبصيرة والمتولد من اجتماعهما حضرة وعالم فالحضرة حضرة الخيال والعالم عالم الخيال وهو ظهور المعاني في القوالب المحسوسة كالعلم في صورة اللبن والثبات في الدين في صورة القيد والإسلام في صورة العمد والايمان في صورة العروة وجبريل في صورة دحية الكلبي وفي صورة الأعرابي وتمثل لمريم في صورة بشر سوى. [ابن عربي، محي الدين محمد بن علي بن محمد، الفتوحات المكية، طبعة القاهرة، مصر، 3/42]؛ فإن قلت وما عالم الملكوت قلنا عالم المعاني والغيب والارتقاء إليه من عالم الملك. فإن قلت وما عالم الملك قلنا عالم الشهادة والحرف وبينهما عالم البرزخ. فإن قلت وما عالم البرزخ قلنا عالم الخيال ويسميه بعض أهل الطريق عالم الجبروت وهكذا هو عندي۔ [الفتوحات المكية: 2/129]

صدر الدین القونوی [606-673ھ] کا کہنا ہے کہ یہ مراتب پانچ ہیں یعنی عالمِ غیبِ مطلق، عالمِ ارواح/ جبروت، عالمِ انسانِ کامل، عالمِ مثال/ ملکوت اور عالمِ مادہ/ناسوت۔الكتب الإلهيّة الكليّة خمسة على عدد الحضرات الأول الأصليّة. فأوّلها الحضرة الغيبيّة العلميّة النوريّة المحيطة بكّل ما ظهر، ولها المعانى المجرّدة والنسب الأسمائيّة العلميّة. وتقابلها حضرة الظهور والشهادة، ولها ظاهر الوجود الكونى المسّمى بالكتاب الكبير- وسائر التشّخصات الصوريّة. وحضرة الجمع والوجود والإخفاء والإعلان، ولها الوسط، وصاحبها الإنسان وعن يمين هذه الحضرة الوسطى حضرة بينها وبين الغيب المتقدّم، نسبتها إليه أقوى وأتمّ، وكتابها عالم الأرواح واللوح المحفوظ المصون الملحوظ. وعن يسارها حضرة نسبتها إلى الاسم الظاهر

مرتبۃ الشّہادۃ -أقرب، وهي مستوى الصحف المنزلة على الأنبياء والكتب۔ [القونوی صدر الدین محمد، إعجاز البیان فی تفسیر أم القرآن، مرکز انتشارات دفتر تبلیغات إسلامی، مدینة قم، 1381 ه، ص 10-11]۔ داود القیصری [751ھ] کے مطابق "حضرات" یا "تنزلات" پانچ ہیں کہ جنہیں وہ بالترتیب عالمِ غیبِ مطلق، عالمِ جبروت، عالم ملکوت، عالمِ ملک اور عالمِ انسانِ کامل کا نام دیتے ہیں۔ [اعلم أن أول ما تجلّى الحق سبحانه لنفسه، وأظهر فی وجوده الذی هو الهیولی الکلیة المسمّاة بالنفس الرحمانی هو الصورة العقلیة المتشعبة منها صورة النفس الکلیة کما قال-علیه السلام-: «أول ما خلق الله العقل.» ثم تشعب منها صور العقول والنفوس المجردة والطبیعة الأصلیة ثم صور النفوس المنطبعة والهیولی الکلیة التی للأجسام النوریة المثالیة والعنصریة، ثم صورتا العرش والکرسی، ثم صور الأجسام العنصریة السماویة وغیرها. ثم صور المرکبات من المعادن والنباتات والحیوانات إلی أن انتهت الحرکة الوجودیة إلی الإنسان فهو آخر مراتب التنزلات، ثم شرع یترقی ما تنزل فی المراتب الوجودیة منه وفیه، متدرجا سالکا علی المراتب الوجودیة، إلی أن یترقی ویصل إلی المبدا الأول وعلة العلل الذي منه بدء أولا. فأول العوالم فی الوجود الخارجی هو عالم العقول والنفوس المجردة المسماة بعالم الجبروت، ثم عالم المثال المطلق الذي لکل من الموجودات المجردة وغیر المجردة فیه صور مثالیة مدرکة بالحواس الباطنة، ویسمی بعالم الملکوت، ثم عالم الملك الذي هو العرش والکرسی، والسماوات والعناصر، وما یترکب منها. وهذه العوالم الثلاثة صور ما فی العلم الإلهی من الأعیان الثابتة المسماة بالماهیات الممکنة، والحقائق وأمثالها، وهي عالم الغیب المطلق

لاشتماله على غيوب كل ما فى العالم. والإنسان وإن كان من حيث صورته الظاهرة من عالم الملك لكن لجامعيته وكونه مشتملا على كل ما فى العالم الخارجى فهو عالم آخر برأسه، فصارت العوالم الكلية والحضرات

الأصلية خمسا: عالم الأعيان الثابتة وهي عالم الغيب المطلق، وعالم الجبروت، وعالم الملكوت، وعالم الملك، وعالم الإنسان الكامل. وهذا العقل الأول المشار إليه هو الروح المحمدى «صلوات الله وسلامه عليه وآله» كما أشار إليه بقوله: «أول ما خلق الله نوري». وفى رواية «...روحى» وذلك باعتبار اتصاف روحه بالكلية، وارتفاع التقيد الموجب للجزئية الحاكم بينهما بالاثنينيّة. وأما باعتبار التعلق بالصورة البشرية، والهيئة الناسوتية، والمغايرة بينهما كالتغاير بين الكلى وجزئية؛ لا كالتغاير بين الحقيقتين المختلفتين كما ظن المحجوبون ممن لا يعلم الحكمة المتعالية. فإنهم ظنوا أن كلا من العقول المسماة عند الطائفة بالأرواح المجردة حقيقة نوعية مباينة لما سواها، وينحصر نوعها فى شخصها. وهذا الكلام وإن كان له وجه، وهو أن الكلى الحقيقى إذا انضم بصفة كلية يصير نوعا من الأنواع لكن ذلك لا يجعل الحقيقة الكلية مباينة بالكلية عن غيرها الذي هو أفرادها. وإن نسبة الروح الكلى المسمى بالعقل الأول إلى باقى الأرواح الفلكية والحيوانية والإنسانية، عند من انكشف الغطاء عن بصره، وارتفع الحجاب عن بصيرته كنسبة الجنس إلى أنواعه وأشخاصها فلا مباينة بينهما بالكلية. فان قلت: النفوس الناطقة المتعلقة بالأبدان هى المسماة بالأرواح الإنسانية المدبرات لابدانها وهي مباينة بالحقيقة للعقول المجردة. وغاية ما ذكرتم أن العقول المجردة ليست متباينة بالكلية لكون العقل الأول كالجنس لها. قلنا: النفس الكلية التى هذه النفوس الناطقة جزئياتها ليست مباينة بالحقيقة للعقل الكلى المسمى بالروح الكلى، بل المباينة بينهما باعتبار التعلق واللاتعلق والصفتان الخارجتان عن حقيقة الشيء لا يوجبان المغايرة والمباينة بالحقيقة، كما أن الذكورة والأنوثة فى الإنسان وباقى الحيوانات لا توجب أن يكون لكل من موصوفها حقيقة مغايرة للآخر. وفى الحقيقة العقل الأول هو آدم الحقيقى والنفس الكلية هى حوّا

الحقيقية، والعقول والنفوس الناتجة منهما أولادهما لا غير. وآدم أبو البشر وحوا صورتا ما فى عالم العقول والنفوس المجردة المسمى بعالم الجبروت فى عالم الملك والشهادة المطلقة، كما أن لكل ما فى العالمين صورة فى العالم المثالى، كما سنبينه إنشاءالله تعالى. ومن هذا يعلم ان الروح والقلب والنفس المدبرة للبدن الإنسانى شيء واحد يختلف أسماؤها باختلاف صفاته فان

عرفت قدر ما سمعت فقد أوتيت الحكمة «ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا» والله الهادى. [القيصري، داؤد بن محمود، رسائل قيصري، مؤسسة پژهوشى حكمت وفلسفة، إيران، الطبعة الثانية، 1381ه، ص 14-17]

عبد الكريم الجيلى [767-826ھ] نے ان کی تعداد چالیس بیان کی ہے۔ ومراتب الوجود أربعة: عيني وذهني ورقمي ولفظي. [الفتوحات المكية: 8/46؛ الجيلي، عبد الكريم بن إبراهيم، مراتب الوجود وحقيقة كل موجود، مكتبة القاهرة، مصر، 1999ء، ص 15]۔الجیلی کے بیان کردہ مراتب میں غیبِ مطلق، وجودِ مطلق، واحدیت، ظہورِ صرف، وجود ساری، ربوبیت، مالکیت، اسماء وصفاتِ نفسیہ، حضرت اسماءِ جلالیہ، حضرت اسماءِ جمالیہ، حضرت اسماءِ فعلیہ، عالمِ امکان، عقلِ اول، روحِ اعظم، عرش، کرسی، عالمِ ارواحِ علوی، طبیعتِ مجردہ، ہیولی، ہباء، جوہرِ فرد، مرکبات، فلکِ اطلس، فلکِ جوزاء، فلکِ افلاک، سماءِ زحل، سماءِ مشتری، سماءِ مریخ، سماءِ شمس، سماءِ زہرہ، سماءِ عطارد، سماءِ قمر، فلکِ اثیر، فلکِ ماثور، فلکِ مستاثر، فلکِ متاثر، معدن، نباتات، حیوان اور انسان ہیں۔ الجیلی نے ان مراتب کو تنزلات بھی کہا ہے اور یہ بات درست ہے کہ وجود یہ کے نزدیک حضرات اور مراتب ایک پہلو سے تنزلات ہی ہیں۔ [مراتب الوجود وحقيقة كل موجود: ص 15-53]

ملا عبد الرحمن جامی [817-898ھ] کے نزدیک یہ مراتب تین ہیں یعنی احدیت، واحدیت اورربوبیت۔ فإن حقيقة الذات غير مضبوط لأنها من حيث هي كذلك لا وصف له، ولا اسم، ولا رسم فهي في العماء كما جاء في الحديث إذ لا يمكن

معرفتها بوجه من الوجوه ما لم تتعين بصفة وأول التعيينات علمها بذاتها فهذه الصفة تنزلها من الحضرة الأحدية الذاتية التي لا نعت لها إلى الحضرة الواحدية والصفات وتسمى الحضرة الإلهية...فحضرة الربوبية متأخرة على الحضرة الإلهية تأخرها مثل تأخرها عن حضرة الذات. [الجامي، الملا عبد الرحمن، رسالة وحدة الوجود [رسائل صوفية مخطوطة]، تحقيق سعيد عبد الفتاح، دار الكتب العلمية، 2007ء، ص 425-426]؛ وإذا تحققت يا أيها السالك بتحقيق وحدة الوجود على التفصيل المذكور في الحضرات الثلاث: الأحدية، والواحدية، والربوبية. [رسالة وحدة الوجود: ص 430]

مراتب وجود کی اس تقسیم کی کوئی عقلی ونقلی دلیل موجود نہیں ہے بلکہ جو کچھ وجودیہ کا کشف ہے، اس میں بھی ان کا بہت کچھ اختلاف منقول ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ "تنزلات ستہ" یا "مراتب سبعہ" جس طرح وجودی مکتبِ فکر میں آج عام ہیں، ہمیں ان کا سراغ بھی شیخ ابن عربی کے ہاں نہیں ملتا۔ پچھلے کچھ عرصہ میں وجود باری تعالی کے بارے ابن عربی، صدر الدین قونوی، ابن سبعین، ابن الفارض، تلمسانی، داود قیصری، عبد الکریم الجیلی، ملا عبد الرحمن الجامی اور عبد الغنی النابلسی وغیرہ کی کتب اور رسائل کے مطالعہ کا موقع ملا ہے۔ ہماری عاجزانہ رائے میں وحدت الوجود کے موید معاصر محققین کا اس مکتب فکر پر بہت بڑا احسان ہو گا کہ اگر ایک مقالہ تاویل اس بات پر تیار کر دیں کہ یہ سبھی ایک ہی بات کر رہے ہیں۔ امرِ واقعی میں مراتب وجود چار ہیں جیسا کہ ان کی طرف قرآن مجید کی پہلی وحی میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور یہ مراتب خارجی، ذہنی، رسمی اور لفظی وجود کے ہیں۔ [مجموع الفتاوی: 2/469-470]

چھٹا مسئلہ "معدوم" کے حالتِ عدم میں "ثبوت" کا ہے۔ وجودیہ کا معتزلہ اور روافض کی طرح دعوی ہے کہ معدوم کی حالتِ عدم میں بھی حقیقت، ماہیت، عین اور ذات "ثابت" ہوتی ہے جبکہ وہ وجود کی صفت سے متصف نہ بھی ہو۔ معدومات ازلی ہیں اور ان کا مصدر "وجود مطلق" یعنی واجب الوجود نہیں بلکہ "عدمِ مطلق" ہے جو کہ شر محض ہے۔ الولاية البشرية قوله تعالى إِنْ تَنْصُرُوا الله وقوله أمرا كُونُوا أَنْصارَ الله فعلمنا أنه لو لم

يكن ثم مقابل لوجود الحق ولوجوب وجوده يطلبنا ذلك المقابل بالنصر لنكون في قبضته وملكه على وجود الحق ما قال الله لنا كُونُوا أَنْصارَ الله على هذا المقابل المنازع وهذه تعرف بالمقابلة المعقولة ولما كان الحق تعالى له صفة الوجود وصفة وجوب الوجود النفسي وكان المقابل يقال له العدم المطلق وله صفة يسمى بها المحال فلا يقبل الوجود أبدا لهذه الصفة فلا حظ له في الوجود كما لا حظ للوجوب الوجود النفسي في العدم ولما كان الأمر هكذا كنا نحن في مرتبة الوسط نقبل الوجود لذاتنا ونقبل العدم لذاتنا ونحن لما نقبل عليه فيحكم فينا بما يعطيه حقيقته ونكون ملكا له ويظهر سلطانه فينا فصار العدم المحال يطلبنا أن نكون ملكا له وصار الحق الواجب الوجود لنفسه يطلبنا لنكون ملكه ويظهر فينا سلطانه ونحن على حقيقة نقبل بها الوصفين ونحن إلى العدم أقرب نسبة منا إلى الوجود فإنا معدومون ولكن غير موصوفين بالمحال لكن نعتنا في ذلك العدم الإمكان وهو أنه ليس في قوتنا أن ندفع عن نفوسنا الوجود ولا العدم لكن لنا أعيان ثابتة متميزة عليها يقع الخطاب من الطرفين فيقول العدم لنا كونوا على ما أنتم عليه من العدم لأنه ليس لكم أن تكونوا في مرتبتي ويقول الحق لكل عين من أعيان الممكنات كن فيأمره بالوجود فيقول الممكن نحن في العدم قد عرفناه وذقناه وقد جاءنا أمر الواجب الوجود

بالوجود وما نعرفه وما لنا فيه قدم فتعالوا ننصره على هذا المحال العدمي لنعلم ما هذا الوجود ذوقا فكانوا عند قوله كن فلما حصلوا في قبضته لم يرجعوا بعد ذلك إلى العدم أصلا لحلاوة لذة الوجود وحمدوا رأيهم ورأوا بركة نصرهم الله على العدم المحال. [الفتوحات المكية: 2/248]؛ إنما هو بما حصل في الوجود لا بالنظر الآخر المنسوب إلى جانب الحق ثم أصل هذا الأمر كله إنما هو من جانب وجود واجب الوجود لذاته وهو الخير المحض الذي لا شر فيه ومن جانب العدم المطلق الذي في مقابلة الوجود

المطلق وهذا العدم هو الشر المحض الذي لا خير فيه فما ظهر من شر في العالم فهذا أصله لأنه عدم الكمال أو عدم الملاءمة أو عدم حصول الغرض فهي نسب وما ظهر من خير فالوجود المطلق فاعله ولذلك قال قُلْ كُلٌّ من عِنْدِ الله وما هو موصوف بأنه عندك فليس هو عينك والإعدام والإيجاد بين إرادته سبحانه وقدرته ولهذا قلنا إن الخير فعل الحق ولم نقل في الشر فعلا وإنما قلنا إن ذلك العدم المطلق أصله. [الفتوحات المكية: 2/576]؛ والعجب من الأشاعرة كيف تنكر على من يقول إن المعدوم شيء في حال عدمه وله عين ثابتة ثم يطرأ على تلك العين الوجود وهي تثبت الأحوال اللهم منكر الأحوال لا يتمكن له هذا ثم إن هذا البرزخ الذي هوالممكن بين الوجود والعدم سبب نسبة الثبوت إليه مع نسبة العدم هو مقابلته للأمرين بذاته وذلك أن العدم المطلق قام للوجود المطلق كالمرآة فرأى الوجود فيه صورته فكانت تلك الصورة عين الممكن فلهذا كان للممكن عين ثابتة وشيئية في حال عدمه ولهذا خرج على صورة الوجود المطلق ولهذا أيضا اتصف بعدم التناهي فقيل فيه إنه لا يتناهى وكان أيضا الوجود المطلق كالمرآة للعدم المطلق فرأى العدم المطلق في مرآة الحق نفسه فكانت صورته التي رأى في هذه المرآة هو عين العدم الذي اتصف به هذا الممكن وهو موصوف بأنه لا يتناهى كما إن العدم المطلق لا يتناهى فاتصف الممكن بأنه معدوم فهو كالصورة الظاهرة بين الرائي والمرآة لا هي عين الرائي ولا غيره فالممكن ما هو من حيث ثبوته عين الحق ولا غيره ولا هو من حيث عدمه عين المحال ولا غيره فكأنه أمر إضافي ولهذا نزعت طائفة إلى نفي الممكن وقالت ما ثم إلا واجب أو محال ولم يتعقل لها الإمكان فالممكنات على ما قررناه أعيان ثابتة من تجلي الحق معدومة من تجلي العدم ومن هذه الحضرة علم الحق نفسه فعلم العالم وعلمه له بنفسه أزلا فإن التجلي أزلا وتعلق علمه بالعالم أزلا على ما يكون العالم

عليه أبدا مما ليس حاله الوجود لا يزيد الحق به علما ولا يستفيد ولا رؤية تعالى الله عن الزيادة في نفسه والاستفادة. [الفتوحات المكية: 3/47-48]؛ وَهَذَا مُرَكَّبٌ مِنْ أَصْلَيْنِ: أَحَدُهُمَا: أَنَّ الْمَعْدُومَ شَيْءٌ ثَابِتٌ فِي الْعَدَمِ -كَمَا يَقُولُهُ كَثِيرٌ مِنْ الْمُعْتَزِلَةِ وَالرَّافِضَةِ -وَهُوَ مَذْهَبٌ بَاطِلٌ بِالْعَقْلِ الْمُوَافِقِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ. وَكَثِيرٌ مِنْ مُتَكَلِّمَةِ أَهْلِ الْإِثْبَاتِ -كَالْقَاضِي أَبِي بَكْرٍ -كَفَّرَ مَنْ يَقُولُ بِهَذَا. وَإِنَّمَا غَلِطَ هَؤُلَاءِ مِنْ حَيْثُ لَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ عِلْمِ اللَّهِ بِالْأَشْيَاءِ قَبْلَ كَوْنِهَا - وَأَنَّهَا مُثْبَتَةٌ عِنْدَهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ - وَبَيْنَ ثُبُوتِهَا فِي الْخَارِجِ عَنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ مَذْهَبَ الْمُسْلِمِينَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى كَتَبَ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهَا فَيُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْوُجُودِ الْعِلْمِيِّ وَبَيْنَ الْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ الْخَارِجِيِّ. وَلِهَذَا كَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةُ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} {خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ} {اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ} {الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ} {عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} فَذَكَرَ الْمَرَاتِبَ الْأَرْبَعَ: وَهِيَ الْوُجُودُ الْعَيْنِيُّ الَّذِي خَلَقَهُ وَالْوُجُودُ الرَّسْمِيُّ الْمُطَابِقُ لِلَّفْظِيِّ الدَّالُّ عَلَى الْعِلْمِيِّ وَبَيَّنَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَلِمَهُ. وَلِهَذَا ذَكَرَ التَّعْلِيمَ بِالْقَلَمِ فَإِنَّهُ مُسْتَلْزِمٌ لِلْمَرَاتِبِ الثَّلَاثَةِ. وَهَذَا الْقَوْلُ -أَعْنِي قَوْلَ مَنْ يَقُولُ: إنَّ الْمَعْدُومَ شَيْءٌ ثَابِتٌ فِي نَفْسِهِ خَارِجٌ عَنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى -وَإِنْ كَانَ بَاطِلًا وَدَلَالَتُهُ وَاضِحَةٌ لَكِنَّهُ قَدْ ابْتُدِعَ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ نَحْوِ أَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ وَابْنُ عَرَبِيٍّ وَافَقَ أَصْحَابَهُ وَهُوَ أَحَدُ أَصْلَيْ مَذْهَبِهِ الَّذِي فِي الْفُصُوصِ[مجموع الفتاوى: 2/469-470]

"وجودِ مطلق" اور "عدم۔مطلق" کو قطبین قرار دیتے ہوئے، ان کے مابین "برزخ/ممکن" کو واسطہ قرار دینا وغیرہ لایعنی ابحاث ہیں۔ فإن قلت وما عالم الملكوت قلنا عالم المعاني والغيب والارتقاء إليه من عالم الملك. فإن قلت وما عالم الملك قلنا عالم الشهادة والحرف وبينهما عالم البرزخ. فإن قلت وما عالم البرزخ قلنا عالم الخيال ويسميه بعض أهل الطريق عالم الجبروت وهكذا هو عندي۔ [الفتوحات المكية: 2/129]

کبار محدثین اور فقہائے کرام کا مزاج ایسی فلسفیانہ موشگافیوں کو اس لیے لایعنی نہیں کہہ رہا کہ وہ ذہنی پسماندگی کا شکار ہے بلکہ اس لیے کہ فطرت سلیمہ کا تقاضا یہی ہے۔ اور یہ مزاج کا تنوع ہے نہ کہ ذہنی سطح میں اختلاف۔ کتاب وسنت سے مناسبت اور ملازمت کی بنا پر جو مزاج سلیم پروان چڑھتا ہے، وہ بعض اوقات بڑا دماغ ہونے کے باوصف ایسی چیزوں کو ہضم نہیں کر پاتا کہ جو محض ذہنی عیاشی کی قبیل سے ہوں۔ شیخ ابن عربی سے لے کر نابلسی تک وحدت الوجود کے مکتبہ فکر کے ہر دوسرے علامہ نے وحدت الوجود کا انکار کرنے والوں کو ذہنی پسماندگی کا طعنہ دیا

ہے جبکہ معاملہ اس کے برعکس بھی ہوتا ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ وغیرہ جیسے ائمہ کے وجودیہ سے مناظرات اس بات کی دلیل ہیں کہ وجودیہ کے حذاق (ingenious) کی ایک جماعت کے ہاں بھی وحدت الوجود کا نظریہ حافظے کے کاٹھ کباڑ سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

یہ بات درست ہے کہ فلسفی، وجودی، محدث اور فقیہ میں سے ہر ایک کا میدان فرق ہے اور ہر ایک نے اپنے میدان میں زندگی گزاری ہے، اس لیے ممکن ہے کہ ایک کو فوری طور دوسرے کی بات سمجھ نہ آئے۔ باکسر اگر پہلوان پر یہ طعن کرے کہ وہ تو نرا گوشت کا پہاڑ ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا پہلوان سے اکھاڑے میں کبھی سامنا نہیں ہوا۔ حدیث کے مطابق لوگ مختلف مزاجوں پر پیدا کیے جاتے ہیں اور یہ مزاج ہی دراصل ان کی آزمائش اور امتحان ہوتے ہیں۔ فلسفیانہ مزاج پروردگار کی طرف سے نعمت سے زیادہ آزمائش معلوم ہوتا ہے۔

آٹھواں مسئلہ وجود کے بارے علم کے مصدر کا ہے۔ وجودیہ کے ہاں وجود کے بارے علم کا ماخذ ان کا کشف ہے کہ وہ یہ مانتے ہیں کہ کتاب وسنت میں اس بارے تفصیلی رہنمائی اس طرح موجود نہیں ہے جیسے وہ بیان کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا ہے کہ منقولات کے علاوہ معقولات سے بھی ان کے نقطہ نظر کی بنیادوں کی تصدیق ممکن نہیں ہے اور اس سب کچھ کی بنیاد ان کا کشف ہی ہے۔فالأمر الإلهي يساوق الخلق الإيجادي في الوجود فعين قول كُنْ عين قبول الكائن للتكوين فَيَكُونُ فالفاء في قوله فَيَكُونُ

70

جواب أمره كُنْ وهي فاء التعقيب وليس الجواب والتعقيب إلا في الرتبة كما يتوهم في الحق أنه لا يقول للشيء كن إلا إذا أراده ورأيت الموجودات يتأخر وجود بعضها عن بعض وكل موجود منها لا بد أن يكون مرادا بالوجود ولا يتكون إلا بالقول الإلهي على جهة الأمر فيتوهم الإنسان أو ذو القوة الوهمية أو أمر كثيرة لكل شيء كائن أمر إلهي لم يقله الحق إلا عند إرادته تكوين ذلك الشيء فبهذا الوهم عينه يتقدم الأمر الإيجاد أي الوجود لأن الخطاب الإلهي على لسان الرسول اقتضى ذلك فلا بد من تصوره وإن كان الدليل العقلي لا يتصوره ولا يقول به ولكن الوهم يحضره ويصوره كما يصور المحال ويتوهمه صورة وجودية وإن كانت لا تقع في الوجود الحسي أبدا ولكن لها وقوع في الوهم وكذا هي مفصلة في الثبوت الإمكانى فإن قوة الخيال ما عندها محال أصلا ولا تعرفه فلها إطلاق التصرف في الواجب الوجود والمحال وكل هذا عندها قابل بالذات إمكان التصور وهذه القوة وإن كان لها هذا الحكم فيمن خلقها فهي مخلوقة وهذا الحكم لها وصف ذاتي

نفسي لا يكون لها وجود عين فيمن خلقت فيه إلا ولها هذا الحكم فإنه عين نفسها وما حازها إلا هذا النشء الإنساني وبها يرتب الإنسان الأعيان الثبوتية في حال عدمها كأنها موجودة وكذلك هي لأن لها وجودا متخيلا في الخيال ولذلك الوجود الخيالي يقول الحق له كن في الوجود العيني فيكون السامع هذا الأمر الإلهي وجودا عينيا يدركه الحس أي يتعلق به في الوجود المحسوس الحس كما تعلق به الخيال في الوجود الخيالي وهنا حارت الألباب هل الموصوف بالوجود المدرك بهذه الإدراكات العين الثابتة انتقلت من حال العدم إلى حال الوجود أو حكمها تعلق تعلقا ظهوريا بعين الوجود الحق تعلق صورة المرئي في المرآة وهي في حال عدمها كما هي ثابتة منعوتة بتلك الصفة فتدرك أعيان الممكنات بعضها بعضا في عين مرآة وجود الحق والأعيان الثابتة على ترتيبها الواقع عندنا في

الإدراك هي على ما هي عليه من العدم أو يكون الحق الوجودي ظاهرا في تلك الأعيان وهي له مظاهر فيدرك بعضها بعضا عند ظهور الحق فيها فيقال قد استفادت الوجود وليس إلا ظهور الحق وهو أقرب إلى ما هو الأمر عليه من وجه والآخر أقرب من وجه آخر وهو أن يكون الحق محل ظهور أحكام الممكنات غير أنها في الحكمين معدومة العين ثابتة في حضرة الثبوت ويكشف المكاشف هذين الوجهين وهو الكشف الكامل وبعضهم لا يكشف من ذلك إلا الوجه الواحد كان ما كان فنطق صاحب كل كشف بحسب ما كشف وليس هذا الحكم إلا لأهل هذا الطريق وأما غيرهم فإنهم على قسمين طائفة تقول لا عين لممكن في حال العدم وإنما يكون له عين إذا أوجده الحق وهم الأشاعرة ومن قال بقولهم وطائفة تقول إن لها أعيانا ثبوتية هي التي توجد بعد أن لم تكن وما لا يمكن وجوده كالمحال فلا عين له ثابتة وهم المعتزلة والمحققون من أهل الله يثبتون بثبوت الأشياء أعيانا ثابتة ولها أحكام ثبوتية أيضا بها يظهر كل واحد منها في الوجود على حد ما قلناه من أن تكون مظهرا أو يكون له الحكم في عين الوجود الحق فهذا يعطيه حضرة الخلق والأمر أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ كما له الْأَمْرُ من قَبْلُ ومن بَعْدُ واللهُ يَقُولُ الْحَقَّ وهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ۔[الفتوحات المكية: 4/210-211]

وجود کے بارے اعیان، مراتب، حضرات، تنزلات وغیرہ مبادیات پر مبنی اس بحث کو حق مان لینے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ کسی نبی یا رسول کو وہ معرفت حاصل نہ تھی جو فلاطینوس، شنکر اچاریہ [788-820ء] اور شیخ ابن عربی کو حاصل ہوئی۔ تینوں نے خدا کے وجود کے بارے معمولی فرق کے ساتھ ایک ہی تصور پیش کیا ہے۔ فلاطینوس عیسائی صوفی، شنکر اچاریہ ہندو صوفی جبکہ ابن عربی مسلم صوفی تھا اور تینوں ہی زاہد و راہب تھے۔

نواں مسئلہ وجود کے علم کا ہے۔ آگ کا خارجی وجود ہی اس کی ماہیت ہے۔ صورتِ ذہنی اور خارجی حقیقت دونوں پر ماہیت کے لفظ کا اطلاق درست ہے اگرچہ خارجی حقیقت کے فعلی

اثرات ذہن میں منتقل نہیں ہوتے۔ نظریہ ارتقاء (Theory of Evolution) اور وحدت الوجود (Theory of the Unity of Being) ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ کلاسیکل فلاسفی اور ماڈرن سائنس میں "وجود" کی بحث میں ایک تو قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں میں ایک سلسلہ مراتب (hierarchy) قائم کیا جاتا ہے۔ اور دوسری قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں میں حرکت عمودی ہے، اگرچہ بعض وجودیہ نے اسے دائروی بھی قرار دیا ہے لیکن اس کےباوجود اس کی اصل ان کے ہاں بھی عمودی نزولی (downward) ہی رہتی ہے اور اس کے دائروی ہونے پر اصرار "دائرے" کی اصل سے ناواقفیت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ ارتقاء میں یہ حرکت، صعودی (upward) ہے کہ حاضر سے غیب کی جانب سفر کیا گیا اور اسے سائنسی طریقہ قرار دیا گیا اور اس کا نتیجہ خدا کے انکار کی صورت میں سائنسی تحقیق کے نام سے ہمارے ہاتھوں میں تھمانے کی ناکام کوشش کی گئی ۔ ارتقاء پسند دہریوں نے عالمِ غیب میں صرف قوانینِ فطرت (laws of nature) کا اقرار کیا ہے اور انہی اندھے بہرے قوانین کو ہی اس کائنات کا خالق حقیقی بھی قرار دیا ہے۔ ارتقاء کی تھیوری پر ایمان رکھنے والوں کی دلیل کی ساخت کا اگر منصفانہ تجزیہ کیا جائے تو یہ اپنی اصل میں سائنسی کی بجائے عقائدی (dogmatic) اپروچ کی حامل ہے کہ جس پر ہم آگے چل کر گفتگو کریں گے۔

وجودیہ کے ہاں حرکت، نزولی(downward) ہے اور انہوں نے غیب سے حاضر تک کا سفر کیا ہے اور مخلوق کے انکار کو کبھی عقل اور کبھی کشف کے نام سے مسلمانوں کے عقائد کی فہرست میں داخل کرنے کی ناکام کوشش کی ۔ بعض نے اسے فلسفیانہ اور بعض نے کشفی طریق کار قرار دیا حالانکہ اس طریق کار کا منصفانہ جائزہ یہ بتلاتا ہے کہ یہ نہ تو فلسفیانہ اپروچ ہے کہ اس میں مذہبی اثر واضح طور موجود ہے اور نہ ہی کشفی کہ ان کا کشف آپس میں بھی نہ صرف مختلف فیہ ہے بلکہ ایک دوسرے کے انکار کی بنیاد پر کھڑا ہے۔ امر واقعہ میں یہ اپروچ اپنی ساخت میں سوفسطائی (sophistic) ہے۔ ارتقاء کے نظریے کو منضبط صورت میں پیش کرنے والا بھی عیسائی پادری تھا اور وحدت الوجود کے نظریے کو مرتب کرنے والا بھی عیسائی

صوفی تھا۔ ڈارون، پادریوں اور علماء میں ارتقاء کی تھیوری اور اس کی متعدد تفاسیر (versions) کی مقبولیت کا باعث بنا تو فلاطینوس، صوفیوں اور زاہدوں میں وحدت الوجود پر ایمان کا ذریعہ ٹھہرا۔ جس قدر ارتقاء پسند دہریے غیب پر ایمان لاتے ہیں، وجودیہ اسی قدر حاضر کو مانتے ہیں۔ ارتقائیت حاضر میں ہی رہی، غیب کی معرفت حاصل نہ کر سکی اور وجودیت غیب میں رہی، حاضر کا مشاہدہ نہ کر سکی اور عدل ان دونوں انتہاؤں کے مابین ہے کہ خالق اور مخلوق دونوں کا وجود "حق" ہے۔ ارتقائیت اور وجودیت کی مثال قطبین (poles) کی سی ہے کہ اپنی ذات میں تو ایک انتہاء ہیں لیکن نقطہ عدل کو سمجھنے میں ان کی اہمیت مسلم ہے۔

فلاسفہ، متکلمین اور وجودیہ نے ان سوالات کے جواب دینے کی عقلی کاوشوں میں امت مسلمہ پر وہ بوجھ لادنے کی کوشش کی ہے کہ جن کے اتارنے کی دعا ہمیں سکھائی گئی تھی۔ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا ۟ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۟ وَ ارۡحَمۡنَا ﴿ 286 ﴾ البقرۃ]۔ وجود اور علم پر یہ بحث اس احساس کے ساتھ کی جا سکتی ہے کہ یہ ایسا گناہ ہے کہ جس کی توبہ بعد میں کر لی جائے۔ اقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡهُ اَرۡضًا يَّخۡلُ لَكُمۡ وَجۡهُ اَبِيۡكُمۡ وَ تَكُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا صٰلِحِيۡنَ ﴿ ۹ ﴾ یوسف]

[3]فلاسفہ کا کہنا ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ وجود اور علم کی تعریف ہے۔ "وجود کیا ہے؟" اور "علم کیا ہے؟" یہی سب سے بڑے دو سوالات ہیں۔ کلاسیکل فلاسفی میں "وجود کیا ہے؟" کے سوال کو اہمیت حاصل رہی ہے جبکہ ماڈرن فلاسفی میں "علم کیا ہے؟" کا سوال مرکزیت رکھتا ہے۔ فلاسفہ کا یہ دعوی اس اعتبار سے تو درست ہو سکتا ہے کہ علم فلسفہ کی روایت میں تربیت یافتہ فلسفیوں کے ہاں انسانی زندگی کے اہم تر سوالات یہی طے پائے ہیں لیکن عام انسانوں کی زندگی، فطرت انسانی اور آسمانی شرائع میں سب سے اہم اور بڑا سوال "حق کیا ہے؟" کا رہا ہے۔ شریعت اسلامیہ "حق کیا ہے؟" کے سوال کا جواب ہے یا "وجود کیا ہے؟" کے سوال کا یا "علم کیا ہے؟" کے سوال کا؟ اس میں کسی مسلمان کو کیا شبہہ ہو سکتا ہے کہ شریعت اسلامیہ کل کی کل "حق کیا ہے؟" کے سوال کا جواب ہے۔ پروردگار نے اپنے بندوں

کے لیے اسی سوال کو سب سے اہم سمجھا اور اسی سوال کے تفصیلی جواب کے لیے انبیاء اور کتابوں کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ الۡبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِيُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿ ٦٢ ﴾ [الحج]؛ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَا ذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ﴿ ٣٢ ﴾ [یونس]؛ وَ لَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿ ۷۱ ﴾ [المؤمنون]؛ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿ ۲۲ ﴾ [الجاثیۃ]؛ وَ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ ہُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿ ۳۱ ﴾ [فاطر]؛بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ اَمۡرٍ مَّرِیۡجٍ ﴿ ۵ ﴾ [ق]؛ سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿ ۵۳ ﴾ [فصلت]؛ وَ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ ؕ اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡئًا ﴿۲۸﴾ ﴿ ۲۸ ﴾ [النجم]؛ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ۙ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿ ۳۳ ﴾ [التوبۃ]؛وَ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّحِقَّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ یَقۡطَعَ دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۙ﴿ ۷ ﴾ لِیُحِقَّ الۡحَقَّ وَ یُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ﴿ ۸ ﴾ [الأنفال]؛ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذۡہَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ ﴿ ۱۷ ﴾ [الرعد]؛وَ اقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا ہِیَ شَاخِصَۃٌ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ یٰوَیۡلَنَا قَدۡ کُنَّا فِیۡ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ ہٰذَا بَلۡ کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿ ۹۷ ﴾ [الأنبیاء]؛ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ﴿ ۳۹ ﴾ [النبأ]؛ وَ الۡوَزۡنُ یَوۡمَئِذِۨ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿ ۸ ﴾ [الأعراف]؛قَالَ فَالۡحَقُّ ۟ وَ الۡحَقَّ اَقُوۡلُ ﴿۸۴﴾ ﴿ ۸۴ ﴾ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَہَنَّمَ مِنۡکَ وَ مِمَّنۡ تَبِعَکَ مِنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ ۸۵ ﴾ [ص]؛ وَ اَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا وَ وُضِعَ الۡکِتٰبُ وَ جِایۡٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیۡنَہُمۡ بِالۡحَقِّ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿ ۶۹ ﴾ [الزمر]؛عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ:

اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ،

أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. [محمد بن إسماعيل البخاري، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، دار طوق النجاة، بيروت، الطبعة الأولى، 1422ھ، 8/70]

"حق" کا لفظ کتاب وسنت میں خالق، مخلوق، قرآن مجید، اسلام، رسول، عدل، توحید، صدق، آخرت، جنت، جہنم، واجب، مال، اولیت، حصہ، اعتقاد صحیح اور باطل کے متضاد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ [مقاتل بن سلیمان بن بشیر الأزدي البلخي (المتوفى: 150ھ)، الوجوه والنظائر في القرآن العظيم، مركز جمعة الماجد للثقافة والتراث، دبي، 2006ء، 182-185] اور ان سب معانی کی اصل "موافقت" اور "مطابقت" یا "مضبوطی" اور "صحت" ہے۔ امام راغب متوفی 502ھ اور امام ابن فارس متوفی 395ھ لغت کے دو بہت بڑے امام ہیں۔ دونوں کے منہج میں فرق یہ ہے کہ امام راغب رحمہ اللہ ایک ہی لفظ کے متعدد معانی کی ایک ہی اصل تلاش کرتے ہیں اور متنوع معانی کو اس اصل سے جوڑکر دکھا دیتے ہیں جبکہ امام ابن فارس رحمہ اللہ اس کو تکلف سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک ایک ہی لفظ کے اصل معانی ایک سے زائد ہو سکتے ہیں اور انہوں نے اپنی لغت کو اسی منہج کے مطابق مرتب کیا ہے لیکن

لفظ "حق" کی اصل انہوں نے بھی ایک ہی قرار دی ہے۔ (حَقَّ) الْحَاءُ وَالْقَافُ أَصْلٌ وَاحِدٌ، وَهُوَ يَدُلُّ عَلَى إِحْكَامِ الشَّيْءِ وَصِحَّتِهِ. فَالْحَقُّ نَقِيضُ الْبَاطِلِ، ثُمَّ يَرْجِعُ كُلُّ فَرْعٍ إِلَيْهِ بِجَوْدَةِ الِاسْتِخْرَاجِ وَحُسْنِ التَّأْفِيقِ وَيُقَالُ حَقَّ الشَّيْءُ وَجَبَ...وَيُقَالُ حَاقَّ فُلَانٌ فُلَانًا، إِذَا ادَّعَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، فَإِذَا غَلَبَهُ عَلَى الْحَقِّ قِيلَ حَقَّهُ وَأَحَقَّهُ. وَاحْتَقَّ النَّاسُ مِنَ الدَّيْنِ، إِذَا ادَّعَى كُلُّ وَاحِدٍ الْحَقَّ...وَيُقَالُ ثَوْبٌ مُحَقَّقٌ، إِذَا كَانَ مُحْكَمَ النَّسْجِ...وَالْحِقَّةُ مِنْ أَوْلَادِ الْإِبِلِ: مَا اسْتَحَقَّ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ...وَالْأَحَقُّ مِنَ الْخَيْلِ: الَّذِي لَا يَعْرَقُ; وَهُوَ مِنَ الْبَابِ; لِأَنَّ ذَلِكَ يَكُونُ لِصَلَابَتِهِ وَقُوَّتِهِ وَإِحْكَامِهِ...وَالْحَاقَّةُ:

الْقِيَامَةُ; لِأَنَّهَا تَحِقُّ بِكُلِّ شَيْءٍ...وَيُقَالُ حَقَقْتُ الْأَمْرَ وَأَحْقَقْتُهُ، أَيْ كُنْتُ عَلَى يَقِينٍ مِنْهُ. [أحمد بن فارس بن زكرياء القزويني الرازي، (المتوفى: 395هـ)، معجم مقاييس اللغة، دار الفكر، 1399هـ - 1979م، 2/15-19]؛ أصل الحَقّ: المطابقة والموافقة ... والحقّ يقال على أوجه:الأول: يقال لموجد الشيء بسبب ما تقتضيه الحكمة، ولهذا قيل في الله تعالى: هو الحقّ، قال الله تعالى:وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلاهُمُ الْحَقِّ ... والثاني: يقال للموجد بحسب مقتضى الحكمة، ولهذا يقال: فعل الله تعالى كلّه حق۔ وقال تعالى: هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِياءً وَالْقَمَرَ نُوراً [يونس/ 5]، إلى قوله: ما خَلَقَ اللَّهُ ذلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ [يونس/ 5]... والثالث: في الاعتقاد للشيء المطابق لما عليه ذلك الشيء في نفسه...قال الله تعالى: فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ [البقرة/ 213] ... والرابع: للفعل والقول بحسب ما يجب وبقدر ما يجب، وفي الوقت الذي يجب ... قال تعالى: كَذلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ [يونس/ 33]، وحَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ [السجدة/ 13]، وقوله عزّ وجلّ: وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْواءَهُمْ [المؤمنون/ 71]، يصح أن يكون المراد به الله تعالى، ويصحّ أن يراد به الحكم الذي هو بحسب مقتضى الحكمة ... وقوله: الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ [الحاقة/ 1]، إشارة إلى القيامة ... لأنه يحقّ فيه الجزاء ... ويستعمل استعمال الواجب واللازم والجائز نحو: كانَ حَقًّا عَلَيْنا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ [الروم/ 47] ... حَقِيقٌ عَلى أَنْ لا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَ [الأعراف/ 105]، قيل معناه: جدير، وقرئ: حَقِيقٌ عَلَى قيل: واجب ... والحقيقة تستعمل تارة في الشيء الذي له ثبات ووجود، كقوله صلّى الله عليه وسلم لحارث: «لكلّ حقّ حقيقة، فما حقيقة إيمانك؟»، أي: ما الذي ينبئ عن كون ما تدّعيه حقّا؟ وفلان يحمي حقيقته، أي: ما يحقّ عليه أن يحمى. وتارة تستعمل في الاعتقاد كما تقدّم، وتارة في العمل وفي

القول، فيقال: فلان لفعله حقيقة: إذا لم يكن مرائيا فيه، ولقوله حقيقة: إذا لم يكن مترخّصا ومتزيدا، ويستعمل في ضدّه المتجوّز والمتوسّع

والمتفسّح، وقيل: الدنيا باطل، والآخرة حقيقة، تنبيها على زوال هذه وبقاء تلك، وأمّا في تعارف الفقهاء والمتكلمين فهي اللفظ المستعمل فيما وضع له في أصل اللغة. [الراغب الأصفهانى، أبو القاسم الحسين بن محمد (المتوفى: 502هـ)، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، بيروت، الطبعة الأولى، 1412 هـ، 246-248]

"حق" اپنے "مظاہر" میں کیا ہے تو اس کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے «فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، قَالَ: صَدَقْتَ» کے الفاظ سے دیا ہے۔ اور "حق" اپنے "باطن" میں کیا ہے تو اس کا جواب آپ علیہ السلام نے «قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكِتَابِهِ، وَلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ»، قَالَ: صَدَقْتَ» کے الفاظ سے دیا ہے۔ اور "حق" اپنے "احوال" میں کیا ہےتو اس کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے « قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»، قَالَ: صَدَقْتَ» کے الفاظ سے دیا ہے۔ اور "حق" اپنی "غایت" میں کیا ہے تو اس کا جواب « قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبُهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» کے الفاظ میں دیا ہے۔ [مسلم بن الحجاج القشيري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ الْإِسْلَامِ مَا هُوَ وَبَيَانُ خِصَالِهِ، دار إحياء التراث، بيروت، 1/39]

فلاسفہ نے ہر شیء میں اس کی فلسفیانہ حقیقت اور ماہیت کے سوال کو اہمیت دی۔ اس بارے رسولوں کا مزاج اور علم وحی کا رجحان بالکل مختلف رہا ہے۔ اگر کسی فلسفی یا متکلم یا وجودی سے "ایمان کیا ہے؟" کا سوال ہوتا تو وہ ضرور اس کی فلسفیانہ حقیقت اور ماہیت پر کلام کرتا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کے جواب میں ایمان کی فلسفیانہ حقیقت اور ماہیت پر کسی کلامی بحث کی بجائے اس کی حقیقت کے اس عملی تقاضے کا ذکر کر دیا کہ جو خالق کا مطلوب تھا۔ خالق کے نزدیک کسی شیء کی حقیقت اور ماہیت صرف اتنی ہی مطلوب ہے کہ جتنا اس کا لغوی یا عرفی معنی نہ کہ فلسفیانہ حقیقت اور ماہیت۔

امر واقعہ یہ ہے کہ وجود اور علم تو بدیہات میں سے تھے لیکن انہیں ڈیفائن کرنے کی مہم جوئی نے انہیں قیامت تک کے لیے غیر محدّد (undefinable) بنا دیا ہے۔ وجود کا متضاد عدم، علم کا جہالت اور حق کا باطل ہے۔ وجود و عدم یا علم و جہالت میں فرق تو ایک بچہ بھی کر سکتا ہے لیکن حق و باطل میں فرق کسی خارجی رہنمائی اور غور وفکر کے بغیر ممکن نہیں ۔ حدیث جبرئیل نے انسانوں کے خالق کی نظر میں انسانی زندگی کے اہم ترین سوالات، حکمت عالیہ اور علم عالی کو متعین کر دیا ہے۔

وجود اور علم کی مبحث میں سوال دراصل دو نہیں ہیں بلکہ ایک ہی بنتا ہے اور وہ سوال "علم کیا ہے؟" کا ہے۔ "وجود کیا ہے؟" کا جو بھی جواب دیا گیا ہے یا دیا جائے گا، وہ اپنی ماہیت و حقیقت کے اعتبار سے علمی ہے یا ہو گا نہ کہ وجودی۔ اور "وجود کیا ہے؟" کے ہر جواب کی یہ تقدیر ہے کہ وہ علم کے پیمانے سے ماپ کر دیا جائے۔ پس "وجود کیا ہے؟" کا ہر جواب در اصل "وجود کا علم کیا ہے؟" کو بیان کر رہا ہے یا کر سکتا ہے۔ اس لیے "وجود کیا ہے؟" کا سوال ایک زائد سوال ہے۔ کیا وجود کی مبحث میں کوئی ایسا حکم موجود ہے کہ جو علم کی سند نے جاری نہ کیا ہو؟ اب چاہے وہ علم سائنسی ہو یا مابعد الطبیعی ، نفسی ہو یا کشفی، مذہبی ہو یا تاریخی۔

سابقہ ادیان، انبیاء کی تعلیمات، کتاب وسنت، صحابہ وتابعین، سلف صالحین، فقہائے امت، محدثین عظام اور ائمہ دین میں سے کس نے "وجود کیا ہے؟" کے سوال کو اہمیت دی ہے؟ باقی علم کے مبحث میں قرآن مجید کی آیات بھی مل جائیں گی اور احادیث کی تعلیمات بھی لیکن "علم کیا ہے؟" پر ہم آگے چل کر گفتگو کریں گے۔ فارابی [260-339ھ] کا کہنا ہے کہ فارسی اور یونانی زبان کے علاوہ دنیا کی کسی معروف زبان میں لفظ وجود کا متبادل موجود نہیں

تھا اور عرب اس لفظ سے ناواقف تھے یہاں تک کہ یہ لفظ فلسفے کے زیر اثر عربی میں داخل ہوا ہے۔ [الفارابي، ابو نصر، کتاب الحروف، الطبعۃ الثانیۃ، دار المشرق، بیروت، 1990ء، ص 112-113] کتاب وسنت میں لفظ موجود کے

معنی کی ادائیگی کے لیے "ظاہر" کے الفاظ نازل ہوئے ہیں جو اس لفظ سے کہیں زیادہ وسیع اور گہرے مفاہیم کے حامل ہیں۔

[4] خدا ناشناس (atheists) مخلوق کے وجود کو مانتے ہیں اور خالق کے انکاری ہیں جبکہ وجودیہ (panentheists) صرف خالق کا وجود مانتے ہیں اور مخلوق کو خالق کا خیال قرار دیتے ہیں۔ خالق اور مخلوق دونوں کا وجود حقیقت (reality) ہے کیونکہ "صفت خلق" (creation) اور مخلوق (creature) کا تعلق علت و معلول (cause and effect) کا ہے کہ جس میں ایک کے اقرار سے دوسرے کا انکار ناممکن ہے۔

صفات باری تعالی "ذاتیہ/خبریہ" اور "فعلیہ" میں تقسیم ہیں۔ پہلی کی مثال حیات، علم، ارادہ، قدرت، سماعت، بصارت، کلام، عزت، حکمت، ملک، عظمت، جلال، جمال، کمال، رحمت، علو، ید، عین، وجہ، قدم وغیرہ ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو مشیئت سے متعلق ہے جیسا کہ استواء، اتیان، مجیء، نزول، خلق، رزق، قبض، بسط، اماتہ، احیاء، احسان اور عدل وغیرہ۔ یہ سب صفات "ازلی" ہیں، صرف اس فرق کے ساتھ کے دوسری قسم "قدیم النوع" اور "حادث الآحاد" ہے۔ یہ تقسیم محض "نقل" کے اعتبار سے ہے۔ جبکہ متکلمین کے ایک گروہ کے نزدیک "عقل و نقل" کے امتزاج سے ایک اور تقسیم کے مطابق صفات باری تعالی کی چار اقسام ہیں: "معانی"، "معنویہ"، "سلبیہ" اور "نفسیہ"۔ پہلی قسم میں حیات، علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر، کلام اور تکوین جبکہ دوسری میں حی، علیم، قدیر، مرید، سمیع، بصیر اور کلیم شامل ہیں۔ تیسری میں قدم، بقاء، مخالفت حدوث، وحدانیت اور قیام بالنفس جبکہ چوتھی میں صفتِ وجود شامل ہے۔

[5] منکرین خدا (atheists) کے پاس خدا کے انکار کی جو سائنسی دلیل ہے وہ دو علوم، فزکس اور بیالوجی، سے پیدا کی گئی ہے۔ "نظریاتی فزکس" میں کائنات کی ابتداء کو متعین

کرنے کے لیے بگ بینگ (Big Bang) کا نظریہ پیش کیا گیا جبکہ "نظریاتی بیالوجی" میں انسان کی ابتداء کو جاننے کے لیے ارتقاء کا نظریہ (Theory of Evolution) سامنے آیا۔ یہاں ہم نہ صرف دونوں قسم کے نظریات کا ایک تجزیہ پیش کریں گے بلکہ متبادل نظریہ تخلیق (Creationism) کا بھی ذکر کریں گے۔ منکرین خدا نے فزکس میں بگ بینگ اور بیالوجی میں ارتقاء کے نظریات پر کمال ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی سیاسی پارٹی کے جیالوں کے سے رویے

کے ساتھ اہل مذہب کے خلاف ایک فکری جنگ (intellectual war) کا آغاز کیا ہوا ہے۔ روایتی سائنسدان اور روایتی مذہبی دونوں بالترتیب سائنس اور مذہب پر نہ صرف ایمان لاتے ہیں بلکہ اس کے پرجوش مبلغ بھی ہیں۔ اور دونوں ہی ایمان اور جذبات کی بنیاد پر آپس میں مکالمہ (dialogue) کر رہے ہیں۔ ایک کا پیغمبر، منُو اور گُرو پر ایمان ہے جبکہ دوسرے کا سائنسدان پر۔

فزکس میں بیگ بینگ کا نظریہ "کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی ؟"[How] کا تو جواب دیتا ہے لیکن "کیوں ہوئی؟" [Why] کو واضح نہیں کرتا۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ انہوں نے ایم-تھیوری (M-Theory کی صورت میں ایک ایسا نظریہ بیان کر دیا ہے کہ جس نے کائنات کے وجود کے بارے بنیادی سوالات کا جواب دے دیا ہے اور وہ اسے "Theory of Everything" کا نام دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ ایک ریاضیاتی مساوات (mathematical equation) کے ساتھ اس کائنات کی ہر شیء کی تشریح کر سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ ممکن ہے کہ ہم ایک ہی مساوات (equation) کے ساتھ کائنات کی تشریح کر سکیں لیکن وہ مساوات "خالق اور مخلوق کا باہمی تعلق" کی مساوات ہے۔

فزکس کی "A Theory of Everything" نے عمدہ سوالات تو خوبصورت طریقے سے اٹھا دیے لیکن ساتھ ہی اس سوال کو غیر متعلق قرار دیا ہے کہ بگ بینگ سے پہلے کیا تھا؟ یا قوانین فطرت کا مبدا (origin of laws of nature) کیا ہے؟ وہ اس بارے کچھ بات کرنے کو تیار ہی نہیں سوائے اس انفاریشن کے کہ گلیگلیو (Galileo)، کاپرنیکس

(Copernicus) اور نیوٹن (Newton) ان قوانین کو خدا کا کام (Work of God) مانتے تھے۔ یہ سب سائنسدان تو خدا (personal God) پر ایمان رکھتے ہی ہیں بلکہ ان کے علاوہ آئن اسٹائن (Einstein)، آرتھر کامٹن (Arthur Compton)، پاسکل (Blaise Pascal)، ارنسٹ ہیکل (Ernst Haeckel) ، جیمز میکس ویل (James Maxwell)، ڈیکارٹ (Rene Descartes)، بیکن (Francis Bacon)، کیپلر (Johannes Kepler)، لوئیس پاسچر(Louis Pasteur)، گریگر (Gregor Mendel)، گاٹ فریڈ (Gottfried Leibniz)، مارکونی (Guglielmo Marconi)، میکس پلانکس (Max Planck)، تھامسن کیلون (Thomson Kelvin)، ہینزبرگ (Werner Heisenberg)، ایرون شیلڈینر (Erwin Schrodinger) ، فرانسس کولنز (Francis Collins)، جان ایکلز (John Eccles)وغیرہ بھی خدا کے وجود پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں لیکن عصر حاضر میں جو

تھیوری بھی اپنے بارے میں "A Theory of Everything" ہونے کا دعوی کرے گی تو اسے تو ان سارے سوالات کا جواب دینا پڑے گا۔

چلیں ! اگر بفرض محال ہم اس نظریے پر ایمان لے آئیں کہ قوانین فطرت(laws of nature) نے کائنات کو پیدا کیا ہے تو اگلا سوال یہ پیدا ہوا کہ قوانین فطرت کا مبدا (origin) کیا ہے؟ یا ہم اس کو مان لیں کہ اس کائنات کی ابتدا بگ بینگ (Big Bang) سے ہوئی ہے تو اگلا سوال یہ پیدا ہوا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے جب تک آپ کا نظریہ ان بنیادی سوالات کی وضاحت نہیں کرتا اس وقت تک یہ نامکمل اور ناقص ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بگ بینگ وغیرہ ابھی نظریہ (theory) ہے نہ کہ مشاہدہ (observation)یا تجربہ (experiment) اور کسی سائنسی نظریہ پر ایمان لانا، کسی مذہبی نقطہ نظر پر ایمان لانے سے کس طرح مختلف ہو سکتا ہے؟ کیا دونوں "blind faith" نہیں ہیں؟ باقی ہمارے علم میں ہے کہ آپ کے ہاں تھیوری ، محض تیر تُکے کو نہیں کہتے لیکن ہم یہ

کہہ رہے ہیں کہ نظریہ، سائنسی حقیقت نہیں ہے کیونکہ سائنسی حقیقت وہ ہے کہ جسے بار بار دہرایا (repeatable experiment)جا سکے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر کائنات کی ابتدا کے بارے کوئی سائنسی نظریہ مشاہدہ یا تجربہ (observation or experiment) سے ثابت ہو بھی جائے تو دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو سائنسی مشاہدے یا تجربے کو متعلقہ علوم کی اصطلاحی زبان میں(scientific language) سمجھنے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہیں؟ "ایم – تھیوری" سے اگر آپ کائنات کی تشریح کر دیں تو اس تھیوری کو دنیا میں سمجھنے والے کتنے لوگ ہوں گے؟ اپنی اہلیت اور تعلیم دونوں پہلوؤں سے؟ "ایم - تھیو ری"، ماہرین فزکس کی سمجھ میں جتنی آئے سو آئے، بقیہ دنیا کے لیے یہ سائنس نہیں بلکہ سائنسدانوں پر ایمان بالغیب کا سوال ہی رہے گا۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ابھی تو بگ بینگ پر تحقیقات سامنے آرہی ہیں اور کچھ سائنسدانوں نے اسے چیلنج کرنا شروع کر دیا ہے جیسا کہ حال ہی میں جرمن یونیورسٹی ہائیڈل برگ (Heidelberg University) کے ایک نظریاتی ماہر

طبیعیات (theoretical physicist) نے "A Universe without Expansion, 2013" کے نام سے ایک ریسرچ آرٹیکل پیش کیا ہے۔

البتہ یہ بات درست معلوم ہوتی ہے کہ فی الحال تک سائنس کے میدان میں زیادہ دلائل کائنات کی توسیع کی بابت ہی ہیں نہ کہ اسٹیڈی اسٹیٹ تھیوری (steady state theory) کے حق میں کہ جس کے مطابق کائنات ہمیشہ سے ایسی ہی ہے۔ نہ ہی اس کی توسیع ہو رہی ہے اور نہ ہی کوئی بگ بینگ ہوا ہے۔ اسی طرح کائنات کی بابت پلازما کاسمالوجی کے تصورات کہ جس کے مطابق کائنات ازلی ہے اور اس کی کوئی ابتداء یعنی بگ بینگ نہیں ہے جبکہ کائنات کی توسیع کی وجہ کوئی افراط (cosmic inflation) نہیں بلکہ مادہ اور ضد مادہ کی فنائیت (matter-antimatter annihilation) ہے۔ موخر الذکر میں ایک ذرہ مثلاً الیکٹران اپنے ضدِ ذرہ مثلاً پوزیٹران سے ملتا ہے اور یہ دونوں غائب ہو کر انرجی میں بدل جاتے

ہیں۔ ٹوٹل انرجی اور الیکٹرک چارج اس عمل سے پہلے اور بعد میں ایک ہی جیسا رہتا ہے۔ کاسمک انفلیشن وہی ہے کہ جسے قرآن مجید میں کن فیکون کہا گیا ہے۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ کن فیکون ایک مذہبی تصور ہے جبکہ کاسمک انفلیشن اسی کا سائنسی بیان ہے۔

ایک اور پرانی تھیوری جو کہ آؤٹ ڈیٹڈ ہو چکی تھی، ویب جیمز کے مشاہدات کی وجہ سے دوبارہ اس پر بحث جاری ہو گئی ہے لیکن فی الحال تک اس تھیوری کو بھی بہت سے مقامات پر شواہد کی کمی کا سامنا ہے۔ اس تھیوری کا نام خستہ حال روشنی (Tired Light Theory) ہے کہ جس کے مطابق فوٹان جب خلاء میں سفر کرتے ہیں تو انرجی کا اخراج کرتے ہیں اور یہی انرجی کسی گلیکسی کے ریڈ شفٹ کا سبب ہے۔ دوسری طرف بگ بینگ تھیوری کے مطابق گلیکسی کی توسیع (expansion) اس ریڈ شفٹ کی ایک وجہ ہے کیونکہ گلیگسی جیسے جیسے ہم سے دور جاتی ہے تو اس سے نکلنے والی روشنی کی طول موج (wave length) بڑھنے کی وجہ سے وہ سرخ رنگ میں بدل جاتی ہے۔ ریڈ شفٹ کی ایک دوسری وجہ مکان کا پھیلاؤ (expansion of space fabric) بھی ہے کہ اس پھیلتے ہوئے مکان میں سے جب کوئی گلیکسی سفر کرتی ہے تو اس کی روشنی کی طول موج (wave length) بڑھ جاتی ہے جو ریڈ شفٹ پیدا کرتی ہے۔

بگ بینگ (Big Bang)، ارتقاء (Theory of Evolution)، بلیک ہولز (Black Holes) اور کثیر کائناتی (Multiverse)نظریات اس سے زیادہ ایمان بالغیب کے متقاضی ہیں کہ جتنا "کتاب مقدس" اپنے ماننے والوں سے کرتی ہے۔ایک دہریے نے مسلمان سے کہا: کیا آپ نے دی گرینڈ ڈیزائن "The Grand Design" پڑھی ہے؟ مسلمان نے کہا: کیا آپ نے دی گرینڈ پلان "The Grand Plan"پڑھی ہے؟ دہریے نے کہا: نہیں ! ویسے یہ کتاب کس کی ہے؟ مسلمان نے کہا: دی گرینڈ ڈیزائن میں تو صرف ڈیزائن کا ذکر ہے، ڈیزائنر غائب ہے جبکہ دی گرینڈ پلان میں گرینڈ ڈیزائن کے ساتھ ڈیزائنر کا بھی ذکر ہے۔ دہریہ کہنے لگا: واہ، کمال کی بات ہے۔ لیکن پھر بھی بتاؤ تو سہی کہ لکھی کس نے ہے؟ مسلمان نے کہا: خود ڈیزائنر نے۔

اس مکالمہ میں "دی گرینڈ پلان" سے مراد "لوح محفوظ" ہے کہ جس میں کائنات کا ماضی، حال اور مستقبل سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ "دی گرینڈ ڈیزائن" کو قریب سے دیکھنا تو شاید ہی کسی کو نصیب ہو، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس کائنات کا 95 فی صد تو ڈارک میٹر اور ڈارک انرجی پر مشتمل ہے جو کہ قابل مشاہدہ ہے ہی نہیں۔ دوسرا جو کائنات کا پانچ فی صد حصہ قابل مشاہدہ (observable) ہے بھی، اس کا بھی 90 فی صد ہبل اور جیمز ویب سے بھی قابل مشاہدہ نہیں ہے کیونکہ ستاروں کے اکثر جھرمٹ اتنے فاصلے اور دوری پر ہیں کہ اتنی بڑی ٹیلی سکوپ سے بھی مدہم نظر آتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ کائنات کا جو بہت ہی تھوڑا سا حصہ قابل مشاہدہ ہے، وہ بھی ننگی آنکھ سے نہیں بلکہ ہبل اور جیمز ویب جیسی ٹیلی سکوپ سے قابل مشاہدہ بنتا ہے۔ اور وہ ٹیلی سکوپ کتنوں کو کتنی کچھ حاصل ہے، وہ ہمارے سامنے کی بات ہے۔ رہی ناسا کی شائع شدہ امیجز تو پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ایڈیٹڈ ہوتی ہیں، یہ سب کے علم میں ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ وہیں کھڑے ہیں، جہاں ایک عام مذہبی آدمی کھڑا ہے کہ جو معجزات دیکھ کر پیغمبر کی بات کا اعتبار کر رہا ہے، بلکہ معجزہ میں پیغمبر کی شخصیت کو بنیاد بنا کر جو کچھ ما بعد الطبیعی امور میں سے خالق کی طرف سے دکھایا جاتا ہے، اس کا اعتبار اس دیکھنے سے بہت بڑھ کر ہوتا ہے جو ان امیجز کے پبلش کرنے والے سائنسدانوں پر ایمان لانے کی صورت میں کیا جا رہا ہوتا ہے۔

دوسری طرف "دی گرینڈ پلان" کا مشاہدہ (observation) اور تجربہ (experience) تو ہم روزانہ آفاق وانفس (Horizons of the Universe and own selves) میں کرتے ہیں۔ سائنسدان اس "پلان" کے انسانی ذات اور کائنات دونوں پر واقع ہونے کے سامنے کس قدر بے بس، محتاج، عاجز اور مسکین ہے؟ قوانین قدرت (laws of nature) کو دریافت اور تسخیر کر لینے کے بعد بھی نہ اس دنیا میں آنے میں انسان کی مرضی غالب ہے اور نہ جانے میں اس کی خواہش کا احترام ہے اور نہ ہی آنے جانے کے

درمیانی وقت میں کسی خوشی کا حصول یا تکلیف سے نجات میں اس کا ارادہ (will) کوئی قوی کردار کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ ڈیزائن عظیم ہے تو ڈیزائنر بھی عظیم ہو گا اور نہ صرف عظیم ہو گا بلکہ اپنی مرضی (will) کو غالب رکھے گا۔

رہی بیالوجی کی بات تو زمین پر حیات کی ابتدا (Origin of Life on Earth) سے ہٹ کر کائنات کے مبدا (Origin of the Universe) کے بارے کچھ پیشین گوئی (predict) اس کے بس سے باہر ہے کیونکہ یہ اس کا موضوع اور میدان ہی نہیں ہے۔تو یہ نظریہ بھی نامکمل اور ناقص ہے اور اس قابل نہیں ہے کہ "A Theory of Everything" بن سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نظریہ ارتقاء کو مان لینے کا لازمی نتیجہ خدا کا انکار (atheism) نہیں ہے۔ "نظریہ تخلیق" (creationism) نے جو مکاتب فکر (schools of thought)پیدا کیے ہیں ان میں "Theistic Evolution" اور "Intelligent Design" نے ارتقاء کو خدا کے وجود کی دلیل کے طور بیان کیا ہے۔امریکن ماہر جینیات (geneticist) ڈائریکٹر این آئی ایچ (NIH) ڈاکٹر فرانسس کولنز (Dr. Francis S. Collins) کی کتاب "The Language of God: A Scientist Presents Evidence for Belief" اسی سلسلے کی کوشش ہے۔ ڈاکٹر فرانسس کولنز الحاد سے ایمان کی طرف آئے اور انہوں نے خدا پر مبنی ارتقاء (theistic evolution) کی فکر پیش کی اور یہ بتلایا کہ مذہب اور سائنس ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں۔ انہوں نے کائنات کے مستقل طبعی قوانین کی انتہائی حد تک صحت (fine-tuning of the universe's physical constants)، صحیح اور غلط کے فطری انسانی شعور (innate sense of right and wrong)، اور ڈی این اے کی حیرت انگیز پیچیدگی (wonder and complexity of DNA) کو خدا کے وجود کی سائنسی دلیل کے طور دیکھا ہے۔

سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ ارتقاء ایک نظریہ (theory) ہے یا امر واقعہ (fact)، اس

بارے ماہرین حیاتیات (biologists) کا اختلاف ہے۔ ڈاکنز (Dawkinz) کے نزدیک یہ ایک امر واقعہ (fact) ہے، ولیم ڈیمبسکے (William Dembski)، مائیکل بیہے (Michael Behe)، فٹشیو (Kirk Fitzhugh) نے اسے نظریہ (theory) کہا ہے۔ اور جولین ہکسلے (Julian Huxley)، رچرڈ لینسکی (Richard Lenski) وغیرہ کا کہنا

ہے کہ یہ کچھ نظریہ (theory) ہے اور کچھ امر واقعہ (fact)۔ اور جسے امر واقعہ کہا جا سکتا ہے وہ وقت کے ساتھ حیاتیات میں تبدیلی (change in organism during the history) ہے جبکہ اس کے علاوہ ابھی نظریہ ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ نظریہ ارتقاء کو امر واقعہ (fact) ماننے کا جواب (Irreducible Complexity) کے نظریہ سے دیا گیا ہے۔ 2005ء میں ایک امریکی فیڈرل کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ انٹیلی جینٹ ڈیزائن ایک غیر سائنسی نظریہ ہے اور بائیو کیمسٹ مائیکل بیہے کی (Irreducible Complexity) کی دلیل مذہبی دلیل ہے لہذا اس کو اسکول میں پڑھانا ممنوع ہے۔ اس پر سوال یہ پیدا ہوا کہ کورٹ کب سے فیصلے کرنے لگ گئی کہ کیا سائنس ہے اور کیا نہیں؟ یا کیا سائنسی طریق کار ہے اور کیا نہیں؟ کیا یہ جج کا دائرہ کار ہے کہ جس کا اپنا میدان قانون ہے نہ کہ سائنس؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ جج نے تو یہ دیکھنا تھا کہ امریکی آئین کے مطابق اسکول میں مذہب پڑھانا ممنوع ہے لہذا اس نے سائنس کے رستے مذہب پڑھانے پر پابندی لگائی ہے۔ یہ جواب ایسا ہے کہ جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ آپ کی یونیورسٹیز کا کریجویٹ اور وہ بھی بائیو کیمسٹری میں اور آپ ہی کی یونیورسٹی کا پروفیسر اور اس کا طریق کار سائنسی نہیں ہے، یہ عدالتوں میں طے ہو رہا ہے تا کہ اس کی کتابیں اسکولوں میں پڑھانے پر پابندی لگائی جا سکے کہ وہ ارتقاء کو تو مانتا ہے لیکن اس کے پیچھے ایک ذہین دماغ کو بھی مانتا ہے۔ بس وہ اندھے بہرے مادے کے خود بخود ارتقاء کا قائل نہیں لیکن یہ اختلاف بھی اس لبرل اور سیکولر معاشرے سے ہضم نہیں ہو رہا ہے اور نعرے آزادی فکر کے ہیں۔ آزادی وہیں تک ہے، جہاں تک ان کے سائنسی معتقدات پر سوال نہ اٹھے۔ جہاں ان کے کسی سائنسی عقیدے پر

ضرب آتی ہو گی تو وہ آپ کی سائنس کو بھی مذہب کا ٹیگ لگا دیں گے۔ اور جہاں ان کے سائنسی عقیدے کو اسپورٹ ملتی ہو گی تو وہ اپنے توہمات کو بھی سائنسی بنا لیں گے جیسا کہ ایلینز اور اڑن طشتریوں کا وجود وغیرہ وغیرہ۔ آپ اگر دنیا جہاں کی سطحیات بشرطیکہ وہ ارتقاء کے نظریے کو اسپورٹ کرتی ہوں، سائنس کے نام پر پڑھا دیں، اسکولوں کے نصاب میں لگا دیں، آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا، نہ یہ کہ یہ سائنس نہیں بلکہ فلاسفی ہے اور نہ یہ کہ یہ آپ کے پہلے سے طے شدہ عقائد ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت کی سائنس اور سائنسی طریق کار مذہب اور خدا مخالف ایپروچ کے اوپر کھڑا اور قائم ہے۔ المیہ یہ ہے کہ دہریے سنتے دیکھتے خالق کا انکار کرتے کرتے اندھے بہرے خدا کا اقرار کر بیٹھے ہیں۔ عصر حاضر کے دہریوں نے خدا کے انکار کے نتیجے میں جو "جاہلی و متعصب علوم" پیدا کر دیے ہیں، ان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ یا تو آپ ارتقاء پر ایمان لاتے ہوئے فطری انتخاب "Natural Selection" کو اندھے بہرے خدا کے طور پر مان لیں یا پھر بگ بینگ پر ایمان رکھتے ہوئے خدائی ذرے "God Particle" کی کھوج کی صورت میں اندھے بہرے خدا کی تلاش کی مہم جاری رکھیں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ اگر ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو بفرض محال امر واقعہ (fact) مان بھی لیا جائے تو پھر بھی ایک عام شخص کے لیے یہ ماہرین حیاتیات (biologists) پر اندھا ایمان (blind faith) لانے کا سوال ہی بنتا ہے کیونکہ عامی کے پاس نہ تو اس نظریے کے پیچیدہ اور تفصیلی مراحل کو سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی اتنا علم کہ ان کا تنقیدی یا تجزیاتی جائزہ (critical and analytic study) لے سکے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ ڈین این اے میں تبدیلی (change in DNA) ارتقاء کے حق میں جتنی دلیل بنتی ہے، اس سے زیادہ اس کے خلاف دلیل بنتی ہے۔ رینگنے والے جانوروں (reptiles) کے ڈی این اے (DNA) میں پرندوں کے پَروں کے بارے کوئی معلومات (information) نہیں ہوتی تو یہ اضافی انفارمیشن (additional information) کہاں سے آگئی؟ کسی انٹیلی جینٹ ڈیزائنر کی مداخلت کے بغیر۔ واضح رہے کہ جنیاتی تبدیلی

(genetic mutation) سے جنیاتی انفارمیشن (genetic information) پیدا نہیں ہوتی بلکہ کم ہوتی ہے۔ اور اضافی انفارمیشن کے لیے "intellect" کا ہونا ضروری ہے۔

آج کل کچھ مسلم بیالوجسٹ ارتقاء کے حق میں یہ دلیل دیتے نظر آتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھی تو بچے کی پیدائش کے مراحل بیان ہوئے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کے مراحل میں جو تبدیلی ہے، وہ ایک ہی نوع (species) کے متنوع مراحل ہیں جبکہ ارتقاء پسند تو "چھچھوندر" سے "انسان" بننے کی بات کر رہے ہیں۔ اسی طرح "مالٹے" اور "کنو" سے "سنگترہ" بنانے یا ان سے "ناریل" اور "تربوز" بنانے یا "آم" اور "کیلا" بنانے میں کیا کوئی فرق نہیں ہے؟

[6] بعض ماہرین طبیعیات تو اس بات کو دبا ہی گئے کہ "عدم" (nothing) سے اگر کائنات خود وجود میں آسکتی ہے تو ان کی "عدم" سے مراد کیا ہے جبکہ بعض نے "عدم" سے "quantum vacuum" مراد لیا ہے اور اس پر کافی بحث ہے کہ اب عامۃ الناس کو دھوکا دینے کے لیے الفاظ کے معانی بھی اپنے ہی مراد لیے جائیں گے۔

بگ بینگ کو اگر مان بھی لیا جائے، اور اس کے ماننے سے مذہب اور خالق کا انکار بھی لازم نہیں آتا، تو وہ بھی کسی مادے (mass) اور توانائی (energy) کے بغیر تو نہیں ہوسکتا اور سوال یہ ہے کہ وہ مادہ اور توانائی کہاں سے آئی تھی؟ زیرو کو جمع کرلیں، منفی کر لیں، ضرب دے لیں یا تقسیم کر لیں، ہر صورت میں جواب زیرو ہی ہو گا۔ اب کیا اشرف المخلوقات اس قدر گر جائے گا کہ سمیع وبصیر وحدہ لاشریک کے مقابلے میں اندھے بہرے مادی قوانین فطرت کے نہ صرف خالق اور مدبر (creator and organizer) بلکہ رازق (sustainer) اور قدیر (powerful to will anything) ہونے پر بھی ایمان لے آئے گا؟ ارشاد باری تعالی ہے: اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ ہُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ [الطور]

یہ تو کوئی جواب نہیں بلکہ علمی حماقت ہے کہ یونیورس اگر مجھ سے ڈیفائن نہیں ہو پا رہی تو میں ملٹی ورس کا نظریہ پیش کر دوں۔ اور اس کے بعد دنیا سے توقع لگا لوں کہ چونکہ میں نے

سائنس کا نام لے کر یہ اعتقادات پیش کیے ہیں لہذا سب لوگ اس پر تالیاں بھی پیٹیں اور مجھے داد بھی دیں، کمال ہے ! یعنی سائنس کا نام لے کر آپ کچھ بھی اوٹ پٹانگ بات کر دیں اور ہم ایمان لے آئیں بلکہ اپنے ذہنوں اور سوچوں پر تالے بھی لگا لیں ! کیا یہی سائنسی طرز فکر ہے !

We will describe how M-theory may offer answers to the question of creation. According to M-theory, ours is not the only universe. Instead, M-theory predicts that a great many universes were created out of nothing. Their creation does not require the intervention of some supernatural being or god. Rather, these multiple universes arise naturally from physical law. [Stephen W. Hawking and Leonard Mlodinow, (Bantam Books: New York, 2010), p. 14]

Bodies such as stars or black holes cannot just appear out of nothing. But a whole universe can ... Because there is a law like gravity, the universe can and will create

itself from nothing ... It is not necessary to invoke God to light the blue touch paper and set the universe going. [Stephen W. Hawking and Leonard Mlodinow, p. 144]

قوانین فطرت کائنات کو پیدا کر سکتے ہیں لیکن ایک جیٹ انجن نہیں بنا سکتے؟ دہریوں کی یہ عجیب تر منطق ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ "عدم" (nothing) سے "عدم" (nothing) ہی نکل سکتا ہے نہ کہ "کچھ" (something)۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ X "نے Y" "کو بنایا ہے تو X" "پہلے ہو گا اور "Y" بعد میں۔ اور اگر ہم یہ دعوی کریں کہ X" "نے X" "کو پیدا کیا ہے تو X" "اپنی پیدائش (creation) سے پہلے موجود ہو گا اور یہ عدم

(nothing) سے پیدا نہیں ہوا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب کائنات کے عدم سے وجود میں آنے کے لیے "قانون کشش ثقل" (law of gravity) کا ہونا ضروری ہے تو یہ عدم سے تو وجود میں نہیں آئی۔ امر واقعہ یہ ہے، جبکہ بہت سے ماہرین فزکس نے بھی اس کا اقرار کیا ہے، کہ الہیات (theology) فزکس کا میدان نہیں تھا لیکن بعض نامور سائنسدانوں نے نظریاتی فزکس (theoretical physics) کے رستے اس میں گھس کر اپنی تحریروں میں سطحیت پیدا کر لی ہے۔ پس قوانین فطرت یعنی لاز آف نیچر، بیانیہ (descriptive) اور خبریہ (predictive) ہو سکتے ہیں لیکن خالق (creator) نہیں۔ اس جملے کو سمجھ لیں۔

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَ الْبَصِيْرِ وَ السَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿ ۲۴ ﴾ [هود]؛ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿ ۱۶ ﴾ [الرعد]؛ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ﴿۱۹﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ۚ﴿۲۱﴾ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿ ۲۲ ﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿ ۲۳ ﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿ ۲۴ ﴾ وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿ ۲۵ ﴾ [الفاطر]؛ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿ ۵۶ ﴾ [غافر]

اور فزکس میں خود (quantum mechanics) اور (general relativity) کے شعبہ جات اور ضوابط (disciplines) کے باہمی اختلاف نے فزکس کے رستے اصل حقیقت اور واقعی سچ (reality) تک رسائی کو تقریباً

نا ممکن بنا دیا ہے۔ پہلی شاخ کی بیناد electromagnetic، strong nuclear اور weak nuclear قوتوں پر ہے جبکہ دوسری میں بنیاد کشش ثقل (gravity) ہے۔ اور اس موضوع پر مطالعہ یہ بتلاتا ہے کہ

"quantum gravity" کے رستے اسٹرنگ تھیوری (string theory) وغیرہ جیسی کوششوں سے انہیں جمع کرنا تا حال ایک خواہش سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں کوانٹم میکانکس میں اصول لا یقینیت(uncertainty principle) اور موج وذرہ دوگانگی (wave-particle duality) نے تو اس مقدمے کو کچھ اور یقینی بنا دیا ہے کہ فزکس کے رستے حقیقت (reality) تک رسائی نا ممکن ہے۔

اگر بگ بینگ کو مان بھی لیا جائے تو بھی ڈیزائن کی دلیل (Design Argument) اس بات کی متقاضی ہے کہ خالق کو مانا جائے ۔ مثلاً کیا وجہ ہے کہ بگ بینگ میں توسیع کائنات کا تناسب(rate of expansion of the universe) اتنا ہی کیوں ہے کہ جو زندگی کے لیے معاون (supporting for life) ہو؟ اسی طرح اس تھیوری میں سینکڑوں مقامات پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور ہر جگہ اس کا جواب اتفاق (chance) سے دینا نا ممکن بلکہ نظریہ احتمال (probability theory) کے بھی خلاف ہے۔ اس "اتفاق" کے اعتراض کا جواب دینے کے لیے دہریوں کی طرف سے "کثیر کائناتی" (Multiverse) کا نظریہ پیش کیا گیا ہےاور ہمارے سادہ لوح مسلمان سائنسدان اس نظریے کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوششیں فرما رہے ہیں ۔ معلوم نہیں ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا ہم مغرب کے جملہ سائنسی اوہام (superstitions) کو قرآن مجید سے ثابت کر ہی کتاب اللہ اور سائنسی نظریہ دونوں کی حقانیت (authenticity)ثابت کر سکتے ہیں؟

باقی ملٹی ورس ہو سکتی ہے؟ ہاں، امکاناً تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں جو مسئلہ ہے، وہ اس طریق کار سے ہے کہ جس سے یہ سیڈو سائنس (Pseudo Science) ثابت کی جا رہی ہوتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ اب سائنس کے نتائج بحث یہی طے ہو چکے ہیں کہ بہر صورت اپنے دشمن یعنی مذہب کی مخالفت کر کے اس کو گرانا ہے نہ کہ کسی سچ کی تلاش۔ آج کل جسے سائنسی طریق کار کہتے ہیں، وہ مذہب کی مخالفت کو اپنے لاشعور میں لیے پھرتا ہے۔ اس وجہ یہ ہے کہ مذہب کے ساتھ کشمکش کے نتیجے میں ہی سائنس نے یہ مقام حاصل کیا ہے لہذا سائنسی

طریق کار کی تشکیل میں مذہب مخالف بیانیہ اس کی جڑوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ ہمارے خواب سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ پہلے ایک کائنات تھی جو پردہ اسکرین کے ٹوٹنے کی طرح ٹوٹ کر گر کر بکھر گئی اور اس کے بعد ایک نکتے سے ایک نئی کائنات پردہ اسکرین پر وجود میں آئی۔ اب ہم اس خواب کو مذہبی نصوص سے ثابت کرنا شروع کر دیں تو یہی کام در اصل سائنسدان کر رہے ہیں کہ پہلے سے طے شدہ اپنے نظری معتقدات کو زبردستی سائنس کا چولا پہنانے کی کوشش میں ہیں۔

"کتے" کی ایک نسل سے دوسری نسل کے پیدا ہو جانے کے امکان اور "کتے" سے "بلی" بن جانے کے امکان میں کیا کوئی فرق نہیں ہے؟ "ارتقائی درخت" (evolutionary tree) اسی قسم کے لطیفوں سے بھرا پڑا ہے کہ جس کے مطابق "کتا" اور "ریچھ" آپس میں چچازاد (cousin) ہیں لیکن دلیل اس کی "ربطِ غائب" (missing link) ہے۔ اور اب تو علمی دیانتداری اور ارتقائی مذہب پر ایمان کا یہ عالم ہے کہ بیالوجسٹ "بندر" (apes) اور "انسان" کے مابین "ربطِ غائب" (missing link) تلاش کرنے کی بجائے اسے "بنانے" کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔

رہے پاکستانی دہریے (Pakistani Atheists) تو ان سے بات چیت اور انہیں پڑھنے سننے کے بعد ایک شخص کا احساس یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی مذاق (joke) سے کم نہیں ہیں۔ ان میں کچھ تو نوجوان ہیں جو اپنے دہریے (atheist) ہونے پر بڑا فخر کرتے ہیں اور ان کی زندگی کا کل مقصود یہ ہے کہ انہیں اپنے خیالات جیسی کوئی دہریہ لڑکی (female atheist) مل جائے اور اس کے بعد کی کہانی واضح ہے۔ ان میں بعض وہ بھی ہیں جو بات بات پر ان شاء اللہ یا thank God"" کہیں گے یا عید کی نماز پڑھ لیں گے یا کسی کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں گے۔ ان میں ایسا نہ ملے گا کہ جس نے مرنے سے پہلے اپنے ورثا کو یہ وصیت کی ہو کہ میرا جنازہ نہ پڑھانا یا جو اپنی ماں، بیٹی یا بہن سے نکاح کو جائز سمجھتا ہو۔ ان میں بعض وہ ہیں جو اپنے آپ کو مفکر (intellectual) ثابت کرنے لیے ایسی حرکتیں کرتے ہیں اور بعض وہ

ہیں جو مولوی کا ردعمل (reaction) ہیں۔ اور اگر زیادہ کسی نے علمی میدان میں کوئی تیر مار لیا تو کسی انگریز دہریے کی کتاب کا اردو ترجمہ کر دیا اور اس فخر کے ساتھ جیسے اندھیروں میں علم کی "مشعل" روشن کر دی ہو۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اصل کتاب اگر فنی ہو تو اردو ترجمے سے زیادہ انگریزی میں کتاب زیادہ سمجھ آتی ہے۔ ان سب رویوں کے بارے ہمارے پاس پریشان خیال دہریہ "confused atheist" کی ایک اصطلاح موجود ہے۔

بعض ماہرین حیاتیات کا کہنا ہے کہ ڈارون نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ ہم ایک مسلح فکری دہریے (intellectual fulfilled atheist)کی طرح زندگی گزار سکیں۔ دوسری طرف بعض مسلم بیالوجسٹ قرآن مجید سے ارتقاء کو ثابت کرنے کی مذہبی خدمت سر انجام دینے میں مصروف عمل ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ڈارون سے پہلے ان دہریوں (Atheists) کے پاس تخلیق کائنات اور انسان کی ابتداء کی کوئی توجیہ موجود نہ تھی اور مذہب اور خدا کا انکار کرنے کے بعد اہل مذہب کی طرف سے متبادل کے سوال پر یہ بغلیں جھانکنا شروع کر دیتے تھے۔ڈارون کے نظریہ ارتقاء نے تو گویا ان کی چاندی لگا دی ہے، اور اب ان کے پاس خدا اور مذہب کے انکار کے بعد اس کائنات کے موجود ہونے کی کوئی واحد کمزور ، نامکمل، گھسی پٹی، غیر منطقی، غیر سائنسی توجیہ اگر موجود ہے تو وہ ڈارون کا نظریہ ارتقاء ہے۔ اور ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا گر جانا دہریت کی عمارت دھڑام سے گرنے کے مترادف ہے۔

Darwin made it possible to be an intellectually fulfilled atheist. [The Blind Watchmaker, (New York: Norton, 1986), pp. 6-7.]

مسلم معاشروں کی ایک انتہا تو اس قسم کے "جیالے دہریے" (Pro Active Atheists)ہیں جن کا ذکر اوپر گزر چکا جبکہ دوسری طرف "مذہبی جیالے" ہیں جو ان دہریوں کے رد عمل میں پیدا ہوئے ہیں یا یہ دونوں انتہائیں ایک دوسرے کا رد عمل ہیں۔ ہم میں بعض لوگ بگ بینگ کی تھیوری کو قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں اور بعض ڈارون کا نظریہ ارتقاء، اور اس طرح ثابت کرتے ہیں جیسے بنیادی ایمانیات (fundamental beliefs) قرآن مجید سے ثابت ہو رہے ہوں۔

اب یہ "مذہبی جیالے پن" کا ہی یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ کافی عرصہ پہلے پاکستان کی ایک معروف یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق پروفیسرز کے ایک گروپ نے ایک ایسے پراجیکٹ پر کام شروع کیا کہ جس کا مقصد جنات سے انرجی پیدا کرنا تھا تاکہ پاکستان میں انرجی کا بحران (energy crises)کم کیا جا سکے، اللہ اکبر ! ۔ اس منہج کے مطابق لکھی گئی بعض تفاسیر کا مطالعہ کریں تو قرآن مجید کتاب ہدایت (Book of Guidance) کم اور سائنس کی کتاب (Book of Science) زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ گویا کہ اب قرآن مجید کی حقانیت اس وقت تک ثابت نہیں ہو گی جب تک کہ وہ مغرب کے جملہ اوہام اور منگھڑت نظریات کی کسوٹی پر پورا نہ اترے۔

آج سے تقریباً چالیس سال پہلے ایک سائنسدان نے بلیک ہولز کا نظریہ پیش کیا اور اس کے بعد سے بعض مسلمان سائنسدانوں نے قرآن مجید کی سورۃ الواقعہ کی بعض آیات سے بلیک ہولز کو ثابت کرنا شروع کر دیا۔ اب 2014ء میں وہ صاحب تو اپنی تھیوری سے رجوع کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے چالیس سال پہلے غلط سمجھا تھا کہ بلیک ہولز سے کسی قسم کی انفاریشن نہیں نکل سکتی اور جو نکلتی ہے وہ نئی ہوتی ہے۔ اور اب وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ضروری نہیں ہے کہ بلیک ہولز ہر چیز کو اپنے اندر جذب کر لیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں "event horizons" کی بجائے "apparent horizons" پر سوچنا چاہیے کیونکہ کوانٹم میکانکس بھی پہلی صورت کو قبول نہیں کرتی ہے کہ جس میں انفاریشن ختم ہو جاتی ہے۔

ہماری نظر میں یہ رویہ بالکل بھی درست نہیں بلکہ نقصان دہ ہے کیونکہ آج اگر ہم نظریہ ارتقاء اور بگ بینگ تھیوری کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مسلمانوں سے اس پر ایمان لانے کا مطالبہ کریں گے تو کل کلاں اہل سائنس ہی نے ان نظریات سے رجوع کر لیا تو پھر امت سے کیا کہیں گے؟ کہ خدا غلط تھا؟ سائنس میں نظریہ (theory) اور چیز ہے جبکہ امر واقعہ (fact) بالکل اور شیء ہے۔ اسی طرح کسی شیء کے سائنسی امر واقعہ (scientific fact)

ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید بھی اسے لازماً ہی بیان کرے۔ قرآن مجید کا موضوع فزکس، بیالوجی، کیمسٹری، ریاضی نہیں بلکہ ہدایت کا بیان ہے۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ کتاب اللہ میں بعض ایسی باتیں موجود ہیں کہ جو دیگر علوم کا بھی موضوع ہیں لیکن ان میں بھی پروردگار کا اصل مقصود ہدایت کا پہلو ہے جیسا کہ سابقہ قوموں کے حالات وواقعات نقل کیے گئے ہیں یا ماں کے پیٹ میں بچے کی پیدائش کے مراحل بیان کیے گئے ہیں وغیرہ۔

قرآن مجید کے بیان میں کچھ باتیں محکمات میں سے ہیں جبکہ کچھ متشابہات ہیں۔ کچھ آیات کا مفہوم صریح (explicit) ہے جبکہ کچھ میں ایک سے زائد آراء کی گنجائش ہے۔ بچے کی پیدائش کے جو مراحل قرآن مجید نے بیان کیے ہیں، وہ صریح ہیں۔ انہیں بیان کرنے یا ان کو سائنسی امر واقعہ کے ساتھ ملا کر بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرآن مجید صحابہ کی زبان میں نازل ہوا اور پروردگار نے ان سے ایسا کلام کیا جو ان کو سمجھ آئے۔ یہ تو کلام الٰہی کا نقص شمار ہو گا کہ وہ نہ تو مخاطبین اولین کو سمجھ آیا کہ جنہیں سمجھانے ہی کے لیے وہ نازل کیا گیا تھا اور مزید یہ کہ خدا کا کلام

سمجھنے کے لیے ہمیں چودہ صدیاں انتظار بھی کرنا پڑا۔ قرآن مجید کا وہی مفہوم درست ہے جو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے سمجھا اور سمجھایا کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے: اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲﴾ [یوسف]

جنوری 2025ء میں راقم الحروف نے اوپن اے آئی (open AI) سے سوال کیا کہ ارتقاء کی تھیوری میں مِسنگ لنک (missing link) سے کیا مراد ہے۔ اس نے اس کا جواب تو دے دیا لیکن ساتھ میں یہ بھی بتلایا کہ اس سے ارتقاء کی تھیوری کا رد نہیں ہوتا ہے کہ اب سائنسدانوں کا ماننا ہے کہ ارتقاء یک رُخی حرکت (linear progression) کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی مثال درخت کی شاخوں کے ارتقاء (branching process) کی سی ہے۔ اور ساتھ میں لمبے چوڑے دلائل دینا شروع کردیے کہ ارتقاء کیوں اور کیسے ثابت ہے اور اس کے سائنسی دلائل کیا کیا ہیں۔ میں نے اوپن اے آئی سے کہا کہ آپ کو کہاں سے معلوم ہوا کہ میں ارتقاء کے خلاف ہوں؟ آپ میرے بارے اندازے بھی کیوں لگا رہے ہو (judging me)

کہ میں ارتقاء کا ماننے والا ہوں یا انکار کرنے والا؟ اور یہ بھی کہ میں نے تو یہ سوال ہی نہیں کیا تھا کہ مسنگ لنک کے وجود سے ارتقاء کا رد ہوتا ہے یا نہیں تو آپ نے مجھے اس کا جواب کیوں دیا اور وہ بھی اتنا لمبا چوڑا وعظ کے انداز میں؟ میں نے اوپن اے آئی کو یہ بھی کہا کہ آپ کا جواب تعصب پر مبنی معلوم ہوتا ہے اور آپ کی اپروچ ایکاڈیمک (academic) نہیں لگ رہی بلکہ مذہبی (dogmatic) معلوم ہوتی ہے۔ اس نے معذرت کی اور کہا کہ مجھے اتنا ہی جواب دینا چاہیے تھے کہ جتنا آپ کا سوال تھا لیکن ایسا سوال کرنے والے چونکہ ارتقاء کے منکر ہوتے ہیں لہذا میں نے اپنے جواب میں یہ بھی ڈال دیا کہ اس سے ارتقاء کا رد نہیں ہوتا ہے۔ البتہ میں آئندہ دھیان کروں گا کہ جتنا سوال ہو، اتنا ہی جواب دوں، اس سے زیادہ نہیں۔ آپ کی توجہ دلانے کا شکریہ، باقی میری اپروچ ایکاڈیمک ہے۔ میں نے بحث ختم کردی۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے، فروری 2025ء ہی کی، کہ ایک نوجوان کی طرف سے سوال موصول ہوا کہ اسے اپنے ہم جنسوں میں رغبت محسوس ہوتی ہے۔ میں نے چیٹ جی پی ٹی سے سوال کیا کہ اس کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟ خیر، اس نے بتلایا کہ اس کی وجوہات کہ مرد، مرد ہی میں رغبت محسوس کرے نہ کہ عورت میں، مختلف ہو سکتی ہیں کہ جن میں سے کچھ ہارمونل، کچھ جنیٹک، بعض کلچرل اور بعض سائیکالاجیکل ہو سکتی ہیں۔ ساتھ ہی اس نے یہ بتلا دیا کہ یہ ایٹریکشن محسوس کرنا نارمل ہے، ایبنارمل نہیں۔ میں نے اسے دوبارہ سوال کیا کہ اگر یہ نارمل ہے یعنی سیم جینڈر

ایٹریکشن، تو ٹرمپ نے ٹرانس جینڈر کو بَین کیوں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ٹرمپ نے بَین نہیں کیا ہے بلکہ اس نے ٹرانس جینڈر کے حوالے سے اوباما کی پالیسی کو رَول بیک کیا ہے لہذا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ٹرمپ نے اس پر کسی قدر قدغن لگائی ہے۔ میں نے اس سے تیسرا سوال کیا کہ مجھے یہ بتلاؤ کہ ٹرمپ نے جنوری ۲۰۲۵ء میں ٹرانس جینڈر کے بارے کیا اقدامات کیے ہیں۔ اب اس نے جواب دیا کہ ٹرمپ نے یہ کہا ہے کہ جینڈر دو ہی ہیں؛ مرد اور عورت۔ کوئی تیسری جینڈر نہیں ہے۔ اور اس نے ٹرانس جینڈر کو بَین کرنے کے لیے یہ یہ اقدامات کیے ہیں۔ اب میں نے اسے کہا کہ مجھے یہ بتلائے کہ اس کیا

کے اپنے ہی دیے ہوئے دو جوابات میں فرق ی ہے اور اس نے اس فرق سے کیا سیکھا ہے۔ چیٹ جی پی ٹی نے جواب دیا کہ اس نے یہ سیکھا ہے کہ اس کا پہلا جواب اپ ڈیٹڈ نہیں تھا، سیاسی پالیسیاں وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں، ہمیں ان سے باخبر رہنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ اب میں نے اس سے سوال کیا کہ کیا ٹرانس جینڈر کے خلاف ٹرمپ کے یہ اقدامات انسانی حقوق کی خلاف ورزی میں آتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں ٹرمپ کے یہ اقدامات انسانی حقوق کی خلاف ورزی میں آتے ہیں۔ میں نے اب اس سے یہ سوال کیا کہ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ امریکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ امریکی حکومت جو کچھ کرتی ہے، وہ امریکہ نہیں ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ امریکی عوام میں ٹرانس جینڈر اور ایل جی بی ٹی کیو کی مخالفت بھی پائی جاتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ایسا ہی ہے کہ امریکہ میں ڈائیورسٹی ہے، سب کا نکتہ نظر ایک جیسا نہیں ہوتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ امریکہ، امریکی حکومت بھی نہیں ہے اور عوام بھی نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ محض زمین کا ایک ٹکڑا؟ کہ جس کا اقتدار اعلی بھی در حقیقت حکومت ہی کے پاس ہے یا آئین کا پلندہ کہ جس کے واضع (legislator) اس کے سیاستدان ہی ہیں جو بالآخر امریکی انسان ہی ہیں۔ ٹرمپ کی جمہوری حکومت جو اس نعرے کے ساتھ وجود میں آئی کہ وہ ٹرانس جینڈر کے بارے یہ یہ پالیسی دے گی، اس کو اس پر ووٹ پڑے اور وہ جیت گئی، اب زیادہ امریکیوں کی رائے کے مطابق ٹرانس جینڈر کے خلاف وفاقی حکومت نے قانون سازی ہوئی لیکن زیادہ امریکی یہ طے نہیں کر سکتے کہ آزادی کیا ہے؟ اور انسانی حقوق کیا ہیں، یہ کم امریکی طے کریں گے، فیا للعجب۔ کیا تماشا لگایا ہوا ہے۔ اور ہمیں یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ اب چیٹ جی پی ٹی مجھے جواب دینے کے لیے کچھ سیکھا چکا ہے، حقیقت میں کچھ نہیں سیکھا۔ یعنی اس نے ہم سے یہ سیکھ لیا ہے کہ ہمیں کیسے ریسپانس کرنا ہے، اب یہ اس کا دھیان رکھے گا، لیکن حقیقت میں اس سارے پراسس سے اس نے کچھ نہیں سیکھا کیونکہ یہ سب کچھ سیکھنا اس کے ڈیزائنر نے، اس میں بائے ڈیفالٹ رکھا ہی نہیں ہے۔ یہ اہم نکتہ ہے۔ یہ تو انسان ہے کہ اس کے ڈیزائنر نے اس کو اتنی آزادی دے رکھی ہے کہ بھلے چاہے تو اسی کا انکار کر دے۔

اصل میں اوپن اے آئی بھی کیا ہے؟ مشین لرننگ کا نتیجہ ہے۔ اور مشین لرننگ کے پرنسپلز یا ماڈلز کس نے وضع کیے ہیں، ظاہری بات ہے کہ انسانوں نے کیے ہیں۔ ہمارے جیسے سادہ لوگوں کے سامنے مشین لرننگ کی تعریف یہ ہو سکتی ہے کہ مشین الگورتھم کے ذریعے ڈیٹا سے سیکھ رہی ہے جبکہ ماہرین کے نزدیک مشین لرننگ کا ماڈل کہ جس کے تحت مشین سیکھ رہی ہے، وہ گوگل کا ڈیزائن کردہ لینگویج ماڈل فلین (FLAN) ہو سکتا ہے۔ دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سادہ لوگوں کے نزدیک مشین خودکار طریقے سے از خود سب کچھ سیکھ رہی ہے جبکہ ماہرین کے نزدیک ہیومن انٹیلی جینس، مشین انٹیلی جینس کی بنیاد بن رہی ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ اوپن اے آئی انسانوں کے بنائے ہوئے اخلاقی نظام اور عقلی اصول وضوابط سے آزاد ہے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ آپ اوپن اے آئی کو غیر اخلاقی کام کا کہیں، وہ نہیں کرے گا۔ آپ اسے کہیں کہ کسی کو گالی دے تو وہ نہیں دے گا۔ بہت سے سوالات کے جوابات میں وہ آپ کو کہے گا کہ یہ سوال مناسب نہیں ہے یا بعض اوقات وہ آپ کو کہے گا کہ آپ میرا غیر اخلاقی استعمال کر رہے ہیں اور یہ مناسب نہیں ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ اے آئی (AI) کا اخلاقی نظام (ethical framework) کس نے ڈیزائن کیا ہے؟ خود اے آئی نے؟ یا انسانوں نے کہ جس نے اس کو ٹرین (train) کرنے کے لیے ڈیٹا اور پرنسپلز دونوں دیے ہیں۔ تو اے آئی انسانی سوچ سے آزاد اور بلند ہو کر سوچ ہی نہیں سکتا کہ اس کے پاس ڈیٹا اور پرنسپلز دونوں انسانوں ہی کے دیے ہوئے ہیں۔ ابھی چائنا نے ڈیپ سیک (deep seek) کو لانچ کیا۔ اس سے چائنہ کے بارے سوال کریں تو وہ گول مول جواب دے گا یا جواب دے گا ہی نہیں۔ اور اس کا تجربہ اکثر نے کر لیا ہے اور اس پر ویڈیوز وائرل کر رہے ہیں۔ اور یہی کام چیٹ جی پی ٹی والوں نے بھی کیا ہوا ہے لیکن کس ڈومین میں، یہ آپ کو اس سے کھیل کر اندازہ ہو گا، انہوں نے اپنی ویلیوز میں یہ کام کیا ہوا ہے۔ ہر ایک اپنی ویلیوز پر مشینوں کو ڈیزائن کر رہا ہے، اے آئی میں بڑا حصہ ویلیو لوڈڈ کا ہے، اگرچہ اس میں ویلیو نیوٹرل بھی ہے۔ اور دونوں میں فرق کرنا عامی کے لیے ممکن نہیں ہے۔

اہل مغرب نے اپنے ہر علم، خواہ وہ سائنسی ہو سماجی، تاریخی ہو یا لسانی، کو نظریہ ارتقاء کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیا ہے اور اہل مشرق کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ہر علم کو ،چاہے وہ تاریخ ہو سائنس، نظریہ تخلیق کی روشنی میں مرتب کر کے دکھا دیں۔ اور جب تک ہمارے محققین فلسفہ، سائیکالوجی،بیالوجی، نظریاتی فزکس، عمرانیات، لسانیات اور تاریخ کے مضامین میں نظریہ تخلیق کی روشنی میں بحث و تحقیق کی بنیاد نہیں رکھ دیتے ، اس وقت تک دنیاوی علوم سے مذہب کا مقدمہ ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔

[7]تنزلات خمسہ، ستہ اور سبعہ وغیرہ مراد ہیں کہ جس کی کوئی دلیل نص میں صراحتاً تو کجا اشارتاً بھی موجود نہیں ہے۔ اس فلسفہ کے مطابق خالق کے وجود سے مخلوق کے وجود تک کا سفر چھ یا کم وبیش تنزلات [وحدت/ حقیقت محمدیہ، وحدیت/ اعیان ثابتہ، روح/ عالم امر، مثال/ عالم کلی، جسم/ عالم خلق، انسان/ عالم انسان] میں طے ہوا۔ بعض کے نزدیک "احدیت" پہلا تنزل ہے اور وہ "انسان" کو شامل نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ "حقیقت" اپنی ذات اور جوہر کے اعتبار سے "واحد" جبکہ اسماء اور صفات کے اعتبار سے "کثرت" ہے کہ ""اعیان ثابتہ" نے وجود کی بو بھی نہیں چکھی۔ "وجود مطلق" اور "عدم مطلق" کے مابین حد فاصل "عالم برزخ" ہے۔ "اسماء وصفات" سے "عدم" میں "اعیان ثابتہ" پر تجلی سے "حقائق ممکنات" کا ظہور ہوا۔ اور عالم متجلی "عالم غیب"، "عالم خیال" اور "عالم شہادۃ" میں منقسم ہے۔ "وجود" سے ان کی مراد "ما بہ الموجودیۃ" ہے نہ کہ "مصدری معنی" کہ جو محض ذہنی انتزاع ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ "فلاسفہ" کے نزدیک وہ "وجود مطلق بشرط الاطلاق" ہے جبکہ "وجودیہ" کے نزدیک "وجود مطلق لابشرط" ہے۔پہلی رائے ارسطو اور ابن سینا وغیرہ کی ہے جو وجود مطلق مانتے ہیں یعنی ایسا وجود جو مثبت صفات سے مجرد ہو۔ اور اطلاق کی شرط سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ مثبت صفات سے مجرد ہو۔ یہ سلبی صفات سے خدا کا تعارف کرواتے ہیں۔ دوسری رائے ابن عربی، ابن سبعین، عفیف التسلمانی وغیرہ کی ہے۔ پہلی صورت میں خالق کا

وجود محض "ذہنی" ہے کہ خارج میں "مطلق" کا وجود ممکن نہیں بلکہ "معین" ہی ہو گا جبکہ دوسری صورت میں مخلوق بھی خالق ہی ہے کہ یہ ایسا "مجرد وجود" ہے کہ جس میں واجب و ممکن، قدیم وحادث، واحد وکثیر، ذہنی وخارجی، عالم و جاہل اور قادرو عاجز وغیرہ کی قید نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ وجودیہ کا کہنا یہ بھی ہے کہ "معدومات" کے "اعیان" عدم میں "ثابت" ہے جبکہ عدم "شیء" ہے۔ پس "وجود" اور "ثبوت" کے مابین فرق کرنے کے باوجود ان میں "اتحاد" ماننے کی وجہ سے یہ "اتحادیہ" میں شامل ہیں کہ ان کے نزدیک "واجب الوجود"، "ممکن الوجود" کا "عین ثابت" ہے۔

اس فلسفے کی معروف بنیادیں دو ہیں ایک یہ کہ "معدوم" بھی "شیء" ہے کہ جس کی "حقیقت"، "ماہیت" یا "عین" ثابت ہے کیونکہ "معلوم" سے تمیز اس کے "شیء" ہونے کو مستلزم ہے۔ اور "معدومات" کے "اعیان" ہی "عین وجود حق" ہیں ۔ پس "اعیان ثابتہ" قدیم ہیں یعنی جمیع عالم کا "مادہ" قدیم ہے جبکہ "صورت" حادث ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی "شیء" کے ذہنی اور خارجی وجود میں بہت فرق ہے اور درجہ علم میں کسی شیء کا ذہنی ثبوت، اس کے خارجی وجود کو مسلتزم نہیں ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُلۡ لَّوۡ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰى ذِى الۡعَرۡشِ سَبِيۡلًا ﴿۴۲﴾ [الإسراء] لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا‌ ۚ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۲۲﴾ [الأنبياء]

یہ بھی واضح رہے کہ " فلاسفہ" کے نزدیک "معدومات" مخلوق ہیں جبکہ "وجودیہ" کے نزدیک "عین" ہیں۔ اس اگر یہ کہا جائے کہ "معدوم" درجہ علم میں "شیء" ہے تو یہ بات درست ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ "معدوم" فی نفسہ "شیء" ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

«إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ»[سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، 4/225]

دوسری بات یہ ہے کہ "معدوم" کا نہ تو کوئی "ثبوت" ہوتا ہے اور نہ ہی "وجود" جیسا کہ ان کا کہنا ہے کہ "معدوم" کا "ثبوت" تو ہوتا ہے لیکن "وجود" نہیں اور "ثبوت" سے ان کی مراد علمی وجود ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: وَقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـًٔا ﴿۹﴾ [مریم]؛ اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ [الطور]

اور ان کا یہ کہنا کہ "وجود" ماہیت اور حقیقت سے زائد ایک صفت ہے، بھی غلط ہے کیونکہ کسی شیء کی "ماہیت" اور "حقیقت" اس کا "عین وجود" ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے: اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَىۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۴۰﴾ [النحل]

اس آیت مبارکہ میں "معدو" کو درجہ علم میں "شیء" قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر وہ خارج میں "شیء" ہو تو یہ "تحصیل حاصل" ہے۔ اور "معدوم" سے خطاب "طلب جازم" کا اظہار ہے جیسا کہ انسان کا یہ کہنا کہ "ایسا ہی ہونا چاہیے"۔

ان کی دوسری بنیاد یہ ہے کہ "اعیان ثابتہ"، "عین حق" ہیں اور فرعون کے قول کی بھی یہی "حقیقت" ہے۔ دونوں وجود میں "مشترک" ہیں جبکہ ان کی "ماہیت" اور "عین" میں فرق ہے کہ "وجود" ان کے نزدیک صفت زائد ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قول کے ذریعے انہوں نے "خالق" اور "مخلوق" دونوں کا انکار کیا کیونکہ "مراتب وجود" چار ہیں: علمی، عینی لفظی اور رسمی کہ جنہیں خالق نے درج ذیل آیات میں جمع کر دیا ہے:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿ ۱ ﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿ ۲ ﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿ ۳ ﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿ ۴ ﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿ ۵ ﴾ [العلق]

اور اشتراک صرف ذہنی وجود میں ہوتا ہے، خارجی وجود میں اشتراک ممکن نہیں لہذا "وجود مطلق" اور "حقائق کونیہ" کا مشترک ہونا غلط ہے کیونکہ یہ "حق" کے خارجی وجود کے انکار کو مستلزم ہے اور اسے صرف ذہنی وجود تک محدود کر دیتا ہے۔

اس قول کے قائل "ظاہر" اور "مظاہر" اور "مجلی" اور "متجلی" میں فرق کرتے ہیں جبکہ ان میں سے بعض کے نزدیک تو وہ ایسا "وجود مطلق" ہے کہ جس میں "تمیز" اور "تعین" نہیں ہے

اور جہاں "تمیز" اور "تعین" ہو جائے وہاں "مخلوق" ہے، چاہے "مرتبہ الہیہ" میں ہو جائے۔ اور اس قول کا فساد پہلے والے سے بڑھ کر ہے کہ "وجود مطلق" علمی وجود ہے نہ کہ خارجی۔ اور ان میں سے بعض "مطلق" اور "معین" اور "وجود" اور "ماہیت" میں فرق کے بھی قائل نہیں ہیں جیسا کہ سمندر کی موجیں، سمندر اور شعر کے اجزاء، شعر میں داخل ہیں۔ اور اس قول کا فساد پہلے دو سے بھی بڑھ کر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ "اعیان" کے "ظہور" کے بارے ان کا کہنا یہ ہے کہ "حقائق کونیہ" جو کہ "معدوم" ہیں لیکن ان کے "اعیان" علم الہی میں اس "تجلی مطلق" میں "ثابت" ہیں کہ جو ذات الہی کے ساتھ متحد ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حقائق "معدوم" ہیں یا "مخلوق" ہیں۔ اگر تو "معدوم" ہیں تو کچھ موجود نہیں ہے جو عقلاً مستحال ہے اور اگر "معدوم" ہونے کے بعد "موجود" ہیں تو وہ "حق" نہیں ہوسکتے کہ وہ کبھی "معدوم" نہیں رہا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب انہوں نے "اعیان" کو "مظہر حق" یا "مجلی الہی" کہا تو کیا یہ "عین ذات" ہیں، جیسا کہ ان کا کہنا ہے، تو اس صورت میں مخلوق کا "عین ثابت"، اللہ کی "ذات" ہی ہے۔ یا "حق" نے ان "اعیان" کو روشن کر دیا تا کہ وہ اسے جان سکیں تو اس صورت میں ذات باری تعالی "معدوم" کا "معلوم" بن گئی۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ان کا یہ جو کہنا ہے کہ "حق" کے ساتھ کچھ نہ تھا اور وہ اپنی ذات میں "متجلی" تھا کہ "خلیت الہیہ" کے "نزول" کے ساتھ "حقیقت نبوت" کی گرہ ظاہر ہوئی جو "وجود" کے لیے آئینہ بن گئی اور "حق" اس میں ظاہر ہوا۔ پس ان کے نزدیک "ظاہر" اور "مظہر" ایک ہی ہیں اور اگر "ظہور" سے مراد "وجود" ہے تو "حق" کا ظہور تکرار کے ساتھ ہوا اور اگر "ظہور" سے مراد "وضوح" ہے تو "مخلوق" تو ہے نہیں تو "وضوح" کس کے لیے ؟

پانچویں بات یہ ہے کہ ان کے نزدیک "اعیان ثابتہ" کو چاہے "حق" کہہ لو، چاہے "خلق" کہہ لو، چاہے "حق" اور "خلق" دونوں کہہ لو اور چاہے تو نہ تو "من کل وجہ خلق" اور نہ ہی "من کل وجہ حق" کہہ لو یا کچھ بھی کہہ لو، یا چاہے کسی مقام حیرت میں حیران و پریشان رہو، یہ سب برابر ہے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ جسے وہ "سرقدر" کہتے ہیں، وہ دراصل "جہالت" ہے کہ حق "اعیان" کا محتاج ہے کہ ان پر ایسی ہی "تجلی" ہوتی ہے جیسا کہ ان کی "اقتضاء" ہے لہذا وہ ان کے سامنے "عاجز" اور "مجبور" ہے۔ اور ان کے قول کے مطابق "حق" نے وہ جانا جس کا اسے پہلے "علم" نہ تھا حالانکہ وہ ان "ممکنات" کو جانتا ہے جو اس نے پیدا نہیں کیں۔

ساتویں بات یہ کہ ان کے بقول اسماء، "وجود حق" اور" اعیان" کے مابین "نسبت" اور "اضافت" ہیں۔ اسماء کے احکام، "اعیان ثابتہ" میں ہیں جو "عدم" میں ہیں۔ اور یہ احکام "اعیان" میں "تجلی حق" کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ اور "اعیان" حق کا آئینہ ہیں کہ جن میں وہ اپنے "اسماء" کو دیکھتا ہے۔جب وہ "اعیان" میں ظاہر ہو اتو" اسماء کی نسبت" قائم ہوئی اور ظاہری کثرت اسی "نسبت" کی ہے کہ اسماء کے احکام "اعیان" کی صورت میں ظاہر ہوئے اور "وجود" اعیان پر "فائض" ہو کر ان میں "ظاہر" ہواتو " اعیان" کے پہلو سے "تفرق" حاصل ہوا حالانکہ "وجود مطلق" وہ ہے جو "اذہان" میں "معقول" ہوتاہے نہ کہ "اعیان" میں "ثابت"۔

اور آخری بات یہ ہے کہ اس فلسفے کے قائلین کا کہنا یہ ہے کہ اس کا مصدر "وحی الہی" نہیں بلکہ "کشف والہام" ہے اور کسی متعین شخص کا "کشف والہام" امت کے حق میں "حجت" کیسے ہو سکتا ہے جبکہ خود صاحب کشف کے حق میں بھی اس کے "حجت" ہونے کی کوئی دلیل "نص" میں موجود نہیں ہے۔

ان میں سے وہ بھی ہیں جو اپنے آپ کو "خاتم اولیاء" سمجھتے ہیں اور "خاتم اولیاء" کو "خاتم انبیاء" سے افضل قرار دیتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ تمام انبیاء "خاتم اولیاء" کے "مشکاۃ" سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ اس "جہالت" کو "توحید خالص" قرار دیتے ہیں جو ان سے پہلے امت میں کسی فقیہہ تو کجا کسی صوفی کو بھی حاصل نہ ہوئی ۔ ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ جنید بغدادی بھی اس توحید تک نہیں پہنچ پائے تھے جو ہمیں حاصل ہوئی ہے۔ اور یہی "جہل مرکب" ہے۔

ان کے محبین میں سے بعض نے ان کے پہلے قول کی یہ تاویل کی ہے کہ نبی کی ولایت اس

کی نبوت سے افضل ہوتی ہے جو کہ خود ایک دوسری جہالت پر مبنی قول ہے۔ نبی ہر "حال" میں اللہ کا ولی ہوتا ہے، چاہے وہ حال "عبادت" کا ہو یا "رسالت" کا۔ کیا نبی فریضہ رسالت کی ادائیگی میں اللہ کا دشمن ہوتا ہے؟ معاذ اللہ !

جس طرح "ارتقاء" کے نظریے نے خدا کے وجود کے انکار کو سائنس بنانے کی ناکام کوشش کی ہے، اسی طرح "تنزل" کے فلسفے نے مخلوق کے وجود کے انکار کو علم بنانے کی سعی لاحاصل کی ہے۔

[8]جس طرح سائنس کے میدان میں کچھ "مذہبی جیالہ پن" موجود ہے اسی طرح بعض مسلمان ماہر انسانیات اور عمرانیات (Humanists and Social Scientists) میں بھی کچھ ایسے رویہ دیکھنے کو ملتا ہے جیسا کہ بعض مسلم اسکالرز کا یہ وہم ہے کہ مسلم معاشروں میں مغربی الحاد سے پیدا شدہ فساد کا حل "تنزلات ستہ" کے دقیانوسی فلسفے "The Unity of the Being" کو قبول کر لینے میں ہی نظر آتا ہے۔ بعض تو وہ ہیں جنہوں نے اس فلسفے کو انگریزی میں پڑھا ہے ، جیسا کہ ملائشیا اور یورپ میں آباد بعض مسلمان مفکرین، کہ جنہوں نے سائیکالوجی کی کچھ جدید بحثوں کو اس کے ساتھ ملا کر ایک عجیب معجون مرکب بنا رکھا ہے۔ اور بعض وہ ہیں کہ جنہوں نے اردو، فارسی یا عربی میں مطالعہ کیا ہے لیکن اس مفروضے کے ساتھ کہ اس جیسی اعلی فکر (intellectual thought) مسلمان امت تو کجا دنیا میں ہی پیدا نہیں ہوئی ۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ مخلوق کا وجود اُس کا وہم یا خالق کا خیال ہے اور وجود صرف خالق ہی کا ہے، مذہب اور سائنس دنوں کے اعتبار سے "جہل مرکب" ہے۔ اور دوسرا اس مقدمے کو ثابت کرنے کے لیے مذہب اور سائنس کا سہارا لینا ایک ذہنی عیاشی کی مشق سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔

وحدت الوجود "The Unity of the Being" کے فلسفے کی کوئی ایسی تعبیر کہ جس میں مخلوق کا وجود بھی مانا گیا ہو، چاہے "مثل معدوم" کے درجے میں سہی، تو اس کا حکم الگ ہے۔ اگرچہ ایسی تعبیر اس فلسفے کا معیاری ورژن (standard version) نہیں ہے اور

اس کا معیاری ورژن وہی ہے کہ جس میں مخلوق کے وجود کا انکار کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اس فلسفے کو مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے کہ جس کا انکار ممکن نہیں ۔ علمی اعتبار سے اگرچہ " The Unity of the Being "کی ہر تعبیر کا حکم ایک نہیں لیکن منہج کے پہلو سے ایک ہی حکم جاری ہو گا۔

[9] منہج کے اعتبار سے ہر اس نظریے یا عقیدے پر کم ازکم بدعت کے الفاظ کا اطلاق ہو سکتا ہے کہ جس کا مبدا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہو اور جس کے حاملین صحابہ اور قرون اولی کی جماعت نہ ہو۔ نہ ہمارے فقہائے اربعہ " The Unity of the Being" کے مذکورہ بالا عقیدے سے واقف تھے اور نہ ہی ائمہ متکلمین کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ بانیان فقہی وکلامی مذاہب امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام ابن حزم، امام ابو الحسن اشعری، امام ابو منصور ماتریدی رحمہم اللہ اجمعین میں سے کسی ایک کا بھی یہ

عقیدہ ہر گز نہ تھا۔ عقیدہ وفقہ میں پیدا ہونے والے جملہ مذاہب ومکاتب فکر کی روایت میں یہ عقیدہ شامل نہیں جبکہ اسے ساتویں صدی ہجری میں پہلی مرتبہ جامع اور مرتب صورت میں پیش کیا گیا۔ عقلی و منطقی اعتبار سے اس کے غلط ہونے کے لیے صریح شرعی نصوص، عقل عام (common sense) کے علاوہ وہ سب تحقیقی کام کافی وشافی دلیل ہے جو سائنسی علوم (Natural Sciences) میں امر واقعہ (fact) بن چکا ہے۔

[10] سوفسطائیت کے ساتھ بدعت بھی ہے۔

[11] تاریخ وسیرت کا مطالعہ بتلاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت خدا کے وجود کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ ایسی شخصیت تاریخ انسانی میں کبھی پیدا نہ ہوئی۔آپ علیہ السلام کی زندگی، معجزات، قرآن مجید، پشین گوئیاں، اخلاق وکردار، جہد وکاوش، کامیابی ونتائج اورپیغام سب مل کر ایک بہت بڑی دلیل بن جاتے ہیں کہ جس کا انکار ممکن نہیں۔ خدا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ خدا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں کوئی شائبہ تک نہیں ہے کہ وہ معلوم تاریخ میں ہیں۔ بقیہ مذاہب کے

بانیان یا مقدس شخصیات غیر معلوم تاریخ کے افراد ہیں کہ جن کے بارے مستند معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں جیسا کہ رام چندر جی، گوتم بدھا، مہاویر، کنفیوشش وغیرہ۔ یہ لیڈرز اپنی جگہ بڑے نام ہیں لیکن ان کا اپیکٹ ایک خاص خطے میں ہے، پوری دنیا میں نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام کا اپیکٹ دنیا کے ہر خطے اور نسل میں موجود ہے، عرب ہوں یا نان عرب، جبکہ آپ علیہ السلام ان تمام لیڈرز کے بعد تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام کا اپیکٹ بہت بڑا اور ہمہ گیر ہے، اس کا اندازہ سیرت اور تاریخ اسلام کے مطالعے سے ہی ہو سکتا ہے۔

دوسرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض تیئس برس کے عرصے میں اذہان وقلوب، عمل وکردار اور معاشرے وریاست کی سطح پر جو تبدیلی پیدا کی ہے، ویسی اور اتنی بڑی ہمہ گیر وہمہ جہت تبدیلی دنیا کی تاریخ میں اس سے پہلے اور اس کے بعد نظر نہیں آتی ہے۔ بنو امیہ اور سلطنت عثمانیہ کے زمانے میں دنیا کے تین بر اعظموں ایشیا، یورپ اور افریقہ پر مسلمانوں نے حکومت کی ہے اور فی الحال تک ساٹھ کے قریب ممالک مسلمانوں کے ہیں جو دنیا میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ آج بھی دنیا کے ہر خطے میں مسلمان اور اسلامی تہذیب موجود ہے۔ پچھلے چودہ پندرہ سو سالوں سے یہ تہذیب جس آن بان اور شان سے کھڑی ہے، اس کی بھی کوئی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ہے کہ کسی تہذیب نے

اتنا لمبا عرصہ اس شان وشوکت کے ساتھ گزارا ہو۔ دنیا میں بڑے لیڈرز تو بہت سے ہو گزرے ہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اصحاب عمل وفضل پیدا کیے ہیں، ویسی مثال کسی لیڈر کے ہاں نہیں ملتی کہ اس نے بڑے ساتھی پیدا کیے ہوں۔ آپ علیہ السلام نے ایک ٹیم تیار کی اور اس ٹیم کی مثال بھی نہیں ملتی۔

یہودی امریکی مورخ ڈاکٹر مائیکل ہارٹ نے دنیا کی تاریخ بدلنے والے سو افراد کی سوانح (The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History)مرتب کی کہ جس میں پہلے نمبر پر محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا، دوسرے پر نیوٹن، تیسرے پر مسیح علیہ السلام، چوتھے پر گوا تم بدھا، پانچویں پر کنفیوشش اور چھٹے پر سینٹ پال کو جبکہ دسویں نمبر پر آئن اسٹائن کو رکھا ہے۔اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو مذہبی اور سیاسی لیڈر کے طور جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام کو محض سیاسی لیڈر کے طوربیان کیا ہے۔ مائیکل ہارٹ نے واضح کیا کہ انہوں نے ایک صد لیڈرز میں جو ترتیب لگائی ہے، وہ نیکی اور تقوی کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان دنیاوی کامیابی، تاریخی اثر ورسوخ اور جدید دنیا کی تعمیر وترقی کی بنیادپر ہے۔

[12] میگا تھیوریز تین ہی ہیں؛ نظریہ تخلیق(Creationism)، نظریہ وحدت الوجود(The Unity of The Being) اور نظریہ ارتقاء(Evolution)۔ یہ تینوں نظریات مذہب، فلسفہ اور سائنس کے تین بڑے مضامین نے پیش کیے ہیں۔ تینوں قسم کے نظریاتِ وجود کی علمیات (epistemology) بھی اپنی اپنی ہیں جو بالترتیب وحی، عقل اور مشاہدہ کے ذرائعِ علم پر مبنی ہیں۔ مبنی بر وحی نظام استدلال اور علمیات کی روشنی میں پہلی تھیوری امرِ واقعہ اور حق ہے جبکہ بقیہ دو سفید جھوٹ ہیں۔

تو اس سوال کے، کہ میں اس دنیا میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں، اب تک کی تاریخ میں صرف تین ہی جواب موجود ہیں؛ نظریہ تخلیق، نظریہ وحدت الوجود اور نظریہ ارتقا۔ جب جواب ہی تین ہیں تو میرے پاس آپشن ہی نہیں ہے کہ میں ان تین کے علاوہ کسی جواب کو اختیار کروں۔ رہی یہ بات کہ چوتھا جواب بھی ہو سکتا ہے تو عقلاً اس کا احتمال ہے کہ چوتھا جواب ہو لیکن آج تک کی تاریخ میں چوتھے جواب کے ساتھ زندہ رہنا لا ادریت کو اختیار کرنا ہے کہ فی الحال چوتھا جواب معلوم نہیں ہے۔ پس آپ چوتھے جواب کو ماننے کی صورت میں یہ مانیں گے کہ آپ جاہل ہیں۔ اور جاہل کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ عالم پر نقد کرے اور نہ ہی اسے یہ حق حاصل ہے کہ دوسرے

کے بارے طے کرے کہ اُس کے پاس بھی علم نہیں ہے جیسا کہ اِس کے پاس نہیں ہے۔ بہر حال ان تینوں نظریات کا جب تقابلی مطالعہ کیا جاتا ہے تو سب سے جامع اور منطقی جواب نظریہ تخلیق کا ہے کہ اگرچہ شبہات اور سوالات اس پر بھی وارد ہوتے ہیں لیکن نسبتاً کم ہیں۔

اور نظریہ تخلیق پر شبہات اور سوالات کا دروازہ جانتے بوجھتے اس لیے کھلا رکھا گیا ہے کہ اس دنیا کے خالق نے اسے دارِ آزمائش بنانا تھا اور آزمائش کے لیے اختیار شرط ہے ۔ اور اختیار کے لیے لازم ہے کہ جبر نہ ہو۔ لہذا ایمان کو کسی مطلق قطعی دلیل کے ذریعے جبر نہیں بنایا گیا تا کہ وہ آزمائش کے طور باقی رہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ﴿ ۴ ﴾ [الشعراء: 4]

یہی ایمان عالم آخرت میں مطلق قطعی دلیل کے ذریعے جبر بن جائے گا اور ہر منکر، ایمان لے آئے گا لیکن اس وقت اس کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا کہ آزمائش باقی نہ رہی۔ ارشاد باری تعالی ہے: وَ لَوۡ تَرٰۤى اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاكِسُوۡا رُءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ رَبَّنَاۤ اَبۡصَرۡنَا وَ سَمِعۡنَا فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ ﴿ ۱۲ ﴾ [السجدة: 12]

اس دنیا میں بھی عذاب الہی کے آثار دیکھ کر منکرین ایمان لے آتے ہیں لیکن وہ ایمان ان کو فائدہ نہیں دیتا کیونکہ وہ جبری ایمان ہے یعنی ایسا ایمان جس پر دلیل کے جبر نے اسے مجبور کر دیا ہے اور اس کے انکار کا اختیار سلب کر لیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: وَ جٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَ جُنُوۡدُهٗ بَغۡيًا وَّ عَدۡوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ وَ اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿ ۹۰ ﴾ آٰلۡـٰٔنَ وَ قَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَ كُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿ ۹۱ ﴾ فَالۡيَوۡمَ نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ﴿ ۹۲ ﴾ [یونس]

کہا جاتا ہے کہ عقلِ محض جن تھیوریز کو معقول بنیادیں فراہم کرتی ہے، ان کی فہرست اگرچہ طویل ہے لیکن ان میں سے ایک نظریہ وحدت الوجود بھی ہے۔ وحی کا مصدر اور ماخذ چونکہ ایک ہی ہے لہذا ہر دور کی کتبِ مقدسہ اور پیغمبروں کی تعلیمات میں نظریہ تخلیق کا واقعہ ایک ہی طرح سے نقل ہوا ہے اور اس میں اختلاف نہ ہونے کے برابر ہے۔ بائبل کی صورت کتاب مقدس ہو یا قرآن مجید، دونوں کے نزدیک زمین وآسمانوں کی پیدائش چھ دنوں میں ہوئی اور نسل انسانی کا آغاز آدم وحواء علیہما السلام سے ہوا۔ پس وحی کے ذرائعِ علم سے ایک ہی نظریہ حاصل ہوتا ہے

جبکہ عقل اور مشاہدے کے ذرائع سے حاصل ہونے والے نظریات ایک سے زائد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وحی کے فریم آف ریفرینس میں محض ایک ہی نظریہ حق سچ قرار پاتا ہے اور وہ تخلیق کا نقطہ نظر ہے۔

دوسری طرف عقل کے فریم آف ریفرینس میں رہتے ہوئے فلاسفہ اور حکماء نے نظریہ تخلیق کو بھی ثابت کیا ہے اور دیگر نظریات کو بھی۔ پس عقل کے ذریعہ علم سے بھی نظریہ تخلیق کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ دوسری بات ہوئی۔

تیسری بات یہ کہ عقل چونکہ ایک اضافی دلیل ہے لہذا اس کی دریافت شدہ حقیقت بھی اضافی (relative truth) ہی ہے۔ پس مبنی بر وحی صداقت غالب قطعیت اور یقین کا فائدہ دیتی ہے جبکہ عقلی صداقت ظن اور گمان سے آگے نہیں بڑھ پاتی۔ رہی مبنی بر مشاہدہ حقیقت جو سائنس کا موضوع ہے تو وہ وقت کے ساتھ بدل رہی ہے یعنی جیسے جیسے انسان کا مشاہدہ بڑھتا چلا جا رہا ہے، نت نئے حقائق دریافت ہو رہے ہیں، ارتقاء کی تھیوری بھی اپنے ارتقاء کے مراحل طے کر رہی ہے۔ ننگی آنکھ (naked eye) کے مشاہدے سے جو حقیقت نظر آرہی تھی، وہ مائیکرو اسکوپ اور ٹیلی اسکوپ کی آنکھ کے اضافے سے بدل گئی ہے۔ اور ہبل (Hubble) کے ذریعے مشاہدے کی حقیقت اب جیمز ویب (James Webb) کی آنکھ سے کیے گئے مشاہدے سے چیلنج ہوتی نظر آرہی ہے۔ جیمز ویب نے ہبل کے مشاہدے پر اضافے بھی کیے ہیں لیکن اس کے ساتھ اس کا ڈیٹا یہ بھی بتلا رہا ہے کہ کائنات کی ابتداء کے بارے ہم غلط ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کائنات کی توسیع کا تناسب (expansion rate of the universe) اس حساب سے بدل رہا ہے کہ آپ کائنات میں کس مقام کو فوکس کر کے ڈیٹا حاصل کر رہے ہیں۔

[13] مذہبی تجربہ (religious experience) خواب کی مانند ایک عالمی تجربہ (universal experience) ہے۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ خواب تو خود ایک ذاتی تجربہ ہے نہ کہ عالمی۔ یہ بات درست ہے کہ خواب ایک پہلو سے ذاتی تجربہ ہے لیکن اپنے اطلاق میں یہ ایک عالمی تجربہ ہے۔ یعنی جو خواب میں نے دیکھا ہے، وہ میں نے ہی دیکھا ہے، وہ میرا

ذاتی تجربہ ہے کہ وہ ایک جزئی ہے۔ لیکن وہ کلی کہ جس کے تحت یہ جزئی داخل ہے یعنی مطلق خواب تو وہ ہر کوئی دیکھتا ہے، لہذا محض خواب ایک عالمی تجربہ ہے۔ یہ ویسا ہی عالمی تجربہ ہے جیسا کہ خوشی اور غمی ایک عالمی تجربہ ہے کہ جس سے ہر انسان گزرتا ہے لیکن مخصوص خوشی و غمی یا اس کی کیفیت و شدت وہ ہر انسان کا ذاتی تجربہ ہوتا

ہے۔ پس محض روحانی تجربہ ایک عالمی تجربہ ہے کہ جس سے ہر انسان گزرتا ہے۔ البتہ کوئی اس کو دعا کی قبولیت کا نام دے دیتا ہے، تو کسی کو وہ کرامت معلوم پڑتا ہے، اور کوئی اسے چھٹی حس کے نام سے پکارتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایمان کی کیفیات بھی ایک روحانی تجربہ ہے۔ قرآن مجید میں ذکر ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾[النور]؛ آپ ﷺ کا فرمان ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ. [البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الإِيمَانِ، دار طوق النجاة، 1422هـ، 1/13]

دنیا میں لاکھوں انسانوں کو اس کا تجربہ ہوتا ہے کہ وہ کسی مشکل گھڑی میں اپنے رب کو پکارتے ہیں تو ان کی مصیبت دور ہو جاتی ہے اور آزمائش ٹل جاتی ہے۔ اکثر حالات میں آزمائش کے ٹل جانے یا دعا کے پورا ہو جانے کی سوائے "خدا کی مدد"(Intervention of God) کے اور کوئی توجیح ممکن نہیں ہوتی مثلاً کینسر کے آخری مرحلے کے مریض دعا کے نتیجے میں صحت یاب ہو جاتے ہیں یا بانجھ (sterile) کو اولاد مل جاتی ہے۔

[14] انسان اور کائنات کا خالق، مالک، مدبر اور رازق ایک ہی ہے، یہ توحید ربوبیت ہے اور یہ فطرت انسانی میں ودیعت شدہ ہے۔ فطرت علم نہیں بلکہ وہ ملکہ یعنی صلاحیت ہے کہ جو خالق کی معرفت اور خیر و شر میں تمیز کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہ صلاحیت کبھی خارجی ماحول اور کبھی انسانی رویوں کے سبب مسخ ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا

فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ [الأعراف]؛ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿ ۳۰ ﴾ [الروم]؛ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ ﴿ ۷ ﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۪ ﴿ ۸ ﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۪ ﴿ ۹ ﴾ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿ ۱۰ ﴾ [الشمس]؛ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿ ۷۸ ﴾ [النحل]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ. كَمَا تُنَاتَجُ الْإِبِلُ، مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ. هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ. [الموطأ، كتاب الجنائز، جَامِعُ الْجَنَائِزِ، 2/338]؛ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿ ٦ ﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٪ ﴿ ۷ ﴾ [البقرة]

[15] سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿ ۵۳ ﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿ ۵۴ ٪ ﴾ [فصلت]

خالق کے وجود پر اس کی مخلوق ہی دلالت کرنے کے لیے کافی ہے جیسا کہ فن پارے کا وجود فنکار(artist)، عالیشان عمارت کا وجود اپنے معمار، اور جیٹ انجن کا وجود اپنے انجینئر کے حسن تخلیق کی دلیل ہے۔ارشاد باری تعالی ہے: قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿ ۲۰ ﴾ [العنكبوت]؛ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿ ۲۰ ﴾ وَ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿ ۲۱ ﴾ [الذاريات]؛ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿ ۵۳ ﴾ [فصلت]؛ قيل لبَعض الاعراب بِمَ عرفت رَبك فَقَالَ البعرة تدل على الْبَعِير وآثار الخطا تدل على الْمسير فسماء ذَات أبراج وَأَرْض ذَات فجاج كَيفَ لَا تدل على الْعلي الْكَبِير۔ [إيثار الحق على الخلق في رد الخلافات إلى المذهب الحق من أصول التوحيد، ابن الوزير، محمد بن إبراهيم بن علي بن المرتضى الحسني القاسمي، دار الكتب العلمية – بيروت، الثانية، 1987م، 52]

[16] اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسۡجُدُ لَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ وَ النُّجُوۡمُ وَ الۡجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ کَثِیۡرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ کَثِیۡرٌ حَقَّ عَلَیۡہِ الۡعَذَابُ ؕ وَ مَنۡ یُّہِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ مُّکۡرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ﴿۱۸﴾ [الحج]؛ وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ [الذاریات]؛ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۲۵﴾ [الأنبياء]

[17] افلاطون کی رائے میں یہ دنیا جسے ہم عالم مادی(material world) کہتے ہیں، ایک دوسری دنیا عالم امثال(world of ideas) کا عکس (image) ہے۔ فلاطینوس کا اعتقاد ہے کہ وجود(being)، واحد(the one) کا فیضان (eminence) ہے۔ ابن عربی کا گمان ہے کہ یہ کائنات ذات باری تعالی کا خیال ہے۔ اور ارسطو کے نزدیک خدا کی حقیقت علت العلل (the prime cause) سے بڑھ کر نہیں ۔ اسپینوزا کے نزدیک خدا غیر شخصی ہے اور قوانین فطرت (laws of nature) ہی در حقیقت خدا ہیں جو اس کائنات میں اس طرح سے رَچے بسے ہیں کہ خالق و مخلوق ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ اور اسی

سے ملتی جلتی بات آئن اسٹائن اور اسٹیفن ہاکنگ نے بھی کی ہے۔ اور گلیلیو کے نزدیک خدا ذات تو ہے لیکن اس نے کائنات کو ایک مرتبہ پیدا کر کے چھوڑ دیا اور اب یہ اَز خود قوانین فطرت کے تحت چل رہی ہے جیسا کہ ایک گھڑی ساز کسی گھڑی کو چابی دے کر چھوڑ دیتا ہے۔ اسی سے ملتا جلتا نکتہ نظر نیوٹن نے بھی پیش کیا مگر اس اضافے کے ساتھ، کہ خدا کبھی کبھار اس کائنات میں دخل اندازی (intervention) بھی کر لیتا ہے۔

[18] انسان اس گولے پر کہ جسے ہم دنیا کہتے ہیں، موجود ہے۔ اور یہ اتنی بڑی حقیقت (reality) ہے کہ کسی کو اس کے انکار کی جُرأت نہ ہوئی سوائے سوفسطائیوں(sophists) کے ایک چھوٹے سے گِروہ کے۔ فلسفہ، مذہب اور سائنس(philosophy, religion & science) تینوں اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ انسان کا وجود کوئی وہم یا خیال نہیں بلکہ وہ حقیقت میں موجود (exist) کر رہا ہے۔ اب سَوال یہ پیدا ہوا کہ انسان اس گولے پر آیا کہاں سے؟ اگر وہ یہاں موجود ہے تو کہیں سے تو اس کا وُرود (entry) ہوا۔ اور کہیں تو اس کا خروج (exit) ہو رہا ہے؟ انسان یہاں اس زمین پر کہاں سے آگیا؟ بارش کے قطروں کے ساتھ آسمان سے ٹپکا ہے؟ پودوں کی طرح اِسی زمین سے اُگ آیا ہے؟ یا خلاء میں سفر کرتے ایلینیز کی باقیات میں سے ہے؟ اور یہ بھی کہ مرنے کے بعد یہ انسان کہاں جا رہا ہے؟ کیا اِسی مِٹی میں مل کر مِٹی ہو رہا ہے؟ یا دوبارہ کسی نئے جنم کے ساتھ واپس اسی دنیا میں پلٹ رہا ہے؟ یا ایک

دنیا سے دوسری دنیا یعنی عالم مادی سے عالم برزخ میں منتقل ہو رہا ہے؟ یا وارم ہول(wormhole) کے رستے ایک کائنات سے دوسری کائنات کے سفر پر ہے؟ مذہب، فلسفہ اور سائنس تینوں نے اس سوال کو مختلف انداز سے مخاطب (address) کیا ہے۔ فی الحال تک تو صورت حال یہی ہے کہ ان تینوں تخصصات (disciplines) میں اس سوال کا جامع ترین(most comprehensive) اور منطقی (most logical)جواب مذہب کے بیانیے(religious narrative) میں ہی پنہاں ہے۔

سائنس تو بگ بینگ سے پیچھے کیا تھا، اس سَوال کو ہی اپنے دائرہ کار سے خارج قرار دیتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ زمان ومکان(Time & Space) کے وجود سے پہلے کا تصور بھی انسانی ذہن کے لیے ممکن نہیں۔ لہذا بگ بینگ سے پہلے کیا ہے، دی گرینڈ ڈیزائن کے مصنف اسٹیفن ہاکنگ کے نزدیک یہ ایک بے وَقوفانہ (stupid)سوال ہے۔ رہا فلسفہ تو جتنے فلسفی ہو گزرے، اس سے زیادہ تو دنیا میں فلسفے موجود ہیں، اور سب باہم طور متضاد (self-contradictory)رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

البتہ مذاہب سماویہ(Semitic religions) میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخِری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء ورُسُل اور آسمانی کتب میں اس سَوال کا ایک ہی جواب دیا جاتا رہا کہ جسے آج ہم نَظَرِیَہ تخلیق (creationism)کے نام سے جانتے ہیں۔ واضح رہے کہ ہم اسے نَظَرِیَہ ، محض اس کی تھیورائزیشن کے سبب کہہ رہے ہیں، ورنہ تو یہ ایک ایسی حقیقت (reality)ہے کہ جس کی تائید عقل ومنطق سے بھی ہوتی ہے اور قدیم انسان کی تاریخ بھی اس کے لیے موید(supporting) ہے۔

سائنس کا تو ویسے ہی یہ موضوع نہیں ہے اور فلسفہ، عمرانیات (Sociology)، نفسیات (Psychology)،بیالوجی (Biology)، علم الانسان (Anthropology)، علم الآثار (Archeology) اور نظریاتی فزکس (Theoretical Physics) کے جمیع بیانیوں (narratives) میں انسان کے مبدا ومعاد (Alpha and Omega) کے سوال کے بارے اتنا جواب موجود نہیں ہے کہ جتنا آسمانی مذاہب (Semitic Religions) میں سے کسی ایک مذہب کے بیان میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں انسانی اور عمرانی علوم(Humanities and Social Sciences) میں ایسے نظریات موجود ہیں کہ انسان خود ہی مذہب اور خدا دونوں کا خالق ہے لیکن ان جمیع نظریات کے حق میں سائنسی وروایتی شواہد موجود نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں ماہرین عمرانیات (Social Scientists) کا اس بارے کسی ایک بیانیے پر اتفاق

"ممتنع" (impossible) ہے جبکہ اختلاف زمان ومکان کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء ورسل کا دعوی اوربیان ایک ہی رہا ہے اور

وہ "توحید" ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔہُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَہُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾ ٪[البقرۃ]؛قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ۙ﴿۱۵﴾ یَّہۡدِیۡ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ بِاِذۡنِہٖ وَ یَہۡدِیۡہِمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۱۶﴾ [المائدة]

[19] وَ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ عَرۡشُہٗ عَلَی الۡمَآءِ ﴿7﴾ [ھود]؛ «كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الماءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ» [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ {وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ}، 9/124]؛ «أَبِي رَزِينٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ، 5/139]۔ امام ترمذی ، امام ذہبی اور امام ابن حجر رحمہم اللہ نے اس روایت کو "حسن" کہا ہے۔[أيضاً؛ الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، العلو للعلي الغفار في صحيح الأخبار وسقيمها، دار الفكر - مصر، 1388ه، 18؛ ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي، هداية الرواة إلى تخريج أحاديث المصابيح والمشكاة، دار ابن القيم - الدمام، الأولى، 1422ه، 5/248]جبکہ امام ابن جریر طبری ، امام ابن حبان، امام ابن العربی اور امام ابن قیم رحمہم اللہ نے "صحیح" کہا ہے۔[الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير، تاريخ الطبري = تاريخ الرسل والملوك، دار التراث، بيروت، الثانية، 1387 هـ، 1/40؛ ابن حبان، محمد البستي، صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، مؤسسة الرسالة، بيروت، الثانية، 1414ه، 6144؛ ابن العربي، محمد بن عبد الله، عارضة الأحوذي بشرح صحيح الترمذي، دار الفكر، 1415ه، 6/208؛ ابن القيم، محمد بن أبي بكر، أعلام الموقعين عن رب العالمين، دار إحياء التراث العربي، الأولى، 1422ه، 4/224]۔

[20] «إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» [أبو داود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق السِّجِسْتاني، سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، المكتبة العصرية، صيدا -بيروت، 4/225]

[21] هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿ ۲۹ ﴾ [البقرة]؛قُلْ اَىٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ﴿ ۹ ﴾ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىٕلِیْنَ ﴿ ۱۰ ﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىٕعِیْنَ ﴿ ۱۱ ﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿ ۱۲ ﴾ [فصلت]

[22] اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿ ۵۴ ﴾ [الأعراف]؛ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿ ۳ ﴾ [یونس]؛اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿ ۲ ﴾ [الرعد]؛تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ؕ﴿ ۴ ﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ﴿ ۵ ﴾ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی ﴿ ۶ ﴾ [طه]؛اِلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۛؕ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ﴿ ۵۹ ﴾ [الفرقان]؛ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿ ۴ ﴾ [السجدة]؛ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿ ۴ ﴾ [الحديد]

[23] اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿ ۱۱۵ ﴾ [المؤمنون]؛اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ ﴿ 2 ﴾ [الملك]

[24]وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿ ٥٦ ﴾ [الذاريات]؛ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿ ٢ ﴾ [الملک]؛وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ ﴿ 7 ﴾ [هود]

[25] عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ» [مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المعروف بصحيح المسلم، كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابٌ فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 4/2294]

[26]وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ 30 [البقرة]

[27]فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿ ٢٩ ﴾ [الحجر]

[28] أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ: جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ، وَالْأَبْيَضُ، وَالْأَسْوَدُ، وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، 4/222]

[29] وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿ ١٢ ﴾ [المؤمنون]

[30]قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَیَّ ؕ 75 [ص]

[31] عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ، يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ» [صحيح المسلم، كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

وَالْآدَابِ، بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ، 4/2016]

[32]ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ 9 [السجدة]

[33]وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿ ۳۰ ﴾ [البقرة]

[34] وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿ ۵۰ ﴾ [الكهف]

[35]وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۫ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ [الأعراف]

[36]يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ [النساء]

[37] الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ ﴿ ۷ ﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ ﴿ ۸ ﴾ [السجدة]؛ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿ ۵۴ ﴾ [الفرقان]؛ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿ ۳۰ ﴾ [الأنبياء]

[38]وَ قُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَ زَوۡجُکَ الۡجَنَّۃَ-35 [البقرة]

[39] قَالَ اہۡبِطُوۡا بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿ ۲۴ ﴾ قَالَ فِیۡہَا تَحۡیَوۡنَ وَ فِیۡہَا تَمُوۡتُوۡنَ وَ مِنۡہَا تُخۡرَجُوۡنَ ﴿ ۲۵ ﴾ [الأعراف]

[40]قُلۡنَا اہۡبِطُوۡا مِنۡہَا جَمِیۡعًا ۚ فَاِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ مِّنِّیۡ ہُدًی فَمَنۡ تَبِعَ ہُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿ ۳۸ ﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿ ۳۹ ﴾ [البقرة]

[41]وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿ ۱ ﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿ ۲ ﴾ فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ﴿ ۳ ﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿ ۴ ﴾ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿ ۵ ﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿ ۶ ﴾ [الذاريات]؛اِلَیۡہِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ اِنَّہٗ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ ﴿ ۴ ﴾ [يونس]؛یَوۡمَ نَطۡوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلۡکُتُبِ ؕ کَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِیۡدُہٗ ؕ وَعۡدًا عَلَیۡنَا ؕ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیۡنَ ﴿ ۱۰۴ ﴾ [الأنبياء]فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُکُمۡ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ وَ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ اَمۡ بَعِیۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿ ۱۰۹ ﴾ [الأنبياء]؛وَ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَاِذَا ہُمۡ مِّنَ الۡاَجۡدَاثِ اِلٰی رَبِّہِمۡ یَنۡسِلُوۡنَ ﴿ ۵۱ ﴾ قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۟ ہٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ وَ صَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿ ۵۲ ﴾ اِنۡ کَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ہُمۡ جَمِیۡعٌ لَّدَیۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿ ۵۳ ﴾ فَالۡیَوۡمَ لَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَیۡئًا وَّ لَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿ ۵۴ ﴾ اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِہُوۡنَ ۚ﴿۵۵ ﴾ ہُمۡ وَ اَزۡوَاجُہُمۡ فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوۡنَ ﴿ ۵۶ ﴾ لَہُمۡ فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ وَّ لَہُمۡ مَّا یَدَّعُوۡنَ ۚ﴿۵۷ ﴾ سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ﴿ ۵۸ ﴾ وَ امۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّہَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿ ۵۹ ﴾ اَلَمۡ اَعۡہَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۙ﴿۶۰ ﴾ وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿ ۶۱ ﴾ وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿ ۶۲ ﴾ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿ ۶۳ ﴾ اِصۡلَوۡہَا الۡیَوۡمَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿ ۶۴ ﴾ [يس]؛

وَ لَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمۡ لِیَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِیۡہِ الۡاَبۡصَارُ ۙ﴿۴۲ ﴾ مُہۡطِعِیۡنَ مُقۡنِعِیۡ رُءُوۡسِہِمۡ لَا یَرۡتَدُّ اِلَیۡہِمۡ طَرۡفُہُمۡ ۚ وَ اَفۡـِٕدَتُہُمۡ ہَوَآءٌ ﴿ ۴۳ ﴾ وَ اَنۡذِرِ النَّاسَ یَوۡمَ یَاۡتِیۡہِمُ الۡعَذَابُ فَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَکَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَ لَمۡ تَکُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَکُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ۙ﴿۴۴ ﴾ وَّ سَکَنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰکِنِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَ تَبَیَّنَ

لكم كيف فعلنا بهم و ضربنا لكم الأمثال ﴿ ۴۵ ﴾ و قد مكروا مكرهم و عند الله مكرهم ط و إن كان مكرهم لتزول منه الجبال ﴿ ۴۶ ﴾ فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ط إن الله عزيز ذو انتقام ﴿ ۴۷ ﴾ يوم تبدل الأرض غير الأرض و السموت و برزوا لله الواحد القهار ﴿ ۴۸ ﴾ و ترى المجرمين يومئذ مقرنين في الأصفاد ﴿ ۴۹ ﴾ سرابيلهم من قطران و تغشى وجوههم النار ﴿ ۵۰ ﴾ ليجزي الله كل نفس ما كسبت ط إن الله سريع الحساب ﴿ ۵۱ ﴾ هذا بلغ للناس و لينذروا به و ليعلموا أنما هو إله واحد و ليذكر أولوا الألباب ﴿ ۵۲ ﴾ [إبراهيم]

[42] شرع لكم من الدين ما وصى به نوحا و الذي أوحينا إليك و ما وصينا به إبرهيم و موسى و عيسى أن أقيموا الدين و لا تتفرقوا فيه ط كبر على المشركين ما تدعوهم إليه ط الله يجتبي إليه من يشآء و يهدي إليه من ينيب ﴿ ۱۳ ﴾ [الشورى]؛ و إذ أخذنا من النبيين ميثاقهم و منك و من نوح و إبرهيم و موسى و عيسى ابن مريم ۪ و أخذنا منهم ميثاقا غليظا ۙ ﴿ ۷ ﴾ [الأحزاب]؛ إن الله اصطفى ادم و نوحا و ال إبرهيم و ال عمرن على العلمين ﴿ ۳۳ ﴾ ذرية بعضها من بعض ط و الله سميع عليم ﴿ ۳۴ ﴾ [آل عمران]؛ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، قَالَ: فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ:

لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ. [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا، 1/186-187]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ خَمْسَةٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ» التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 2/595]

[43] اہل تاریخ نے دنیا کی تاریخ کو جو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے، یہ تقسیم "مذہب" کے بیان کی روشنی میں "قابل اصلاح" ہے۔ پہلا اور دوسرا دور "ما قبل تاریخ/قدیم حجری دور" [Paleolithic age (2,500,000-

Neolithic age (12,000-[اور "جدید حجری دور" [20,000/12,000 BCE), Britannica Bronze age (3,000-[جبکہ تیسرے اور چوتھے کو "کانسی کا دور" [4,500/3,500/3,300 BCE), ASPRO [Iron age (1,200-500 BCE-CE), Britannica] اور "لوہے کا دور" [1,200 BCE), Britannica] کا نام دیتے ہیں۔ اور پانچواں "قرون وسطی" [Middle ages (500-1,500 CE), Britannica] کا دور جبکہ آخری اور معاصر دور "دور جدید" [Modern Age] ہے۔ اہل مذہب کو اُنہی پانچ ادوار کی روشنی میں تاریخ انسانی کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ جو ہم نے اوپر متن میں نقل کر دیے ہیں کیونکہ یہ تقسیم ایک واقعی امر ہے نہ کہ محض "فرضیہ" (hypothesis)۔ آخری اور معاصر دور کا آغاز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے اور یہی "دور جدید" ہے کہ جس کا اختتام "الساعۃ/الواقعہ/القیامۃ" پر ہو گا۔

---

[44]وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۫ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ [البقرة]؛وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ 48 [المائدة]؛ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، قَالَ: فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ. [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا، 186/1-187]؛ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، قَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ

الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي

اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ، قَالَ مُوسَى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى»[صحيح مسلم، كتاب الْقَدَرِ، بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، 4/2043]

[45] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا أَهْبَطَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَرْضِ الْهِنْدِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، دار الكتب العلمية، بيروت، الأولى، 1411 – 1990، 2/591]

اسلامی بیانیے کے مطابق آدم علیہ السلام کو پیدائش کے بعد آسمانوں کی جنت میں رکھا گیا تھا۔ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کے بعد آدم اور اماں حوا کو آسمانوں کی جنت سے زمین پر اتار دیا گیا جیسا کہ قرآن مجید اور بائبل میں تفصیل سے اِس کا ذکر ہے۔ مستدرک حاکم کی مستند روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آدم علیہ السلام کو جنت سے ارضِ ہند میں اتارا گیا ۔ قدیم زمانے میں موجودہ ہندوستان، بنگلہ دیش، برما، سری لنکا، نیپال، پاکستان میں سندھ اور جنوبی پنجاب کا عِلاقہ ارضِ ہند ہی کہلاتا تھا۔

البتہ بائبل کا بیانیہ یہ ہے کہ جس باغِ عدن میں آدم علیہ السلام کو رکھا گیا تھا، وہ اِسی زمین میں تھا۔ ایک تاویل (interpretation) کے ذریعے بائبل اور اسلامی بیانیے کو جمع کیا جا سکتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو شروع میں تو آسمانوں کی جنت میں رکھا گیا لیکن جب زمین پر اتارا گیا تو یہاں بھی جنت سے ملتے جلتے کسی باغ میں ہی رکھا گیا۔ قرآن مجید میں بھی ذکر ہے کہ اولادِ آدم دوبارہ جب جنت میں واپس جائے گی تو اُنہیں وہاں اِس دنیا سے ملتے جلتے پھل بطور نعمت عطا کیے جائیں گے۔

اسی طرح مستند تفسیری روایات میں یہ بھی ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو جنت سے دنیا میں اتارا گیا تھا تو اُنہیں جنت کے پھل دے کر اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ اِس سب کچھ کا مقصد آدم اور اولادِ آدم کے لیے ایک دنیا سے دوسری دنیا میں انتقال کے وقت اگلی جگہ کے اعتبار سے مانوسیت کا ماحول پیدا کرنا تھا کہ انسانی مزاج میں یہ شامل ہے کہ نئی جگہ قدم جمانے (adjust) میں اُسے وقت لگتا ہے لہذا یہ اللہ عزوجل کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

آدم علیہ السلام کو آسمانوں سے جب زمین پر اتارا گیا تو کہاں اتارا گیا ، اس بارے اسلامی ذخیرہ روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت علی، حضرت قتادہ اور حضرت ابو العالیہ سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام کو ارضِ ہند میں اتارا گیا ۔ ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی منقول ہے کہ آدم علیہ السلام،بیت اللہ کی تعمیر اور حج کرنے کی غَرَض سے، ہند کی سرزمین سے مکہ مکرمہ آئے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کے بارے بھی بیشتر تاریخی رِوایات میں یہی مروی ہے کہ انہیں ارض ہند میں ہی دفن کیا گیا تھا۔ البتہ بعض تاریخی رِوایات میں یہ بھی ہے کہ طوفانِ نوح کے بعد نوح علیہ السلام، ابا آدم اور اماں حوا ، دونوں کی مِیتوں کو تابوت میں رکھ کر ارض ِ ہند سے فِلسطین لے گئے تھے اور انہیں وہاں جا کر دوبارہ دفن کیا تھا۔ تاریخِ طبری میں یہ بھی ملتا ہے کہ ارض ہند میں یہ سرندیپ کا عِلاقہ تھا کہ جہاں آدم علیہ السلام کو اتارا گیا تھا اور اسے آج کل سری لنکا کہا جاتا ہے۔ معروف سیاح ابن بَطُّوطہ [متوفی 779ھ/1368م] نے اپنے سفر نامے میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے سری لنکا میں آدم کی چوٹی (Adam's Peak) پر آدم علیہ السلام کے قدَموں کے نشانات دیکھے جو کہ گیارہ ہاتھ لمبے تھے۔پہاڑ کی جڑ میں انہوں نے ایک نیلے دریا کا بھی ذکر کیا کہ جس سے یاقوت نکلتا تھا۔ یہ امکان کہ اسی دریا کو اس کے نیلے رنگ کے سبب احادیث میں دریائے نیل کہا گیا ہو، قابل غور ہو سکتا ہے۔

سری لنکا کے شہر رتنا پورہ کے جنوب مشرق میں، 40 میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی، سری پادا [مقامی زبان میں جس کا معنی مقدس قدم کے نشان ہیں] کی چوٹی پر پانچ فٹ سات انچ لمبے

اور ایک فٹ چھ انچ چوڑے پاؤں کا نشان ہے۔ اِس حساب سے اِس انسان کا قد اندازہ 40 فٹ یا 12 میٹر بتلایا گیا ہے۔ اِس پہاڑ کی چوٹی کو مَقامی مسلمان اور عیسائی، آدم کی چوٹی (Adam's Peak) کا نام دیتے ہیں۔ اور اُن کے ہاں معروف زَبانی روایَت (oral tradition) کے مطابق آدم جنت سے زمین پر یہاں ہی اتارے گئے تھے۔ اگرچہ بدھ کمیونٹی کا دعوی یہ ہے کہ یہ گوتم بدھ کے قدَموں کے نشانات ہیں لیکن گوتم بدھ معلوم تاریخ (known history) کی شخصیت ہیں یعنی چھ سو سال قبل مسیح، اور اس دور کے انسانوں کا قد کاٹھ (height) عام انسانوں جیسا ہی تھا

اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۔ رہی یہ بات کہ یہ آدم علیہ السلام کے قدَم کا ہی نشان ہے تو یہ بات فی الحال تحقیق طلب ہے کہ صحیح بخاری کی روایَت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ذِراع یعنی بازو تھا ۔ اب ذراع کی لمبائی میں اہل علم کا اختلاف ہے لہذا بعض علماء کے مطابق آدم علیہ السلام کا قد 27 میٹر اور بعض کے نزدیک 37 میٹر بنتا ہے۔قرآن مجید نے بھی جب قومِ عاد پر عذاب کا ذکر کیا تو یہی کہا کہ وہ زمین پر ایسے گرے پڑے تھے جیسا کہ کھجور کے کھوکھلے تنے۔ اور کھجور کے درخت کی عام طور لمبائی 15-25 میٹر ہوتی ہے۔ اس سے بھی آدم علیہ السلام کے حدیث میں بیان شدہ قد ہی کی تصدیق ہوتی ہے۔ لہذا آدم کی چوٹی پر جو قدَم کے نشان ہیں، وہ ان کی بعد کی نسل (generation) میں سے بھی کسی کے ہو سکتے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری کی روایَت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا قد 60 ہاتھ تھا اور ان کے بعد انسانوں کے قد میں مسلسل کمی آتی رہی۔

صحیح بخاری کی روایَت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کو جب اللہ عزوجل نے پیدا کیا تھا تو اُن کا قد ساٹھ ذراع تھا۔ ذراع کا ترجمہ ہاتھ کر دیا جاتا ہے کہ جس سے بازو (elbow) مراد ہوتا ہے جو کہنی تک پہنچتا ہے۔ یہ بھی امکان ہے کہ روایَت میں راوی کو وَہم ہو گیا ہو کہ یہ ستون ذراعا کی بجائے ستون شبرا تھا یعنی ساٹھ بازو کی بجائے ساٹھ بالِشت(span)۔ یا ذراع کا لفظ تو دُرُست ہو لیکن عدد کے بیان میں راوی کو وہم ہو گیا ہو کہ یہ ثلاثون ذراعا تھا یعنی تیس ذراع۔ اور اس قسم کا وہم ثقہ راویوں کو بھی ہو جاتا ہے اور صحیحین کی روایات میں بھی ہو جاتا ہے جیسا

کہ اہل علم نے اس پر مفصل بحث کی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیویوں کے بیان میں اِسی قسم کا وہم ثقہ راویوں کو لگا ہے جو صحیح بخاری وغیرہ کے مختلف طُرُق (chains) میں موجود ہے کہ بعض طرق میں ساٹھ، بعض میں ستر، بعض میں نوے، بعض میں نِنانوے اور بعض میں سو بیویوں کا بھی ذکر ہے۔

ایک تاویل یہ بھی ممکن ہے کہ طَبَری وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ، قتادہ اور عطا رحمہما اللہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کا قد بہت اونچا تھا، آسمانوں کو چھو رہا تھا، تو زمین کے جانور اُن سے وَحشت کھاتے تھے لہذا اللہ عزوجل نے اُن کا قد چھوٹا کر دیا۔ اس روایَت میں آسمانوں کو چھونے کا بیان مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے لہذا یہ بات منکر (illogical) ہے اور صحیح روایات کے خلاف بھی ہے کہ صحیح روایات کے مطابق اُن کا قد جبکہ اللہ عزوجل نے اُن کی تخلیق کی تھی، ساٹھ ہاتھ تھا۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اُن کے ساٹھ ہاتھ قد کو مبالغتاً یا استعارتاً (metaphorically) آسمانوں کو چھونے والا کہہ دیا گیا ہو۔ اور اِس قد کو اللہ عزوجل نے بعد میں چھوٹا کر دیا ہو یعنی وہ ساٹھ ہاتھ سے تیس ہاتھ کر دیا گیا ہو، واللہ اعلم بالصواب

[46] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ، يَعْنِي بِعَرَفَةَ، فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا وَقَالَ: {أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ} [الأعراف: 172] إِلَى قَوْلِهِ {بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ} [الأعراف: 173] هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ، 2/593]

[47] حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے معجم طَبرانی میں روایَت ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو ارضِ ہند میں اتارا۔ آدم علیہ السلام نے ارض ہند سے مکہ کا سفر کیا اور میدان عرفات میں عہدِ الست ہوا جیسا کہ مستدرک حاکم کی مستند روایَت میں

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم کی پُشت سے ان کی تمام ذریت کو نکالا، انہیں آدم کے سامنے کیا، اور ان سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے اقرار کیا کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اس کے بعد آدم علیہ السلام نے شام کے عِلاقے وادی بقاع اردن کی طرف ہجرت کی اور وہیں اُن کی وفات ہوئی۔ اور آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے قابیل کی نسل مشرق میں شام کے علاقے میسوپوٹیمیا (Mesopotamia)میں آباد ہوئی۔

بائبل کے مطابق اللہ عزوجل نے آدم کو زمین کے مشرق میں عَدَن کے مَقام پر ایک باغ میں رکھا تھا اور عدن سے ایک دریا باغ کو سیراب کرنے کے لیے نکلا اور چار ندیوں میں تقسیم ہوا یعنی دَجلہ، فرات، فیسُون اور جیحُون۔ صحیح بخاری کی روایَت میں ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے سدرۃ المنتہی کے پاس معراج کی رات چار نہریں دیکھیں؛ دو ظاہری تھیں جو کہ نیل اور فرات ہیں اور اِسی زمین میں بہتی ہیں اور دو باطنی تھیں جو جنت کی نہریں تھیں۔ صحیح مسلم کی ایک روایَت میں اُن دو باطنی نہروں کےنام سیحان اور جیحان نقل ہوئے ہیں۔

بائبل اور اسلامی بیانیے میں فرق یہ ہے کہ بائبل کے مطابق یہ چاروں دریا دنیا کی جنت میں بہتے تھے اور آدم علیہ السلام کو اسی دنیا کی جنت میں رکھا گیا تھا جبکہ اسلامی بیانیے کے مطابق نیل اور فرات تو دنیا کے دریا ہیں جبکہ سیحان اور

جیحان جنت کے دریا ہیں۔ ان دونوں بیانیوں کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے فوراً بعد تو انہیں آسمانوں کی جنت میں رکھا گیا تھا لیکن جب زمین پر اتارا گیا تو یہاں بھی آسمانوں سے ملتی جلتی جنت میں ہی رکھا گیا تا کہ آدم علیہ السلام کی اپنے ماحول سے مانوسیت باقی رہے۔

آدم علیہ السلام کو صنعت (craft) اور زَبان (language)دونوں سکھا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ مستدرک حاکم کی مستند روایَت میں ابن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آدم علیہ السلام کو جب جنت سے زمین پر اتارا گیا تو ان کے ساتھ جنت کے پھل بھی تھے اور انہیں کئی قسم کے فُنُون(crafts) سکھا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ بائبل کے بیان کے مطابق آدم کا بیٹا قائن، عدن کے مشرق میں ، نُود کے عِلاقہ میں آباد ہوا اور وہاں اپنے بیٹے

حَنُوک کے نام سے ایک شہر آباد کیا۔ حنوک سے عَیراد، عیراد سے محَویا اَیل، محویا ایل سے مَتُّوسا اَیل، متوسا ایل سے لمک پیدا ہوا۔ لمک سے یَابَل، یَوبَل اور بلقائن پیدا ہوئے۔ یابل کی اولاد نے خانہ بدوشی اختیار کی جبکہ یوبل کی اولاد نے آلات موسیقی بانسری وغیرہ ایجاد کی، اور بلقائن نے لوہے اور پیتل کے ہتھیار بنائے۔ رہی زَبان تو سورۃ البقرۃ میں ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم کو اسماء کی تعلیم دی تھی۔ اور یہی بات بائبل میں اس انداز سے موجود ہے کہ آدم کی تنہائی دور کرنے کے لیے خدا نے مِٹی سے جانور اور پرندے بنائے اور انہیں آدم کے سامنے رکھا اور آدم نے ان کو جس نام سے پکارا، وہی ان کا نام ٹھہرا۔

بائبل کے شارحین کا ااس بارے ختلاف ہو گیا کہ وہ باغ اِس زمین میں کہاں تھا کہ جہاں آدم اور اولادِ آدم پروان چڑھی؟ اکثر کا خیال ہے کہ وہ ایران کے قریب خلیجِ فارس میں تھا۔ بعض نے کہا کہ افریقہ میں تھا۔ بعض نے میسوپوٹیمیا کا نام بھی لیا ہے۔ بائبل کے مطابق عدن کے باغ کی چار نہروں دجلہ، فرات، فیسون اور جیحون کا منبع (origin) بھی ایک ہی تھا۔ دجلہ(Tigris) اور فرات(Euphrates) تو معروف دریا ہیں جو کہ عراق اور شام کی سرزمین میں متوازی طور (parallel) بہتے ہیں اور ان کے درمیان کی سر زمین مابین النہرین (Mesopotamia)کہلاتی ہے کہ وہ بہت زرخیز زمین ہے۔جبکہ فیسون اور جیحون کی تعیین میں اختلاف ہے۔ بائبل کے مطابق فیسون کا دریا حَوِیلہ جبکہ جیحون کا دریا کُوش کی سرزمین کو سیراب کرتا ہے۔ حویلہ کی سرزمین سے مراد شمالی عرب جبکہ کُوش کی زمین سے مراد مصر اور سوڈان کا علاقہ ہے کہ جسے دریائے نیل سیراب کرتا ہے۔ ایک صحیح اسلامی روایت میں بھی چوتھے دریا کا نام نیل بھی آیا ہے۔

اب رہی یہ مشکل کہ ان چاروں دریاؤں کا مصدر (origin) ایک نہیں جبکہ بائبل میں ہے کہ یہ چاروں دریا ایک ہی جگہ یعنی عدن کے مقام سے نکلتے تھے۔ فیسون کے بارے تو کہا گیا کہ یہ دریا کسی زمانے میں حویلہ کی سرزمین یعنی شمالی عرب کی ریتلی زمین میں بہتا تھا لیکن وقت کے ساتھ خشک ہوتا چلا گیا جبکہ جیحون کے بارے بائبل کے بعض شارحین کا کہنا ہے کہ

کوش (Kush or Cush) کے علاقے دو تھے؛ ایک افریقہ میں اور دوسرا ایشا میں میسوپوٹیمیا کے علاقے میں ہی ایک قدیم سلطنت اور تہذیب کاسّیُون (Kassites) کے نام سے آباد تھی۔ لہذا جیحون (Gihon) کے دریا کا مصدر بھی میسوپوٹیمیا ہی کا عِلاقہ تھا۔

بعض شارحین نے یہ بھی کہا ہے کہ جیحون سے مراد دریائے آمُو (Oxus) ہے کہ جس کا مصدر(origin) کوہِ پامیر(Pamir Mountains) ہے۔ یہ بات درست ہے کہ دریائے آمُو کا ایک معروف نام دریائے جیحون بھی ہے لیکن یہ دریا افغانستان، تُرکمانِستان، تاجِیکِستان اور اُزبَکِستان کو سیراب کرتا ہوا بحیرہ اَرال (Aral Sea) میں جا گرتا ہے اور وسط ایشیا کا بہت بڑا دریا ہے۔ اس کا مصدر میسوپوٹیمیا نہیں البتہ اس کے مشرق کا علاقہ ہے۔

بعض شارحین کا کہنا یہ ہے کہ جیحون سے مراد سیحون(Syr Darya) کا دریا ہو سکتا ہے جو تیان شان (Tian Shan Mountains) سے نکلتا ہے اور کرغِستان اور اُزبَکِستان کو سیراب کرتا بحیرہ ارال(Aral Sea) میں جا گرتا ہے۔ لیکن اس کا علاقہ بھی میسوپوٹیمیا نہیں ہے۔ اسی طرح سیحون (Seyhan) کے نام سے ایک طویل دریا ترکی میں بھی بہتا ہے جو دریائے نیل کی طرح بحیرہ روم(Mediterranean Sea) میں جا گرتا ہے۔ اس صورت میں بھی اس کا علاقہ میسوپوٹیمیا نہیں بنتا۔

اور اگر تو عدن سے مراد بلادِ شام (Levant) کا علاقہ لیا جائے تو یہ قدیم تاریخِ انسانی میں ایک معروف علاقہ تھا۔ بائبل اور اسلامی تاریخ میں اِس کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ یہ علاقہ حالیہ یونان، ترکی، عراق، شام، فِلسطین، اسرائیل، اردن، لبنان، مِصر، قبرص اور لیبیا کے بعض علاقوں کو شامل ہے۔ اس اصطلاح کی روشنی میں ان چاروں دریاؤں کا مصدر ایک ہی علاقہ بنتا ہے یعنی بلادِ شام کا علاقہ۔ دجلہ اور فرات تو عراق اور شام میں بہہ رہے ہیں۔ فیسون شمالی عرب

میں تھا جو وقت کے ساتھ ختم ہو گیا یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فیسون سے مراد دریائے اردن ہو کہ جس کے پانی سے یوحنا نے مسیح کو بپتسمہ دیا تھا جبکہ جیحون مصر میں بہتا ہے کہ جسے ہم دریائے نیل کہتے ہیں۔ یہ سب دریا بلادِ شام کا حصہ ہیں یعنی ایک ہی سرزمین میں بہتے ہیں۔

بعض مسلم محققین نے باغِ عدن کا مقام یمن کو قرار دیا اور اس کی دلیل یہ بیان کی کہ بائبل میں مشرق کا لفظ جنوبی عرب کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور یمن میں ایک مقام کا نام عدن (Eden) بھی ہے اور اس کے قریب کی خلیج کو خلیج عدن(Gulf of Eden) کہتے ہیں۔ لیکن اکثر شارحین کی رائے یہ ہے کہ بائبل کے مشرق سے مراد اس کے منبع و مصدر (origin)کا مشرق ہے یعنی جہاں کتابِ مُقدّس کی پیدائش ہوئی ہے، اس کا مشرق مراد ہے یعنی ارضِ فِلسطین کا مشرق۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ تورات حضرت موسی علیہ السلام کو کوہِ طور پر دی گئی تھی جو مصر اور فلسطین کے مابین صحرائے سِینا(Sinai Peninsula) میں ہے۔ اور انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر ارضِ فلسطین میں نازل ہوئی۔ اِس لحاظ سے اِس علاقے کا مشرق مراد ہے یعنی مصر اور فِلسطین کا مشرق۔ اور یہ عراق اور شام کا علاقہ بنتا ہے۔

لیکن اگر ہم مشرق میں چلتے جائیں تو آگے مشرق بعید(far east) میں ارضِ ہند بھی موجود ہے لہذا مسلم تاریخ اور بائبل دونوں میں تطبیق اور جمع ممکن ہے اگر تو ہم مشرق سے مراد مشرق بعید یعنی ارض ہند لے لیں۔ ہو سکتا ہے کہ مشرق سے مراد مشرق بعید یعنی ارض ہند ہو اور چار دریاؤں سے مراد گنگا(Ganges)، جمنا(Yamuna)، برہما پترا (Brahmaputra)اور سندھ (Indus)ہوں جو تقریباً تمام ارض ہند کو اس طرح سیراب کرتے ہیں کہ اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اور ان چاروں دریاؤں کا مصدر (origin) بھی دنیا کی چھت (roof of the world)کا عِلاقہ ہے۔ دنیا کی چھت (roof of the world) سے مراد سلسلہ کوہ پامیر (Pamir Mountains)، سلسلہ کوہ ہِمالیہ (Himalaya Mountains)، سَطحِ مُرتفع تِبّت (Tibetan Plateau) ، تیان شان (Mountains of Heavens or God) اور سلسلہ کوہ آلتائی (Altai Mountains) ہے۔ تیان شان (Tian Shan) کے سلسلے کا ایک نام خدائی پہاڑ یا جنت کے پہاڑ بھی ہیں۔ اور یہ بھی اِس طرف ایک اشارہ ہو سکتا ہے کہ آدم علیہ السلام کا نزول یہیں ہوا ہو۔ دوسرا ارضِ ہند میں جہاں گنگا اور جمنا آپس میں ملتے ہیں تو اس جگہ کا نام الٰہ آباد ہے اور اس

کے پرانے سنسکرت نام پریاگ راج کا معنی قربانی کی جگہ ہے کہ جس کے بارے یہ معروف ہے کہ یہاں برہما نے اپنی پہلی قربانی دی تھی۔ یہ بھی اس طرف ایک اشارہ ہو سکتا ہے کہ آدم علیہ السلام کا زمین پر پہلا ٹھہراؤ اسی عِلاقے میں تھا اور ہابیل وقابیل کی قربانی یہاں ہی ہوئی تھی۔ بائبل کے بعض شارحین نے کُوش کے علاقے سے مراد ہندو کش(Hindu Kush) کا علاقہ لیا ہے کہ جسے دریائے سیحون سیراب کرتا ہے، واللہ اعلم۔

البتہ یہ معنی مراد لینے میں مشکل یہ ہے کہ بائبل میں دجلہ اور فرات کا ذکر ہے جو میسوپوٹیمیا میں ہی بہتے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں کئی ایک دریاؤں کے نام ایک جیسے ہو سکتے ہیں لہذا یہ امکان ہے کہ انسانیت کی ابتداء تو ارض ہند میں ہوئی ہو لیکن بعد اَزاں طوفان نوح کے بعد جب میسوپوٹیمیا کی طرف ہجرت ہوئی ہو تو وہاں کے دریاؤں کے نام ارضِ ہند کے دریاؤں کے نام پر رکھے گئے ہوں۔ اور ارض ہند کے ان دریاؤں کے پرانے نام دجلہ، فرات، سیحون اور جیحون ہی ہوں، واللہ اعلم

بائبل کے بیان میں موجود دجلہ اور فرات سے مراد میسوپوٹیمیا کے دریا لینا ہی بہتر ہے۔ اور فیسون کے دریا سے مراد دریائے اردن جبکہ جیحون کے دریا سے مراد دریائے نیل ہو سکتا ہے۔ بائبل کے بیان کے مطابق یہ چاروں دریا ایک ہی مَقام یعنی عدن سے نکل کر باغ کو سیراب کرتے تھے۔ لہذا آدم اور اولاد آدم کی ابتداء جس باغ سے ہوئی، وہ بلادِ شام کی مقدس سرزمین میں تھا یا اسے ہم مشرق وسطی یعنی مڈل ایسٹ کا علاقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

بلادِ شام میں یہ باغ کہاں تھا تو اس بارے ہمارا رجحان یہ ہے کہ یہ بیت المقدس اور دریائے اردن کے شمال مشرق میں حالیہ لبنان میں موجود وادی بُقاع میں تھا۔ اس علاقے میں پتھر کے زمانے یعنی نو سے دس ہزار قبل مسیح میں زراعت کے آثار ملتے ہیں۔ دریائے اردن چار بڑے ندی نالوں کے ملنے سے وجود میں آتا ہے اور بالآخر بحیرہ مُردار میں جا گرتا ہے۔ دنیا میں دریا اسی اصول پر بہتے ہیں لیکن بائبل میں بیان کردہ اصول مشاہدے کے خلاف ہے کہ ایک دریا چار شاخوں میں تقسیم ہو رہا ہے جبکہ مشاہدہ یہ ہے کہ مختلف شاخیں یا ندی نالے مل کر ایک دریا

بناتے ہیں۔ بائبل کا اصل نسخہ ہمارے پاس موجود نہیں، بحیرہ مردار کا جو قدیم ترین نسخہ ہے، وہ بھی دو چار سو سال قبل مسیح کا ہے جبکہ آرامی رسم الخط میں بائبل لکھنے کا رواج عام ہو چکا تھا۔ بائبل کا اصل نسخہ قدیم عبرانی زبان میں تھا جو کہ مفقود ہے۔ جدید عبرانی زبان انیسویں صدی کے یورپی صیہونیوں کی ایجاد ہے۔ اب ہمارے پاس جو ہے،

وہ ترجمہ در ترجمہ ہے لہذا ایک امکان تو یہ ہے کہ ان تراجم نے صحیح بات کے مفہوم کو بدل دیا ہو۔ دوسرا امکان یہ بھی ہے کہ طوفان نوح کے بعد اس علاقے کا نقشہ یکسر بدل گیا تھا لہذا دریاؤں کی جگہیں بھی بدلی ہوں گی۔ یہ بھی امکان ہے کہ خلیج عمان، خلیج فارس ، خلیج عدن اور بحیرہ احمر طوفان نوح کے بعد وجود میں آئے ہوں اور اس سے پہلے فرات سے نیل تک خشکی ہی کا خطہ ہو۔ بہر حال بائبل میں حزقی ایل کے باب اِکتیس میں عدن کے باغ کو لبنان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ قدیم لبنان کی جغرافیائی حدود کیا تھیں، اِس وقت یہ معلوم کرنا مشکل ہے البتہ یہ بات روایتوں میں موجود ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام لبنان کے دَیودار کے درختوں کی لکڑی بیت المقدس کی تعمیر کی غرَض سے منگوایا کرتے تھے۔ بہر حال قدیم لبنان بھی حالیہ لبنان اور اس کے ارد گرد ہی واقع تھا۔ اور غالب امکان ہے کہ حالیہ اردن کے کچھ حصے بھی اس میں شامل تھے۔

اگر ہم اسلامی بیانیے کی بات کریں تو وہ بائبل کے بیان سے زیادہ جامع اور منطقی ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات سدرۃ المنتہی کی جڑ سے چار دریا نکلتے دیکھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بتلایا کہ ان میں سے دو باطنی دریا ہیں جو جنت کے دریا ہیں اور دو ظاہری ہیں جو دنیا کے ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق یہ چاروں دریا جنت کے بھی دریا ہیں۔ پس یہ چاروں دریا سدرۃ المنتہی کی جڑ سے نکل کر آسمانوں کی جنت کو سیراب کرتے تھے اور سدرۃ المنتہی کی جڑ کو ہی بائبل میں مقام عدن کہا گیا ہے۔ جنت کے ان چار دریاوں میں سے دو کو اس دنیا میں بھی اتارا گیا یعنی فرات اور نیل کو۔ اور فرات اور نیل کے درمیان کی سرزمین کو ہی ارضِ موعود کہتے ہیں اور یہی وہ مقدس سرزمین ہے کہ جس کے بارے قرآن مجید میں ہے کہ اللہ عزوجل نے اس میں برکت رکھ دی

ہے۔ اور اِسی سرزمین میں آدم اور اولادِ آدم آباد ہوئی۔ آدم علیہ السلام کو آسمانوں کی جنت سے اتارنے کے بعد اِس دنیا میں بھی اُسی سے ملتی جلتی جنت میں رکھا گیا ہو تو یہ بات قرین قیاس ہے کہ اس سے مقصود آدم علیہ السلام کو اِس دنیا کے ماحول سے مانوس کرنا ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ آدم کی پیدائش آسمانوں کی جنت میں ہوئی۔ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کے بعد ان کا نزول اس زمین پر ارض ہند میں ہوا۔ ارض ہند سے انہوں نے مکہ المکرمہ کا سفر کیا اور بیت اللہ کی تعمیر فرمائی۔ اس کے بعد انہوں نے ارضِ فلسطین میں بیت المقدس کی تعمیر کی اور اس کے مشرق میں دریائے اردن کے قریب ایک باغ میں آباد ہوئے اور ان کی بعض اولاد ارض مقدسہ کے گرد ونواح میں یعنی میسوپوٹیمیا میں بھی پھیل گئی تھی۔ اور یہاں ہی

قابیل کی اولاد میں شرک کا ظہور ہو اور قوم نوح برپا ہوئی کہ جس کی اصلاح کے لیے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ واللہ اعلم

[48] عن عبد الله بن عَمرو، قال: لمَّا أَهْبَطَ الله آدمَ أَهْبَطَه بأرضِ الهِنْد...ثم خَرَجَ إلى الشَّام فمات بها.[الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الشامي، المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، 13/343]

خدا نے آدم کو زمین کے مشرق میں "عدن" کے مقام پر ایک "باغ" میں رکھا۔ "عدن" سے ایک دریا "باغ" کو سیراب کرنے کے لیے نکلا اور چار ندیوں میں تقسیم ہوا۔ "فیسون" کی وادی "حویلہ" کی سرزمین جبکہ "جیحون" کی وادی "کوش" کی وادی کو سیراب کرتی تھی۔ تیسری "دجلہ" کی وادی اور چوتھی "فرات" ہے۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 2: 1-25]؛ آدم کا بیٹا قائن "عدن" کے مشرق میں "نود" کے علاقہ میں آباد ہوا اور وہاں اپنے بیٹے "حنوک" کے نام سے ایک شہر آباد کیا۔ [عہد نامہ قدیم:پیدائش: 4: 1-23]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ، وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ»[صحيح مسلم، كتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، 4/2183]

فَرُفِعَ لِي البَيْتُ المَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: هَذَا البَيْتُ المَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ المُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلاَلُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا، كَأَنَّهُ آذَانُ الفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا البَاطِنَانِ: فَفِي الجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالفُرَاتُ. [صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ، 4/109]

آدم کی پیدائش اور جنت رکھے جانے کا قصہ ہمیں سمیری (Sumerian) تہذیب کی قدیم ترین نظم "رزمیہ گلگامش" (Epic of Gilgamesh) میں بھی ملتا ہے۔ یہ نظم "بابل" (Babylon) شہر کی کھدائی کے دوران 1800(BC) کے زمانے میں لکھی گئی تختیوں پر ملی ہے۔ "اترا ہاسس" (Atra-Hasis) جو کہ "اکادی" (Akkadian) تہذیب کے باقیات کی ایک رزمیہ نظم ہے کہ جس کے تقریباً 1650 (BC) ء کے دور کے نسخے دریافت ہوئے ہیں۔ اس نظم میں

بھی آدم کی پیدائش اور طوفان نوح، دونوں قصے موجود ہیں۔ سمیری بادشاہوں کی فہرست میں "اریدو" (Eridu) کو پہلے سمیری بادشاہ کا شہر قرار دیا گیا ہے جو کہ عراق میں "اُور" (Ur) کے شہر سے 12 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ سمیری تہذیب ہی کے ایک اور قصے "زیو سدرا" (Ziusudra) میں بھی تخلیق اور طوفان کا قصہ موجود ہے۔ علاوہ ازیں اس قصے کے مطابق طوفان سے پہلے آباد کیے جانے والوں شہروں میں پہلا شہر "اریدو" (Eridu) جبکہ دوسرا عراق کا شہر "بادتبیرا" (Bad-Tibira) ہے۔ تیسرا "لارسا" (Larsa)، چوتھا "سیپار" (Sippar) اور پانچواں "شوروپاک" (Shuruppak) ہے اور یہ سب شہر عراق میں ہی پاس پاس ہی موجود ہیں۔ "حکمائے سبعہ لما بین النھرین" (Mesopotamian Seven Sages) میں پہلے حکیم "اداپا" (Adapa) کے قصے میں بھی تخلیق کے واقعے کا ذکر ہے اور اس واقعہ کے مخطوطات(manuscripts) تقریباً 1400(BC) کے زمانے کے ہیں۔

---

[49] عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَمَّا أَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ زَوَّدَهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ كُلِّ شَيْءٍ فَثِمَارُكُمْ هَذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ غَيْرَ أَنَّ هَذِهِ تَغَيَّرُ وَتِلْكَ لَا تَغَيَّرُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 2/592]

آدم کا بیٹا قائن "عدن" کے مشرق میں "نود" کے علاقہ میں آباد ہوا اور وہاں اپنے بیٹے "حنوک" کے نام سے ایک شہر آباد کیا۔ حنوک سے عیراد، عیراد سے محویا ایل، محویا ایل سے متوسا ایل، متوسا ایل سے لمک پیدا ہوا۔ لمک سے یابل، یوبل اور بلقائن پیدا ہوئے۔ یابل کی اولاد نے خانہ بدوشی اختیار کی جبکہ یوبل کی اولاد نے آلات موسیقی بانسری وغیرہ ایجاد کی۔ اور بلقائن نے لوہے اور پیتل کے ہتھیار بنائے۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش: 4: 1-23]

[50] وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿ ۳۱ ﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿ ۳۲ ﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿ ۳۳ ﴾ [البقرة]؛ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَجْتَمِعُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ [صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ قَوْلِ

اللَّهِ: {وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا، 6/17}]؛عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: عَلَّمَ اللَّهُ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَهِيَ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ الَّتِي يَتَعَارَفُ بِهَا النَّاسُ: إِنْسَانٌ وَدَابَّةٌ، وَأَرْضٌ، وَسَهْلٌ، وَبَحْرٌ، وَجَبَلٌ، وَحِمَارٌ، وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ مِنَ الْأُمَمِ وَغَيْرِهَا. [الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد الآملي، جامع البيان عن تأويل آي القرآن = تفسير الطبري، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، الأولى، 1422 هـ - 2001 م، 1/514]؛

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «عَلَّمَهُ اسْمَ الْقَصْعَةِ وَالْفَسْوَةِ وَالْفُسَيَّةِ»[تفسير الطبري: 1/515]؛ عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: عَلَّمَهُ اسْمَ كُلِّ شَيْءٍ: هَذِهِ الْخَيْلُ، وَهَذِهِ الْبِغَالُ، وَالْإِبِلُ، وَالْجِنُّ، وَالْوَحْشُ، وَجَعَلَ يُسَمِّي كُلَّ شَيْءٍ بِاسْمِهِ. [تفسير الطبري: 1/517]

آدم کی تنہائی دور کرنے کے لیے خدا نے مٹی سے جانور اور پرندے بنائے اور انہیں آدم کے سامنے رکھا اور آدم نے ان کو جس نام سے پکارا، وہی ان کا نام ٹھہرا۔ [عہد نامہ قدیم:پیدائش: 2: 1-25]؛ زبان کا اختلاف پہلی مرتبہ نوح کی اولاد میں اس وقت سامنے آیا جبکہ انہوں نے روئے زمین پر پہلی مرتبہ اینٹوں کو آگ میں پکا کر "بابل" کا شہر آباد کرنا چاہا اور اس شہر میں آسمانوں کی بلندیوں کو پہنچنے والا برج بنانے کا ارادہ کیا تا کہ دنیا میں کا نام باقی رہے تو خدا نے انہیں اس مقصد سے باز رکھنے کے لیے زمین میں پراگندہ کر دیا اور ان کی زبانوں میں اختلاف ڈال دیا۔[عہد نامہ قدیم:پیدائش:11: 1-10]

[51] سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مُكَلَّمٌ»، قَالَ: فَكَمْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: «عَشَرَةُ قُرُونٍ» [صحيح ابن حبان، كِتَابُ التَّارِيخِ، بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا مِنَ الْقُرُونِ، 14/69؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها: 6/358-360]

آدم سے سیت، سیت سے انوس، انوس سے قینان، قینان سے محلل ایل، محلل ایل سے یارد، یارد سے حنوک، حنوک سے متوسلح، متوسلح سے لمک اور لمک سے نوح پیدا ہوئے۔[عہد نامہ قدیم:پیدائش: 5: 1-32] بائبل کے بیان کے مطابق آدم اور نوح علیہما الصلاۃ والسلام کے مابین 1056 برس کا فرق ہے۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش:5 : 1-32]

[52]كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ [البقرة]؛

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَآدَمَ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ، فَاخْتَلَفُوا فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ». قَالَ: وَكَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ «كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا»، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "على شرط البخاري" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 2/596]

[53] وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۪ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ [نوح]؛ «صَارَتِ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي العَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالجَوْفِ، عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الكَلاَعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ، أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ العِلْمُ عُبِدَتْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ {وَدًّا وَلاَ سُوَاعًا، وَلاَ يَغُوثَ وَيَعُوقَ}، 6/160]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَآدَمَ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ، فَاخْتَلَفُوا فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ». قَالَ: وَكَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ «كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا»، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "على شرط البخاري" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 2/596]

[54] وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ [هود]

زمین پر پہلی مرتبہ اینٹوں کو آگ میں پکا کر "بابل" کا شہر آباد کرنا چاہا اور اس شہر میں آسمانوں کی بلندیوں کو پہنچنے والا برج بنانے کا ارادہ کیا تا کہ دنیا میں کا نام باقی رہے تو خدا نے انہیں اس مقصد سے باز رکھنے کے لیے زمین میں پراگندہ کر دیا اور ان کی زبانوں میں اختلاف ڈال دیا۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش:11 : 1-10]

[55]وَ لَقَدۡ نَادٰىنَا نُوۡحٌ فَلَنِعۡمَ الۡمُجِيۡبُوۡنَ ﴿۷۵﴾وَ نَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۶﴾وَ جَعَلۡنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الۡبٰقِيۡنَ ﴿۷۷﴾ [الصافات]؛ فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ مَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓئِفَ وَ اَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۷۳﴾ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾ [يونس]؛قِيۡلَ يٰنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَ عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۸﴾ [هود]؛ وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا وَّ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ جَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الۡكِتٰبَ فَمِنۡهُمۡ مُّهۡتَدٍ ۚ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۶﴾ [الحديد]؛وَ قَوۡمَ نُوۡحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغۡرَقۡنٰهُمۡ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۳۷﴾وَّ عَادًا وَّ ثَمُوۡدَا۠ وَ اَصۡحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوۡنًۢا بَيۡنَ ذٰلِكَ كَثِيۡرًا ﴿۳۸﴾ [الفرقان]؛ وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَلَبِثَ فِيۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِيۡنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوۡفَانُ وَ هُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ [العنكبوت]

"نُوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم، حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا۔یہی تینوں نُوح کے بیٹے تھے اور اِن ہی کی نسل ساری زمین پر پھیلی ۔" [عہد نامہ قدیم:پیدائش: 9: 18-19]۔ "طوفان" اور "کشتی" کا ذکر ہمیں سمیری تہذیب کی قدیم ترین نظم "رزمیہ گلگامش" (Epic of Gilgamesh) میں بھی ملتا ہے۔ یہ نظم "بابل"(Babylon) شہر کی کھدائی کے دوران 1800(BC) کے زمانے میں لکھی گئی تختیوں پر ملی ہے۔ یجُروید میں بھی طوفان نوح کا ذکر ہے۔[Śatapatha Brāhmaṇa: (1.8.1)] تفصیل جاننے کے لیے ہمارے یوٹیوب چینل پر ویدوں پر ہمارے تفصیلی لیکچرز ملاحظہ فرمائیں۔

[56] عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «وَلَدُ نُوحٍ ثَلَاثَةٌ سَامُ وَحَامُ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "صحيح" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 2/595]

[57] عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَامٌ أَبُو العَرَبِ، وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ، وَحَامٌ أَبُو الحَبَشِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ: يَافِثُ وَيَافِثُ وَيَفَثُ. [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابٌ فِي فَضْلِ العَرَبِ، 6/213]

"سام" کی اولاد میں عیلام، اسور، ارفکسد، لود اور ارام ہیں۔ "ارام" کی اولاد میں عوض، حول، جتر اور مس ہیں جبکہ "ارفکسد" سے سلح، سلح سے عبر، عبر سے فلج اور یقطان پیدا ہوئے۔ اور "یقطان" سے موداد، سلف، حصار ماوات، اراخ، ہدورام، اوزال، دقلہ، عوبل، ابی مائیل، سبا، اوفیر، حویلہ اور یوباب پیدا ہوئے۔ "حام" کی اولاد میں کوش، مصر، فوط اور کنعان ہیں۔ "کوش" کی اولاد میں سبا، حویلہ، سبتہ، رعماہ، سبتیکہ، نمرود ہیں جبکہ "مصر" سے لودی، عنامی، الہامی، نفتوحی، فتروسی، کسلوحی اور کفتوری پیدا ہوئے۔ "کنعان" سے صیدا، حت، یبوسی، اموری، جرجاسی، حوی، عرقی، سینی، اروادی، صماری، حماتی ہیں۔ "رعماہ" کی اولاد میں سبا اور ددان ہیں۔ "یافت" کی اولاد میں جمر، ماجوج، مادی، یاوان، توبل، مسک اور تیراس ہیں۔ "جمر" کی اولاد میں اشکناز، ریفت اور تجرمہ جبکہ "یاوان" کے بیٹوں میں الیسہ، ترسیس، کتی اور دودانی ہیں۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش: 10: 1-32]

[58] أَبُو أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَبِيًّا كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مُعَلَّمٌ مُكَلَّمٌ» قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: «عَشْرُ قُرُونٍ» قَالَ: كَمْ بَيْنَ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «عَشْرُ قُرُونٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: «ثَلَاثَ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ جَمًّا غَفِيرًا»، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، التعليق من تلخيص الذهبي "على شرط مسلم" [المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ذِكْرُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 2/288؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها: 7/852-855]

نوح سے سم، سم سے ارفکسد، ارفکسد سے سلح، سلح سے عبر، عبر سے فلج، فلج سے رعو، رعو سے سروج، سروج سے نحور، نحور سےتارخ اور تارخ سے ابرام ، نحور اور حاران پیدا ہوئے ۔ اور حاران سے لوط پیدا ہوئے۔ [عہد نامہ قدیم: پیدائش 11: 1- 32] بائبل کے بیان کے مطابق نوح سے ابراہیم تک 890 برس کا فرق ہے۔[عہد نامہ قدیم: پیدائش 11: 1-32]

[59] وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاہُمۡ ہُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیۡ سَفَاہَۃٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ سَفَاہَۃٌ وَّ لٰکِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ وَ اَنَا لَکُمۡ نَاصِحٌ اَمِیۡنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَکُمۡ ذِکۡرٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَلٰی رَجُلٍ مِّنۡکُمۡ لِیُنۡذِرَکُمۡ ؕ وَ اذۡکُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَکُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ زَادَکُمۡ فِی الۡخَلۡقِ بَصۡۜطَۃً ۚ فَاذۡکُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ [الأعراف]؛ کَذَّبَتۡ عَادُۨ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ۚ اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ ہُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ۚ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۲۵﴾ۙ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۲۶﴾ۚ وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَۃً تَعۡبَثُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ۚ وَ اِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾ۚ [الشعراء]؛ وَ اذۡکُرۡ اَخَا عَادٍ ؕ اِذۡ اَنۡذَرَ قَوۡمَہٗ بِالۡاَحۡقَافِ وَ قَدۡ خَلَتِ النُّذُرُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖۤ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۲۱﴾ [الأحقاف]؛ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۭ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۭ﴿۷﴾ الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُہَا فِی الۡبِلَادِ ۭ﴿۸﴾ [الفجر]

[60] وَ اِلٰی ثَمُوۡدَ اَخَاہُمۡ صٰلِحًا ؘ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ ہٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمۡ اٰیَۃً فَذَرُوۡہَا تَاۡکُلۡ فِیۡۤ اَرۡضِ اللّٰہِ وَ لَا تَمَسُّوۡہَا بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذۡکُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَکُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡ سُہُوۡلِہَا قُصُوۡرًا وَّ تَنۡحِتُوۡنَ الۡجِبَالَ بُیُوۡتًا ۚ فَاذۡکُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۷۴﴾ [الأعراف]؛

وَ عَادًا وَّ ثَمُوۡدَا۠ وَ قَدۡ تَّبَیَّنَ لَکُمۡ مِّنۡ مَّسٰکِنِہِمۡ ۫ وَ زَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ فَصَدَّہُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ وَ کَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِیۡنَ ﴿۳۸﴾ [العنکبوت]؛ وَ لَقَدۡ اَہۡلَکۡنَا مَا حَوۡلَکُمۡ مِّنَ الۡقُرٰی وَ صَرَّفۡنَا الۡاٰیٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾ [الأحقاف]؛ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ۚ اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۴۲﴾ۚ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۴۳﴾ۙ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۴۴﴾ۚ وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتۡرَکُوۡنَ فِیۡ مَا ہٰہُنَاۤ اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾ۙ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۴۷﴾ۙ وَّ زُرُوۡعٍ وَّ نَخۡلٍ طَلۡعُہَا ہَضِیۡمٌ ﴿۱۴۸﴾ۚ وَ تَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا فٰرِہِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾ۚ [الشعراء]؛ وَ

ثَمُوۡدَ الَّذِيۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۪ۙ﴿ ۹ ﴾ [الفجر]؛ وَ لَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا اٰمِنِيۡنَ ﴿ ۸۲ ﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿ ۸۴ ﴾ [الحجر]

[61]اَلَمۡ يَاۡتِهِمۡ نَبَاُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۬ۙ وَ قَوۡمِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ اَصۡحٰبِ مَدۡيَنَ وَ الۡمُؤۡتَفِكٰتِ ؕ اَتَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿ ۷۰ ﴾ [التوبة]؛ وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَ قَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيۡلُ الَّتِيۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ﴿۵۲﴾قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ فِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾ [الأنبياء]؛قَالُوا ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡيَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِى الۡجَحِيۡمِ ﴿۹۷﴾فَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۹۸﴾وَ قَالَ اِنِّىۡ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۹۹﴾ [الصافات]؛ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ؘ وَ قَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۶﴾وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَ جَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الۡكِتٰبَ وَ اٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۟ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَ تَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ ۙ وَ تَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾ [العنكبوت]؛

وَ اِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ ارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ [العنكبوت]؛ وَ نَجَّيۡنٰهُ وَ لُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ [الأنبياء]؛فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ﴿۷۳﴾فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿۷۴﴾اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿۷۵﴾وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۷﴾وَ اِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ﴿۷۸﴾فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۹﴾ [الحجر]؛ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۷۶﴾ۖۚاِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَيۡبٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ۚ [الشعراء]؛وَ لَقَدۡ اَتَوۡا عَلَى الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡۤ اُمۡطِرَتۡ مَطَرَ السَّوۡءِ ؕ اَفَلَمۡ يَكُوۡنُوۡا يَرَوۡنَهَا ۚ بَلۡ كَانُوۡا لَا يَرۡجُوۡنَ نُشُوۡرًا ﴿۴۰﴾ [الفرقان]

[62]وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا وَّ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ جَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الۡكِتٰبَ فَمِنۡهُمۡ مُّهۡتَدٍ‌ۚ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿ ٢٦ ﴾ [الحديد]؛ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَ جَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الۡكِتٰبَ وَ اٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا‌ۚ وَ اِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾ [العنكبوت]

[63]وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ‌ؕ كُلًّا هَدَيۡنَا‌ۚ وَ نُوۡحًا هَدَيۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ وَ اَيُّوۡبَ وَ يُوۡسُفَ وَ مُوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ‌ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحۡيٰى وَ عِيۡسٰى وَ اِلۡيَاسَ‌ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ الۡيَسَعَ وَ يُوۡنُسَ وَ لُوۡطًا‌ؕ وَ كُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۶﴾ [الأنعام]

[64]وَ اِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَ اِسۡمٰعِيۡلُ‌ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿ ١٢٧ ﴾ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبۡ عَلَيۡنَا‌ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿ ١٢٨ ﴾ رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿ ١٢٩ ﴾ [البقرة]؛ وَ اِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ‌ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۶﴾ [الصف]

[65]وَ مَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿ ١١٧ ﴾ [المؤمنون]؛ وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ‌ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَيۡهِ الضَّلٰلَةُ‌ؕ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۶﴾ [النحل]؛ زَعَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ يُّبۡعَثُوۡا‌ؕ قُلۡ بَلٰى وَ رَبِّىۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ‌ؕ وَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿۷﴾ [التغابن]؛وَ قَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَ نَحۡيَا وَ مَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ‌ۚ وَ مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ‌ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾وَ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ؕ وَ يَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يَوۡمَئِذٍ يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا‌ؕ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ‌ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدۡخِلُهُمۡ رَبُّهُمۡ فِىۡ

رَحۡمَتِہٖ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۟ اَفَلَمۡ تَکُنۡ اٰیٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَاسۡتَکۡبَرۡتُمۡ وَ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ السَّاعَۃُ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَۃُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحۡنُ بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾[الجاثية]

[66] اَفَحُکۡمَ الۡجَاہِلِیَّۃِ یَبۡغُوۡنَ ؕ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکۡمًا لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ [المائدة]

[67] یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ مَّوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ ۙ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۵۷﴾ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰہِ وَ بِرَحۡمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا ؕ ہُوَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۸﴾ [يونس]؛ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۚ فَمَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡہَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾[يونس]

---

[68] اِنَّاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ کَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ۚ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ عِیۡسٰی وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡنُسَ وَ ہٰرُوۡنَ وَ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنٰہُمۡ عَلَیۡکَ مِنۡ قَبۡلُ وَ رُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡہُمۡ عَلَیۡکَ ؕ وَ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوۡسٰی تَکۡلِیۡمًا ﴿۱۶۴﴾ رُّسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۱۶۵﴾ [النساء]؛ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤی اُمَّۃٌ یَّہۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَ بِہٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ [الأعراف]

[69] اِذۡ جَآءَتۡہُمُ الرُّسُلُ مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ ؕ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِکَۃً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ [فصلت]

[70] کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ۟ فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ ۪ وَ اَنۡزَلَ مَعَہُمُ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ فِیۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ؕ وَ مَا اخۡتَلَفَ فِیۡہِ اِلَّا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡہُ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنٰتُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ۚ فَہَدَی اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ مِنَ الۡحَقِّ بِاِذۡنِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۱۳﴾ [البقرة]

[71] شَرَعَ لَكُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوۡحًا وَّ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَ مَا وَصَّيۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ مُوۡسٰى وَ عِيۡسٰۤى اَنۡ اَقِيۡمُوا الدِّيۡنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوۡا فِيۡهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِيۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَيۡهِ ؕ اَللّٰهُ يَجۡتَبِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿ ۱۳ ﴾ [الشورى]

[72] نَحۡنُ خَلَقۡنٰكُمۡ فَلَوۡ لَا تُصَدِّقُوۡنَ ﴿ ۵۷ ﴾ [الواقعة]

[73] وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَيۡهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿ ۳۶ ﴾ [النحل]

[74] يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّ اُنۡثٰى وَ جَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰىكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿ ۱۳ ﴾ [الحجرات]

[75] يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿ ۲۱ ﴾ [البقرة]

[76] فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِىَ يٰمُوۡسٰى ﴿ ۱۱ ﴾ اِنِّىۡۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ﴿ ۱۲ ﴾ وَ اَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا يُوۡحٰى ﴿ ۱۳ ﴾ اِنَّنِىۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِىۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِىۡ ﴿ ۱۴ ﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخۡفِيۡهَا لِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا تَسۡعٰى ﴿ ۱۵ ﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰى ﴿ ۱۶ ﴾ [طه]؛ وَ اِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۶﴾[الصف]؛ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعًا الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَ يُمِيۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهِ النَّبِىِّ الۡاُمِّىِّ الَّذِىۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤى اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَ بِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ [الأعراف]

[77] اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وَ مَا اخۡتَلَفَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًۢا بَيۡنَهُمۡ ؕ ﴿ 19 ﴾ [آل عمران]

[78] وَ مَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ وَ هُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿ ۸۵ ﴾ [آل عمران]

[79] وَ اِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿ ۲۴ ﴾ [فاطر]؛ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ٪ ﴿ ۷ ﴾ [الرعد]

---

[80] «وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ {وَاذْكُرْ فِي الكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا}، 4/167]

[81] لِكُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ شِرۡعَةً وَّ مِنۡهَاجًا ﴿ 48 ﴾ [المائدة]

[82] «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الأُمَّةَ. [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 1/137]

[83] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک کتاب وسنت کیسے منتقل ہوئے؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ دوسرا قابل غور نکتہ یہ ہے کہ کیا کتاب وسنت اس بارے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے کتاب وسنت کی صورت میں جو دین حاصل کیا ہے وہ قیامت تک آنے والے آپ کے ہر ہر امتی تک کن ذرائع سے پہنچے گا ؟ تیسرا تحقیق طلب سوال یہ ہے کہ کتاب وسنت نے ایسے کون سے ذرائع بیان کیے ہیں کہ جن سے دین اسلام آپ کی طرف سے کسی امتی تک پہنچ جائے تو اس امتی کے لیے اس ذریعے کی صورت میں ملنے والے دین کو، دین اسلام سمجھ کر قبول کرنا واجب ہے ؟

بالفاظ دِگر آج میرے لیے دین اسلام کے مآخذ کیا ہیں؟ یعنی جو دین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی ملا ہے آج مجھے وہ کہاں ملے گا؟ آج میں اسے کہاں تلاش کروں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ دین کی حفاظت اس طرح سے کی ہے کہ آج بھی مجھے وہ دین اسی طرح مل جائے جس صورت میں وہ آپ پر نازل ہوا تھا ؟ میرے سامنے آج اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں ہیں کہ میں ان کے اقوال، افعال اور تقریرات کا براہ راست مشاہدہ کر کے دین آپ کی ذات سے اخذ کر سکوں۔

---

[84] فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿ ٦٥ ﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿ ٦٦ ﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿ ٦٧ ﴾ وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿ ٦٨ ﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿ ٦٩ ﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿ ٧٠ ﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿ ٧١ ﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿ ٧٢ ﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿ ٧٣ ﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿ ٧٤ ﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿ ٧٥ ﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿ ٧٦ ﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿ ٧٧ ﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿ ٧٨ ﴾ [الكهف]

معاصر سائنسی علم میں سے اکثر وہ ہے جو صرف سائنسدان کا مشاہدہ یا تجربہ ہے جبکہ بقیہ دنیا کے لیے وہ ایک خبر ہی ہے۔ قدیم انسان کی تاریخ کا مطالعہ "زبانی خبر" (oral tradition) کی روشنی میں کیا جائے یا "علم الآثار" (Archeology) کی صورت میں ، "نسب شناسی" (Genealogy) کی روشنی میں ہو یا "علم النقائش" (Epigraphy) کی صورت میں، ہر پہلو سے وہ ایک عامی کے لیے خبر ہی ہے۔

[85] وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ﴿ 43 ﴾ [المائدة]

"پھر موسیٰ نے سب اسرائیلیوں کو بلوا کر ان سے کہا: اے اسرائیلیو ! تم ان آئین اور احکام کو سن لو جن کو میں آج تم کو سناتا ہوں تا کہ تم ان کو سیکھ کر ان پر عمل کرو... میرے آگے تو اور معبودوں کو نہ ماننا۔ تو اپنے لیے کوئی تراشی

ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔ اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں

148

ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔ اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو مانتے ہیں، رحم کرتا ہوں۔ تو خداوند اپنے خداوند کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ خداوند اس کو جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے، بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔ تو خداوند اپنے خدا کے حکم کے مطابق سبت کے دن کو یاد کر کے پاک ماننا۔ چھ دن تک تو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اس میں نہ تو کوئی کام کرے، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام، نہ تیری لونڈی، نہ تیرا بیل، نہ تیرا گدھا، نہ تیرا اور کوئی جانور، اور نہ کوئی مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہوتا، کہ تیرا غلام اور تیری لونڈی بھی تیری طرح آرام کریں۔ اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا جیسا خداوند تیرے خدا نے تجھے حکم دیا ہے تا کہ تیری عمر دراز ہو اور جو ملک خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے اس میں تیرا بھلا ہو۔ تو خون نہ کرنا۔ تو زنا نہ کرنا۔ تو چوری نہ کرنا۔ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کے گھر یا اس کے کھیت یا غلام یا لونڈی یا بیل یا گدھے یا اس کی کسی اور چیز کا خواہاں ہونا۔ یہی باتیں خداوند نے اس پہاڑ پر آگ اور گھٹا اور ظلمت میں سے تمہاری ساری جماعت کو بلند آواز سے کہیں اور اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہا اور ان ہی کو اس نے پتھر کی دو لوحوں پر لکھا اور ان کو میرے سپرد کیا۔" [عہد عتیق: استثناء: باب 5: آیت 7-23]؛ "اور دیکھو ایک شخص نے پاس آ کر اس سے کہا: اے استاد! میں کون سی نیکی کروں تا کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا: تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے۔ لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ اس نے اس سے کہا: کون سے حکموں پر؟ یسوع نے کہا: یہ کہ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ دادا کی اور ماں کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اس جوان نے اس سے کہا: کہ میں نے ان سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ یسوع نے اس سے کہا: اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا، اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔ مگر وہ جوان یہ بات سن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ

149

بڑا مالدار تھا۔ اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔ شاگرد یہ سن کر بہت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ یسوع

نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔" [عہد نامہ جدید: متی: باب 19: آیت 17-27]

قدیم ضابطہ حیات "حمورابی کا قانون" (Code of Hammurabi) میں بھی مذکورہ بالا بعض احکامات کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے جو کہ غالباً "صحف ابراہیم" کا "اثر علمی" ہے۔ یہ قانون 1750(BC) میں "بابل" میں مرتب کیا گیا تھا۔

[86] فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿ ۷۹ ﴾ [البقرة]؛ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿ ۱۷۴ ﴾ [البقرة]

[87] وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿ ۷۵ ﴾ [البقرة]؛ وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿ ۷۸ ﴾ [آل عمران]

How can you say, 'We are wise, And the law of the LORD is with us'? But behold, the lying pen of the scribes Has made it into a lie. [New American Standard Bible: Old Testament: Jeremiah: 8:8]; and you have perverted the words of the living God, the LORD of hosts, our God [New American Standard Bible: Old Testament: 23:36]; All day long they distort my words [New American Standard Bible: Old Testament: Psalm: 56:5]

[88] اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿ ۱۹ ﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿ ۲۰ ﴾ [آل عمران]

البتہ قدیم انسان کی تاریخ (Anthropology) کے مطالعہ کے لیے موجود مصادر میں سابقہ آسمانی کتب جامع ترین اور بہترین ماخذ ہیں، خاص طور "بحیرہ مردار کے مخطوطات" (dead sea scrolls) کی دریافت کے بعد ان کی یہ تاریخی حیثیت مسلم (authentic) ہو چکی ہے۔ یہ مخطوطات 1946 سے 1956 کے درمیان "بحیرہ مردار" (dead see) کے شمال مغرب میں دو کلومیٹر کے فاصلے پر موجود 11 غاروں سے برآمد ہوئے اور ان کی کل تعداد 981 ہے۔ یہ مخطوطات 408(BC) سے 318(CE) تک کے زمانے میں لکھے گئے تھے اور یہ یونانی (Greek)، عبرانی (Hebrew)، آرامی (Aramaic) اور نبطی (Nabataean) زبانوں میں ہیں۔

[89] وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَ اَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾ [آل عمران]؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: «أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ

شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا، مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي» [أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، أبو عبد الله، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، 2001 م، 23/349؛ محمد ناصر الدين الألباني، إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، المكتب الإسلامي، بيروت، 1985م، 6/34]؛ «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ» [صحيح المسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، باب وجوب إيمان أهل الكتاب برسالة الإسلام، 1/34]

[90] وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ مُہَیۡمِنًا عَلَیۡہِ ﴿48﴾ [المائدة]

[91] وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّ حِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَ اَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿ ۸۱ ﴾ [آل عمران]؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: «أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا، مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 23/349؛ إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: 6/34]

[92] خبر وہ ہے جس میں صدق وکذب کا احتمال ہو۔ اگر ان دو پہلوؤں میں سے ایک قطع ہو جائے تو اسے "خبر قطعی" کہتے ہیں۔ یہ قطعیت اگر تحقیق کے بغیر حاصل ہو تو اسے "متواتر" کہتے ہیں اور تحقیق کے بعد حاصل ہو تو "صحیح" کہتے ہیں۔ خبر "متواتر" ہر حال میں یقین کا فائدہ دیتی ہے جبکہ خبر "صحیح" تحقیق سے پہلے ظن اور تحقیق کے بعد یقین کا فائدہ دیتی ہے۔ چونکہ قطعیت خبر کا خاصہ ہے نہ کہ مخبر کا لہذا اس کا دارومدار مخبرین کی تعداد کی کمی بیشی نہیں ہے

جیسا کہ متاخرین میں "متواتر" اسی معنی میں معروف ہو گئی کہ جسے "جم غفیر" روایت کرے۔ سلف صالحین، ائمہ دین، فقہائے اربعہ اور محدثین عظام رحمہم اللہ "متواتر" کی اس اصطلاح سے ناواقف تھے۔ یہ اصطلاح یونانی منطق سے اصول فقہ میں اور اصول فقہ سے اصول حدیث میں داخل ہوئی۔ علاوہ ازیں یہ ایک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کا نہ تو کوئی معنی متعین ہے اور نہ ہی کوئی مسمی معلوم ہے۔ درست بات یہ ہے کہ تواتر ایک سے بھی حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ایک متواتر سند ہے۔ وَمِنَ الْمَشْهُورِ: الْمُتَوَاتِرُ الَّذِي يَذْكُرُهُ أَهْلُ الْفِقْهِ وَأُصُولِهِ، وَأَهْلُ الْحَدِيثِ لَا يَذْكُرُونَهُ بِاسْمِهِ الْخَاصِّ الْمُشْعِرِ بِمَعْنَاهُ الْخَاصِّ، وَإِنْ كَانَ الْحَافِظُ الْخَطِيبُ قَدْ ذَكَرَهُ، فَفِي كَلَامِهِ مَا يُشْعِرُ بِأَنَّهُ اتَّبَعَ فِيهِ غَيْرَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَلَعَلَّ ذَلِكَ لِكَوْنِهِ لَا تَشْمَلُهُ صِنَاعَتُهُمْ، وَلَا يَكَادُ يُوجَدُ فِي رِوَايَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ عِبَارَةٌ عَنِ الْخَبَرِ الَّذِي يَنْقُلُهُ مَنْ يَحْصُلُ الْعِلْمُ بِصِدْقِهِ ضَرُورَةً، وَلَا بُدَّ فِي إِسْنَادِهِ مِنِ اسْتِمْرَارِ هَذَا الشَّرْطِ فِي رُوَاتِهِ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. وَمَنْ سُئِلَ عَنْ إِبْرَازِ مِثَالٍ لِذَلِكَ فِيمَا يُرْوَى مِنَ الْحَدِيثِ أَعْيَاهُ تَطَلُّبُهُ. [ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، أبوعمرو تقي الدين، معرفة أنواع علوم الحديث، ويُعرف بمقدمة ابن الصلاح، دار الفكر المعاصر، بيروت، 1406هـ - 1986م، 167-268]

رد قبول کے اعتبار سے خبر کی دو قسمیں ہیں: مقبول اور مردود۔ مقبول وہ ہے جو دین میں حجت ہے جبکہ مردود حجت نہیں ہے۔ مقبول کی چار قسمیں ہیں: صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ۔ پہلی تین قسمیں تحقیق سے پہلے ظن جبکہ تحقیق کے بعد یقین کا فائدہ دیتی ہیں جبکہ حسن لغیرہ ظنی الثبوت ہے۔ اور یہ یقین روایت کے ہر لفظ کے ثبوت کا نہیں بلکہ من جملہ روایت کے ثبوت کا ہوتا ہے کہ صحیحین کی بھی بعض روایات کے کچھ الفاظ ثابت نہیں ہیں حالانکہ ان کتب کی صحت اور تلقی بالقبول پر امت کا اجماع ہے۔ «وَمِنْ فَوَائِدِهَا: الْقَوْلُ بِأَنَّ مَا انْفَرَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ أَوْ مُسْلِمٌ مُنْدَرِجٌ فِي قَبِيلِ مَا يُقْطَعُ بِصِحَّتِهِ لِتَلَقِّي الْأُمَّةِ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ كِتَابَيْهِمَا بِالْقَبُولِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي فَصَّلْنَاهُ مِنْ حَالِهِمَا فِيمَا سَبَقَ،

153

سِوَى أَحْرُفٍ يَسِيرَةٍ تَكَلَّمَ عَلَيْهَا بَعْضُ أَهْلِ النَّقْدِ مِنَ الْحُفَّاظِ، كَالدَّارَقُطْنِيِّ وَغَيْرِهِ، وَهِيَ مَعْرُوفَةٌ عِنْدَ أَهْلِ هَذَا الشَّأْنِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.» [ابن الصلاح، مقدمة ابن الصلاح ـ معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر، دار الفكر المعاصر، بيروت، ص 29]؛ «الأستاذ أبو إسحاق الإسفرائيني فإنه قال: أهل الصنعة مجمعون على أن الأخبار التي اشتمل عليها الصحيحان مقطوع بها عن صاحب الشرع وإن حصل الخلاف في بعضها فذلك خلاف في طرقها ورواتها» [ابن حجر العسقلاني، النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر، عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، الطبعة الأولى، 1404هـ/1984م، (1/ 377)]؛ «أما الصحيحان فقد اتّفق المحدثون على أَن جَمِيع مَا فيهمَا من الْمُتَّصِل الْمَرْفُوع صَحِيح بِالْقطعِ، وأنهما متواتران إِلَى مصنفيهما، وَأَنه كل من يهون أَمرهمَا فَهُوَ مُبْتَدع مُتبع غير سَبِيل الْمُؤمنِينَ.» [ولي الله الدهلوي، حجة الله البالغة، دار الجيل، بيروت، الطبعة الأولى، 1426 هـ - 2005م، (1/ 232)]

مردود روایت طعن فی الراوی کے اعتبار سے موضوع، متروک، منکر، مدرج، مضطرب، مصحف، مجہول میں تقسیم ہوتی ہے جبکہ سند کے انقطاع کے پہلو سے معلق، منقطع، معضل، مرسل، مدلس اور مرسل خفی میں تقسیم ہوتی ہے۔

[63] قال الشافعي: فإن قال قائل: اذكر الحجة في تثبيت خبر الواحد بنصّ خبر أو دلالةٍ فيه أو إجماعٍ. فقلت له أخبرنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه أن النبي قال: نضَّر الله

عبداً سمع مقالتي فحفظها ووعاها وأداها، فرُبَّ حاملِ فقهٍ غيرِ فقيه ورُبَّ حامل فقه إلى من هو أفقه منه. ثلاثٌ لا يَغِلُّ عليهن قلبُ مسلم: إخلاصُ العمل لله، والنصيحةُ للمسلمين، ولزوم، جماعتهم، فإنّ دعوتهم تحيط من روائهم. فلما نَدَب رسول الله إلى استماع مقالته وحفظِها وأدائها امراً يؤديها، والامْرُءُ واحدٌ: دلَّ على أنه لا يأمر أن يُؤدَّى عنه إلا ما تقوم به الحجة على من أدى إليه؛ لأنه إنما يُؤدَّى عنه

حلال وحرام يُجتَنَب، وحدٌّ يُقام، ومالٌ يؤخذ ويعطى، ونصيحة في دينٍ ودنيا. ودل على أنه قد َححمل الفقهَ غيرُ فقيه، يكون له حافظاً، ولا يكون فيه فقيهاً. وأمْرُ رسول الله بلزوم جماعة المسلمين مما يُحتج به في أن إجماع المسلمين - إن شاء الله – لازمٌ [الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس، الرسالة، مكتبه الحلبي، مصر، 1940ء، 401-403]؛ أخبرنا سفيان قال أخبرني سالم أبو النضر أنه سمع عبيد الله بن أبي رافع يخبر عن أبيه قال: قال النبي: "لا أُلفِيَنَّ أحدكم متّكئاً على أريكته، يأتيه الأمر من أمري، مما نهيت عنه أو أمرت به، فيقول: لا ندري، ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه" قال ابن عيينة: وأخبرني محمد بن المنكدر عن النبي بمثله مرسلاً. وفي هذا تثبيتُ الخبر عن رسول الله وإعلامُهم أنه لازم لهم، وإن لم يجدوا له نصَّ حكمٍ في كتاب الله، وهو موضوع في غير هذا الموضع. [الرسالة: 403-404]؛ أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار: أن رجلاً قبَّل امرأته وهو صائم، فَوَجَد من ذلك وجْداً شديداً، فأرسل امرأته تسأل عن ذلك، فدخلت على أم سلمة أمِّ المؤمنين، فأخبرتها، فقالت أم سلمة: إن رسول الله يقبِّل وهو صائم. فرجعت المرأة إلى زوجها فأخبرته، فزاده ذلك شراً، وقال: لسنا مثلَ رسول الله، يُحِل الله لرسوله ما شاء. فرجعت المرأة إلى أم سلمة فوجدت رسول الله عندها، فقال رسول الله: ما بال هذه المرأة؟ فأخبرته أم سلمة، فقال: ألا أخبرتيها أني أفعل ذلك؟ فقالت أم سلمة: قد أخبرتها فذهبت إلى زوجها فأخبرتْه فزاده ذلك شراً، وقال: لسنامثل رسول الله، يُحل الله لرسوله ما شاء. فغضب رسول الله ثم قال: والله إني لأتقاكم لله، ولأعلمكم بحدوده. وقد سمعت من يصل هذا الحديث، ولا يحضرني ذِكر مَن وصله. قال الشافعي: في ذكر قول النبي صلى الله عليه: "ألَّا أخبرتيها أني أفعل ذلك" دلالةٌ على أن خبر أم سلمة عنه مما يجوز قبوله؛ لأنه لا يأمرها بأن تخبر عن النبي إلا وفي خبرها ما تكون الحجةُ لمن أخبرتْه.[الرسالة: 404-406]

155

صحابہ دوصورتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین حاصل کر رہے تھے: یا توبراہ راست آپ کی مجلس میں موجود ہوتے تھے یا کسی دوسرے صحابی سے اس کی خبر پاتے تھے۔پہلی صورت میں بھی آپ علیہ السلام کی خبر ان کے لیے خبر واحد تھی جبکہ دوسری صورت بھی عموماً خبر واحد ہی ہوتی تھی جیسا کہ صحابہ کرام آپ علیہ السلام کے ارشادات وافعال اور موقع بموقع نازل ہونے والی قرآنی آیات کی خبر اپنی بیویوں کوجا کر دیتے تھے تو یہ خبر واحد ہی تھی۔اس خبر واحد سے قرآن بھی ثابت ہورہا تھا اور حلال وحرام بھی، عبادات بھی اور معاملات بھی، آداب بھی اور حدود وتعزیرات بھی۔ جب تک صحابہ کرام کا کسی بات پر اجماع نہ ہوا تھا اور کسی ایک صحابی نے کسی دوسرے صحابی سے مثلاً تحویل قبلہ سے متعلق قرآن کی نئی نئی نازل شدہ آیات سنی تھیں تواس صحابی کے لیے وہ خبر واحد مستقل بالذات ماخذ دین تھی یا نہیں اور اس خبر واحد سے قرآن اور تحویل قبلہ جیسا حکم ثابت ہوجاتا تھا یا نہیں؟ «عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ، أَوْ قَالَ: أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قِبَلَ مَكَّةَ. فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ.» [صحيح البخاري: (1/ 216)]؛ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.» [صحيح مسلم: (2/ 66)]

156

آج اس خبر واحد سے قرآن یا تحویل قبلہ جیسے احکامات کے اثبات میں کیا مانع ہے؟کیا صحابہ کے دور میں جس قسم کی خبر واحد سے مستقل بالذات دین ثابت ہوجاتا تھا اور امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور امام بخاری رحمہم اللہ وغیرہ کے زمانے میں اس خبر واحد سے دین ثابت نہیں ہوتا تھا؟ کیا ذریعہ دین پر حکم ہے کہ وہ دین کو مستقل بالذات یا غیر مستقل بالذات بنا دیتا ہے؟ مستقل بالذات دین کے ثبوت کے طریقے جو خود دین نے بیان کیے ہیں وہ اجماع نہیں ہے بلکہ "خبر صحیح" ہے۔مزید تفصیل کے لیے کتاب "فکر غامدی" کے باب اول "دین کی روایت" کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

[94] بعض لوگ تفسیری اقوال، سیرت اور تاریخ کی خبر پر بھی اصول حدیث کی روشنی میں حکم لگانا شروع کر دیتے ہیں جو کسی طور درست نہیں ہے۔ کتاب وسنت دین ہیں جبکہ تفسیری اقوال، سیرت اور تاریخ کسی طور بھی دین

نہیں ہیں کہ ان کی تحقیق کے لیے بھی دین کی روایت کے اصول لاگو کیے جائیں۔ "أما اشتراط الصحة الحديثية في قبول الأخبار التاريخية التي لا تمس العقيدة والشريعة ففيه تعسف كثير ، و الخطر الناجم عنه كبير، لأن الروايات التاريخية التي دونها أسلافنا المؤرخون لم تُعامل معاملة الأحاديث، بل تم التساهل فيها، و إذا رفضنا منهجهم فإن الحلقات الفارغة في تاريخنا ستمثل هوّة سحيقة بيننا، و بين ماضينا مما يولد الحيرة والضياع والتمزق والانقطاع ... لكن ذلك لا يعني التخلي عن منهج المحدثين في نقد أسانيد الروايات التاريخية، فهي وسيلتنا إلى الترجيح بين الروايات المتعارضة، كما أنها خير معين في قبول أو رفض بعض المتون المضطربة أو الشاذة عن الإطار العام لتاريخ أمتنا، ولكن الإفادة منها ينبغي أن تتم بمرونة آخذين بعين الاعتبار أن الأحاديث غير الروايات التاريخية، وأن الأولى نالت من العناية ما يمكنها من الصمود أمام قواعد النقد الصارمة." [أكرم ضياء العمري، الدكتور، دراسات تاريخية مع تعليقة في منهج البحث وتحقيق المخطوطات، الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة الأولى 1403 هـ - 1983 م، 27] فنجد ابن حجر

يقول عن الواقدي: متروك مع سعة علمه. [ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد، تقريب التهذيب، دار الرشيد – سوريا الأولى، 1406 – 1986، 1/498] ويقول في سيف بن عمر: ضعيف في الحديث ، عمد في التاريخ. [تقريب التهذيب: 1/262]؛ "فالمقصود أن المنقولات التي يحتاج إليها في الدين قد نصب الله الأدلة على بيان ما فيها من صحيح وغيره، ومعلوم أن المنقول في التفسير أكثره كالمنقول في المغازي والملاحم؛ ولهذا قال الإمام أحمد: ثلاثة أمور ليس لها إسناد: التفسير، والملاحم، والمغازي. ويروي: ليس لها أصل، أي إسناد؛ لأن الغالب عليها المراسيل، مثل ما يذكره عروة بن الزبير، والشعبي، والزهري، وموسى بن عقبة، وابن إسحاق، ومن بعدهم، كيحيى بن سعيد الأموي، والوليد بن مسلم، والواقدي، ونحوهم في المغازي؛ فإن أعلم الناس بالمغازي أهل المدينة، ثم أهل الشام، ثم أهل العراق، فأهل المدينة أعلم بها لأنها كانت عندهم، وأهل الشام كانوا أهل غزو وجهاد، فكان لهم من العلم بالجهاد والسير ما ليس لغيرهم؛ ولهذا عظم الناس كتاب أبي إسحاق الفزاري الذي صنفه في ذلك، وجعلوا الأوزاعي أعلم بهذا الباب من غيره من علماء الأمصار. وأما التفسير فإن أعلم الناس به أهل مكة؛ لأنهم أصحاب ابن عباس، كمجاهد وعطاء ابن أبي رباح، وعكرمة مولى ابن عباس وغيرهم من أصحاب أبن عباس، كطاوس، وأبي الشعثاء، وسعيد بن جبير وأمثالهم، وكذلك أهل الكوفة من أصحاب ابن مسعود، ومن ذلك ما تميزوا به على غيرهم، وعلماء أهل المدينة في التفسير مثل زيد بن أسلم الذي أخذ عنه

مالك التفسير، وأخذه عنه أيضا ابنه عبد الرحمن، وأخذه عن عبد الرحمن عبد الله بن وهب. والمراسيل إذا تعددت طرقها وخلت عن المواطأة قصدًا أو الاتفاق بغير قصد كانت صحيحة قطعا، فان النقل إما أن يكون صدقا مطابقا للخبر، وإما أن يكون كذبا تعمد صاحبه الكذب، أو أخطأ فيه، فمتى سلم من الكذب

158

العمد والخطأ كان صدقا بلا ريب. فإذا كان الحديث جاء من جهتين أو جهات، وقد علم أن المخبرين لم يتواطئا على اختلاقه، وعلم أن مثل ذلك لا تقع الموافقة فيه اتفاقًا بلا قصد علم أنه صحيح، مثل شخص يحدث عن واقعة جرت، ويذكر تفاصيل ما فيها من الأقوال والأفعال، ويأتي شخص آخر قد علم أنه لم يواطئ الأول، فيذكر مثل ما ذكره الأول من تفاصيل الأقوال والأفعال، فيعلم قطعا أن تلك الواقعة حق في الجملة؛ فإنه لو كان كل منهما كذبها عمدا أو خطأ، لم يتفق في العادة أن يأتي كل منهما بتلك التفاصيل التي تمنع العادة اتفاق الاثنين عليها بلا مواطأة من أحدهما لصاحبه، فإن الرجل قد يتفق أن ينظم بيتا وينظم الآخر مثله، أو يكذب كذبة ويكذب الآخر مثلها، أما إذا أنشأ قصيدة طويلة ذات فنون على قافية ورَوِيٍّ فلم تجر العادة بأن غيره ينشئ مثلها لفظا ومعني مع الطول المفرط، بل يعلم بالعادة أنه أخذها منه، وكذلك إذا حدث حديثا طويلا فيه فنون، وحدث آخر بمثله، فإنه إما أن يكون واطأه عليه أو أخذه منه، أو يكون الحديث صدقا، وبهذه الطريق يعلم صدق عامة ما تتعدد جهاته المختلفة على هذا الوجه من المنقولات، وإن لم يكن أحدها كافيا إما لإرساله وإما لضعف ناقله، لكن مثل هذا لا تضبط به الألفاظ والدقائق التي لا تعلم بهذه الطريق فلا يحتاج ذلك إلى طريق يثبت بها مثل تلك الألفاظ والدقائق؛ ولهذا ثبتت بالتواتر غزوة بَدْر وأنها قبل أُحُد، بل يعلم قطعا أن حمزة وعليًا وعبيدة برزوا إلى عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ والوليد، وأن عليا قتل الوليد، وأن حمزة قتل قرنه، ثم يشك في قرنه هل هو عتبة أو شيبة. وهذا الأصل ينبغي أن يعرف، فإنه أصل نافع في الجزم بكثير من المنقولات في الحديث والتفسير والمغازي، وما ينقل من أقوال الناس وأفعالهم وغير ذلك. ولهذا إذا روى الحديث الذي يتأتى فيه ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجهين، مع العلم بأن أحدهما لم يأخذه

159

عن الآخر، جزم بأنه حق، لا سيما إذا علم أن نَقَلَتَه ليسوا ممن يتعمد الكذب، وإنما يخاف على أحدهم النسيان والغلط؛ فإن من عرف الصحابة كابن مسعود وأبي بن كعب، وابن عمر، وجابر، وأبي سعيد، وأبي هريرة وغيرهم علم يقينا أن الواحد

من هؤلاء لم يكن ممن يتعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، فضلا عمن هو فوقهم، كما يعلم الرجل من حال من جربه وخبره خبره باطنة طويلة أنه ليس ممن يسرق أموال الناس، ويقطع الطريق، ويشهد بالزور ونحو ذلك. وكذلك التابعون بالمدينة ومكة، والشام والبصرة، فإن من عرف مثل أبي صالح السمان، والأعرج، وسليمان بن يسار، وزيد بن أسلم وأمثالهم، علم قطعا أنهم لم يكونوا ممن يتعمد الكذب في الحديث، فضلا عمن هو فوقهم، مثل محمد بن سيرين، والقاسم بن محمد، أو سعيد بن المسيب، أو عبيدة السلماني، أو عَلْقَمة، أو الأسود أو نحوهم. وإنما يخاف على الواحد من الغلط؛ فإن الغلط والنسيان كثيرا ما يعرض للإنسان، ومن الحفاظ من قد عرف الناس بعده عن ذلك جدا، كما عرفوا حال الشعبي والزهري وعروة وقتادة والثوري وأمثالهم، لا سيما الزهري في زمانه، والثوري في زمانه، فإنه قد يقول القائل: أن ابن شهاب الزهري لا يعرف له غلط، مع كثرة حديثه وسعة حفظه. والمقصود أن الحديث الطويل إذا روي مثلا من وجهين مختلفين، من غير مواطأة امتنع عليه أن يكون غلطا، كما امتنع أن يكون كذبا؛ فإن الغلط لا يكون في قصة طويلة متنوعة، وإنما يكون في بعضها، فإذا روى هذا قصة طويلة متنوعة ورواها الآخر مثلما رواها الأول من غير مواطأة امتنع الغلط في جميعها، كما امتنع الكذب في جميعها من غير مواطأة." [ابن تيمية، مقدمة في أصول التفسير، دار مكتبة الحياة، بيروت، لبنان، 1490هـ/ 1980م، 22-28]

---

[95] وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ﴿ 34 ﴾ [الأحزاب]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: «... فَاحْذَرُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...» [الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله النيسابوري، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية، بيروت، 1990ء، 1/171]

[96] وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﴿ 29 ﴾ [التوبة]؛ «الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ، يَقُولُ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُكَذِّبَنِي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثِي، فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 28/429]؛ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ

بِثَنِي شَبعَانًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيكُمْ بِالْقُرآنِ، فَمَا وَجَدتُمْ فِيهِ مِنَ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدتُمْ فِيهِ مِنَ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، أَلَا وَلَا لُقَطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُمْ، فَلَهُمْ أَنْ يُعْقِبُوهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُمْ» [مسند الإمام أحمد: 28/410-411]

[97] وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ [النحل]

[98] لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ [القيامة]

[99] قرآن مجید، اللہ کا کلام اور قراءات منزل من اللہ ہیں ۔ قرآن مجید کی سند میں قاری اور المقری الفاظ کی شیخ سے تلقی کر کے شاگرد پر ان کی تلاوت کرتا ہے۔وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ [التوبة]؛

مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ ﴿۱۲﴾ [الأعراف]؛ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ ﴿۷۵﴾ [ص]؛ وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ [الأعراف]؛فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ [الشعراء]؛ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ [النحل]؛ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾ [الأنبياء]؛بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ ﴿۴۱﴾ [هود]؛لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ [الغاشية]؛اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ [الروم]؛ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا.وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَقْرَأَنِيهَا. فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ. ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «أَرْسِلْهُ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ»، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُهَا». فَقَالَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ؛ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ. [مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي

المدني، الموطأ، كتاب الْقُرْآنُ، باب مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية - أبو ظبي – الإمارات، الأولى، 1425 هـ - 2004 م، 2/281-282]

[100] قرآن مجید میں اصل لفظ ہے جبکہ سنت میں اصل معنی ہے لہذا حدیث کی سند میں محدث اپنے شیخ سے سنت کا تحمل کرتا ہے اور اپنے شاگرد کے سامنے اس کو ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ اللہ عزوجل کے ہیں جبکہ سنت میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بھی ہیں جیسا کہ قولی سنت کی مثال ہے اور صحابی کے بھی ہیں جیسا کہ فعلی اور تقریری سنت کی مثالیں ہیں۔

«وأما إصابة المعنى بتغيير اللَّفظ؛ فأهل العلم مِن نَقَلة الأخبار يختلفون فيه، فمنهم مَن يرى اتِّباع اللفظ، ومنهم مَن يتجوَّز في ذلك إذا أصاب المعنى، وكذلك سبيل التقديم والتأخير، والزيادة والنُّقصان، فإنَّ منهم مَن يعتمد المعنى ولا يعتدُّ باللَّفظ، ومنهم مَن يُشدِّد في ذلك ولا يُفارق اللَّفظَ. وقد دلَّ قولُ الشافعي في صفة المحدِّث مع رعاية اتِّباع اللَّفظ على أنَّه يسوغ للمحدِّث أنْ يأتيَ بالمعنى دون اللفظ، إذا كان عالمًا بلغات العرب ووجوه خطابها، بصيرًا بالمعاني والفقه، عالمًا بما يُحيل المعنى وما لا يُحيله، فإنَّه إذا كان بهذه الصفة جاز له نقلُ اللفظ، فإنَّه يَحترِز بالفهم عن تغيير المعاني وإزالة أحكامها، ومَن لم يكن بهذه الصفة كان أداء اللفظ له لازمًا، والعدول عن هيئة ما يسمعه عليه محظورًا، وإلى هذا رأيتُ الفقهاء من أهل العلم يذهبون. ومِن الحُجَّة لمَن ذهب إلى هذا المذهب: أنَّ اللهَ تعالى قد قَصَّ مِن أنباء ما قد سبق قَصصًا، كرَّر ذِكْرَ بعضِها في مواضعَ بألفاظ مختلفة، والمعنى واحد، ونقلها مِن ألسنتهم إلى اللسان العربي، وهو مخالف لها في التقديم والتأخير، والحذف والإلغاء، والزيادة والنُّقصان وغير ذلك، وقد حُكِيَت هذه الحُجَّةُ بعينها عن الحسن.» [الرامهرمزي، الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد، المحدث الفاصل ت أبو زيد،دار الذخائر، الطبعة الأولى، 2016 م، ص 547]؛ حدثني بذلك أحمد بن الرَّبيع بن عُدَيْس شيخٌ لنا، حدثني محمد بن مسلم بن مَسْعدة وهو من أهل رامَهُرْمز قال: قلتُ لمحمد بن منصور قاضي الأهواز في شيء جرى بيني وبينه: ثلاثة يُشدِّدون في الحروف، وثلاثة يُرخِّصون فيها، فممَّن رخَّص فيها الحسن، وكان الحسن يقول: يحكي اللهُ تعالى عن القرون السالفة بغير لغاتها، أفكَذِبٌ هو؟ وكان محمد بن منصور مُتَّكئًا، فاستوى جالسًا، ثم أخذ بمجامع كفِّه، وقال: ما أحسنَ هذا! أحسنَ الحَسَنُ جدًّا. وقال قَتَادة، عن زُرَارة بن أَوْفى: لَقِيتُ عِدَّةً مِن أصحابِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم، فاختلفوا عليَّ في اللَّفظ،

واجتمعوا في المعنى. ومِن الحُجَّة لِمَن ذهب إلى اتِّباع اللَّفظ: قولُه صلى الله عليه وسلم: «نَضَرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا كَمَا سَمِعَهَا». أو قال: «فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا». ومنه ما رُوي عنه صلى الله عليه وسلم أنَّه أمر رجلًا أنْ يقول عند مضجعه في دعاء علَّمه: «آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». فقال الرجل: وبرسولِك الذي أرسلتَ. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». قالوا: أفلا ترى أنَّه لم يُسوِّغ لمَن علَّمه الدعاءَ مخالفةَ اللَّفظ، وقال: «فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا»؟ فقيل لهم: أمَّا قوله: «فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا» فالمراد منه حُكمُها لا لفظُها؛ لأنَّ اللفظَ غيرُ مُعْتبَر به، ويدلُّك على أنَّ المرادَ من الخطاب حُكمُه، قوله: «فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ». وأمَّا ردُّه عليه السلام الرجلَ مِن قوله: «برسولك» إلى قوله: «وَبِنَبِيِّكَ» فإنَّ النبيَّ أمدحُ، ولكلِّ نعت من هذين النعتين موضع، ألَا ترى أنَّ اسمَ الرسول يقع على الكافَّة، واسم النبي لا يستحقُّه إلَّا الأنبياء عليهم السلام، وإنَّما فُضِّل المرسلون من الأنبياء؛ لأنَّهم جمعوا النبوةَ والرسالةَ جميعًا، فلمَّا قال: «وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» جاء بالنعت الأمدحِ قيَّده بالرسالة بقوله: «الَّذِي أَرْسَلْتَ». وبيان آخر: أنَّ النبي صلى الله عليه وسلم كان هو المعلِّم للرجل الدعاءَ، وإنَّما القول في اتِّباع اللفظ إذا كان المتكلِّم حاكيًا لكلام غيره، فقد ثبت أنَّ النبي صلى الله عليه وسلم نقل الرجل من قوله: «وبرسولك» إلى قوله: «وَبِنَبِيِّكَ»؛ ليجمعَ بين النبوة والرسالة، ومستقبحٌ في الكلام أنْ تقول: «هذا رسول عبد الله الذي أرسله، وهذا قتيل زيد الذي قتله»؛ لأنَّك تجتزئ بقولك: «رسول فلان وقتيل فلان» عن إعادة اسم المرسِل والقاتِل، إذا كنتَ لا تُفيد به إلَّا المعنى الأول، وإنَّما يحسُن أنْ تقول: «هذا رسول عبد الله الذي أرسله إلى عمرو، وهذا قتيل زيد الذي قتله بالأمس أو في وقعة كذا»، والله وليُّ التوفيق. [المحدث الفاصل ت أبو زيد، ص 548-550]

642-حدثني علي بن محمد بن الحسين الفارسي، حدثنا زيد بن سعيد الواسِطي، حدثنا عبد الرحمن بن مَهْدي، عن معاوية بن صالح، عن العلاء بن الحارث، عن مَكْحول، عن واثِلة بن الأَسْقَع قال: إذا حُدِّثْتُم بالحديث على المعنى فحَسْبُكم. 643- حدثنا الحَضْرَمي، حدثنا محمد بن خَلَف، حدثنا قَبِيصة، عن سفيان، عن ابن جُرَيْج، عن عَطَاء. والرَّبِيع، عن الحسن قالا: إذا أَصبتَ معنى الحديثِ أجزأك. 644- حدثنا أبي، حدثنا جَمِيل بن الحسن، حدثنا محمد بن سَوَاء، عن هشام قال: كان الحسنُ يُحدِّثني اليومَ بحديث، ويُعِيدُه مِن الغَدِ، فيَزيد فيه ويَنقص منه، غيرَ أنَّ المعنى واحدٌ. 645- حدثنا الحُسين بن إدريس، حدثنا بِشْر بن مُعَاذ العَقَدي، حدثنا عبد الله

ابن جعفر، أخبرني شيخٌ لنا، عن أبي حَمْزة قال: قلتُ لإبراهيم: إنَّا نسمعُ منك الحديثَ، فلا نستطيعُ أنْ نجيءَ به كما سمعناه؟ قال: أرأيتَك إذا سمعتَ تَعْلَمُ أنَّه حلالٌ مِن حرامٍ؟ قال: نعم. قال: فهكذا كلُّ ما نُحَدِّثُ. 646- حدثنا الحُسين بن إدريس، حدثنا بِشْر بن مُعَاذ، حدثنا إسماعيل ابن عُلَيَّة، أخبرنا ابن عَون قال: كان الحسن والشَّعْبي وإبراهيم يحدِّثون مرة هكذا، ومرة هكذا. قال ابن عَون: فذكرتُ ذلك لمحمد بن سِيرين قال: أمَا إنَّهم لو جاءوا به كما سمِعوه كان خيرًا لهم. 647- حدثني عمر بن الحسن بن جُبَير الواسطي، حدثنا عبد الله بن محمد بن أيوب، حدثنا الواقدي، حدثنا مَعمر، عن أيوب، عن محمد قال: رُبَّما سمعتُ الحديثَ عن عشرةٍ، كلُّهم يختلفُ في اللَّفظِ، والمعنى واحدٌ. 648- حدثني محمد بن إسماعيل بن سَلَمة العَطَّار، حدثنا أحمد بن محمد بن موسى السامي، حدثني عبد العزيز بن عُبَيْد الله، عن ابن عَون قال: لَقِيتُ منهم مَن كان يُحِبُّ أنْ يُحَدِّثَ الحديثَ كما سمع، ومنهم مَن لا يُبالي إذا أصاب المعنى. قال: ومِن الذين كانوا لا يُبالون إذا أصابوا المعنى: الحسنُ، وعامر، وإبراهيم النَّخَعي. والذين كانوا يُحِبُّون أنْ يُحَدِّثوا كما سمعوا:

محمدُ بن سيرين، ورجاء ابن حَيْوة، والقاسم بن محمد. 649- حدثنا أحمد بن محمد بن سُهَيْل، حدثنا زيد بن أَخْزَم قال: سمعتُ الأصمَعي يقول: سمعتُ ابن عَوْن يقول: أدركتُ ثلاثةً يُرَخِّصُون في الحروف، وثلاثةً يُشَدِّدون فيها، فالذين يُرَخِّصُون فيها: الحسنُ البَصْري، وإبراهيم، والشَّعْبي، والذين يُشَدِّدون: محمد، ورجاء، والقاسم. 650- حدثنا أبو حَفْص الواسطي، حدثنا علي بن إِشْكاب، حدثنا مُعَاذ بن مُعَاذ، عن ابن عَوْن، قال: ثلاثةٌ لم أرَ مثلَهم: القاسم بن محمد بالحِجاز، ورجاء ابن حَيْوَة بالشام، ومحمد بن سِيرِين بالبَصْرة. 651- حدثنا ابن مَعْدان، حدثنا أحمد بن يحيى الصُّوفي، حدثنا يحيى بن آدم قال: سمعتُ سفيان الثَّوْري يقول: إنَّما نُحَدِّثُكم بالمعاني. 652- حدثنا إبراهيم الغَزَّال، حدثنا أبو هِشام الرِّفاعي قال: سمعتُ يزيد بن هارون -وقد قال في حديثٍ رواه في صلاة الصُّبح فقال المُسْتَمْلي: صلاة الغداة- فقال يزيد: صلاة الفجر. 653- حدثنا عبد الله بن أحمد بن مَعْدان، حدثنا سعيد بن رَحْمَة الأَضْحَي قال: كان محمد بن مُصْعَب القَرْقَساني يقول: أيْشٍ تُشَدِّدون على أنفسِكم، إذا أصبتُم المعنى حَسْبُكم. 654- حدثني محمد بن إسماعيل بن سَلَمة العَطَّار، حدثنا أحمد بن محمد بن موسى السَّامي، حدثنا عبد العزيز بن عُبَيْد الله، حدثني عمرو بن عُبَيْد قال: ما سمعتُ مِن الحَسن حديثًا مرَّتين قطُّ إلا بلفظتين مختلفتين، والمعنى واحد. 655- حدثني محمد، حدثنا أحمد، حدثنا عبد العزيز، حدثنا أيوب بن سُليمان، حدثنا الحسن بن دينار، عن الحسن، أنَّه كان لا يرى بأسًا إذا حدَّث بالحديث أنْ يُصِيبَ المعنى. 656- حدثني محمد بن عثمان بن أبي سُوَيد القُرَشي، حدثنا أبو الوليد

الطَّيالسي: حدثنا شعبة وأبو عَوانةيتقاربان، عن الأعمش، عن زيد بن وهب، عن عبد الله بن مسعود، حديثَ الصادق المَصْدوق. 657- حدثنا عبد الله بن أحمد بن مَعْدان،

حدثنا الحسن بن أبي أُمَيَّة الأنطاكي، حدثنا إسماعيل بن يحيى، حدثنا أبو بكر الهُذَلي، عن الشَّعبي قال: قلتُ لابن عبَّاس: إنَّك تحدِّثنا بالحديث اليوم، فإذا كان من الغد قَلبتَه؟ قال: فقال وهو غضبان: أمَا ترضَون أنْ نحفظَ لكم معاني الحديث، حتى تسألونا عن سياقتِها. [المحدث الفاصل ت أبو زيد، ص 551-556]

[101] عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالحَجِّ»، فَقَالَ رَجُلٌ: الحَجُّ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: «لاَ، صِيَامُ رَمَضَانَ، وَالحَجُّ» هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ قول النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، 1/45]؛ عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ». قَالَ: فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: «لاَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الوُضُوءِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ، 1/58-59]

[102] وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴿ ۱۰۰ ﴾ [التوبة]؛ «...وَإِنَّ بني إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً»، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» [الترمذي، محمد بن عيسى بن سورة، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر، 1975ء، 5/26]؛

فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ «أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ، 4/200]؛ «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» [صحيح مسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 4/1962]؛ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» قَالَ «فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ» قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: أَسْتَذْكِرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» [سنن أبي داود، أَبْوَابُ النَّوْمِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ، 4/311]

[103] وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿ ١١٥ ﴾ ٪ [النساء]؛ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ؕ ﴿ ١٤٣ ﴾ [البقرة]

[104] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ:

«اقْضُوا اللَّهَ الَّذِي لَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالوَفَاءِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا، لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، 9/102]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِرْقٌ نَزَعَهَا، قَالَ: «وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ»، وَلَمْ

يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ.[صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا، لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، 9/101]

قواعد عامہ اور ادلہ اجمالیہ میں سے شرائع من قبلنا اور قول صحابی کا تعلق "شریعت" سے ہے جبکہ استصلاح، سد الذرائع، عرف، استحسان "منہاج" کے اصول ہیں۔

[105] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أُنْزِلَتْ: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ، مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ} وَلَمْ يَنْزِلْ {مِنَ الفَجْرِ}، فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ: {مِنَ الفَجْرِ} فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ [صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الفَجْرِ}، 3/28]

[106] هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ [آل عمران]

[107] یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ ۪ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَ لِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ ﴿۱۱﴾ [النساء]؛

وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ ﴿۲۲۸﴾ [البقرة]؛ «عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: «لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ العَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَحْزَابِ، 5/112]؛ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ} عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ، وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا

تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلاَ يَتَبَيَّنُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: «إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ، 3/28]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ، فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ، فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ: «أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ». وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: «لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ» [سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَابٌ فِي الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّ فِي الْوَقْتِ، 1/93]

فقہاء یعنی احناف کی تقسیم کے مطابق لفظ کسی معنی کے لیے وضع ہونے کے اعتبار سے خاص، عام اور مشترک میں تقسیم ہوتا ہے۔ اب اس لفظ کا اپنے اس وضعی معنی میں استعمال ہوا ہے یا نہیں، اس پہلو سے حقیقت و مجاز اور صریح و کنایہ میں منقسم ہوتا ہے۔ اور لفظ کی اپنے وضعی یا غیر وضعی معنی میں دلالت کس قدر ظاہر ہے یا خفی، اس اعتبار سے ظہور کے چار درجات ظاہر، نص، مفسر اور محکم اور خفاء کے چار درجات خفی، مشکل، مجمل اور متشابہ ہیں۔ اور لفظ کی اپنے معنی پر دلالت کی صورت کیا ہے تو اس اعتبار سے اس کی چار قسمیں ہیں: عبارت نص، دلالت نص، اشارہ نص، اقتضائے نص۔

اس کی ایک دوسری تقسیم جو متکلمین یعنی شوافع کے ہاں معروف ہے، کہ لفظ اپنے معنی پر دلالت کے اعتبار سے منطوق اور مفہوم میں تقسیم ہوتا ہے۔ اور منطوق کی دلالت صریح ہوتی ہے یا غیر صریح۔ صریح کی دلالت مطابقت اور تضمن جبکہ غیر صریح کی اشارہ نص، اقتضائے نص اور ایمائے نص میں تقسیم ہوتی ہے۔ اور مفہوم کی تقسیم موافق اور مخالف میں ہوتی ہے۔

[108] وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ [النحل]؛ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ ﴿۱۰۵﴾ [النساء]

[109] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ» [صحيح البخاري،كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، 9/91]

[110] مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب "مقالات عقیدہ و منہج" ملاحظہ فرمائیں۔

[111] «فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ، المكتبة العصرية، صيدا – بيروت، 4/200]؛ «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» [صحيح مسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 4/1962]

[112] أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُوسَهُنَّ؟! لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ» [صحيح مسلم: 1/ 179]؛ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رضي الله عنهما، وَهُمَا بِعُسْفَانَ، فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا» [صحيح البخاري: 2/ 569]

[113] «عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: كُلُّنَا، قَالَ: فَأَيُّكُمْ يَحْفَظُ؟ وَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى}؟ قَالَ عَلْقَمَةُ: (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى)، قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ هَكَذَا، وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ: {وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى} وَاللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ.» [صحيح البخاري: 6/ 495]؛ «الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ»، قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ؟ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «يَا ابْنَ أَخِي، إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا» [سنن الترمذي: 1/ 114]؛ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَسَأَلَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَسَنٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ: فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ وَيْلَكَ، فَإِنْ كَانَ أَبِي قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، وَقَدْ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ بِهِ، فَبِقَوْلِ أَبِي تَأْخُذُ، أَمْ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «قُمْ عَنِّي» [الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد، شرح معاني الآثار، عالم الكتب، بيروت، 2/ 142]؛ قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ رضي الله عنهما لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا بِحَدِيثٍ، فَقَالَ لَهُ: {قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ} فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُوشِكُ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، وَتَقُولُونَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ؟ [ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، رفع الملام عن الأئمة الأعلام، المملكة العربية السعودية، 1983 م، ص 37]

172

[114] عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ، فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا [صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّقْصِيرِ فِي الْعُمْرَةِ، 2/ 914]؛ «عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟، قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ» [صحيح البخاري: 1/ 236]؛ 1805- فقال قد سمعت قولك في الإجماع والقياس بعد قولك في حكم كتاب الله وسنة رسوله أرأيت أقاويل أصحاب رسول الله إذا تفرقوا فيها 1806- فقلت نصير منها إلى ما وافق الكتاب أو السنة أو الإجماع أو كان أصحَّ في القياس 1807- قال أفرأيت إذا قال الواحد منهم القولَ لا يُحفظ عن غيره منهم فيه له موافقةً ولا خلافاً أتجد لك حجة باتباعه في كتاب أو سنة أو أمر أجمع الناس عليه فيكونَ من الأسباب التي قلتَ بها خبراً 1808- قلت له ما وجدنا في هذا كتاباً ولا سنةً ثابتة ولقد وجدنا أهل العلم يأخذون بقول واحدهم مرة ويتركونه أخرى ويتفرقوا في بعض ما أخذوا به منهم 1809- قال فإلى أي شئ صرت من هذا 1810- قلت إلى اتباع قول واحد غذا لم أجد كتاباً ولا سنة ولا إجماعاً ولا شيئاً في معناه يحكم له بحكمه أو وُجد معه قياس [الرسالة، ص 596-598]

[115]«مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ: كَمْ فِي إِصْبَعِ الْمَرْأَةِ؟ فَقَالَ: عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: كَمْ فِي إِصْبَعَيْنِ؟ فَقَالَ: عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: كَمْ فِي ثَلَاثٍ؟ فَقَالَ: ثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: كَمْ فِي أَرْبَعٍ؟ فَقَالَ: عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ. فَقُلْتُ: حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا وَاشْتَدَّتْ مُصِيبَتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَعِرَاقِيٌّ أَنْتَ؟ قَالَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ. أَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ. فَقَالَ: هِيَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي» [الموطأ: 1261/5-1262]

173

[116]"كانت المدينة المنورة موطن الرسول صلى الله عليه وسلم بعد هجرته، وهي مقر الدولة الإسلامية الأولى، وعاصمة الدولة الإسلامية بعد انتشار الإسلام، عاش في أكنافها المهاجرون والأنصار، وبعد انتقال عاصمة الخلافة منها بيقت لها الزعامة الدينية، فقد كان علماؤها ورثة العلم النبوي...والذين حملوا الراية بعد

الصحابة، وساروا على نهجهم في المدينة المنورة كثيرون، أشهرهم: سعيد بن المسيب المتوفى سنة)94هـ(، عروة بن الزبير المتوفى سنة)94هـ(، أبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام المخزومي المتوفى سنة)94هـ(، وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود المتوفى سنة)98هـ(، خارجة بن زيد بن ثابت)99هـ(، والقاسم بن محمد بن أبي بكر)107هـ(، وسليمان بن يسار)107هـ(، وهؤلاء هم الذين كان يطلق عليهم الفقهاء السبعة...عبد الله بن عبد الله بن عمر، سالم بن عبد الله بن عمر، أبان بن عثمان بن عفان، أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف، على بن الحسين بن على بن أبي طالب، نافع مولى ابن عمر...وجاء بعد هذه الطبقة طبقة أخرى ومنهم: أبو بكر محمد بن عمرو بن حزم، وابناه محمد وعبد الله، وعبد الله بن عثمان بن عفان، وابنا محمد بن الحنفية، وجعفر بن محمد بن على بن الحسين، وعبد الله بن القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق، ومحمد بن مسلم بن شهاب الزهري، وقد انتهت رياسة هذه المدرسة إلى الامام مالك...انتقل الى الكوفة بعد تمصيرها مجموعة من الصحابة منهم ابن مسعود وأبو موسى الأشعري، وسعد بن أبي وقاص، وعمار بن ياسر، وحذيفة بن اليمان، وأنس بن مالك وازداد عدد الصحابة فيها بعد أن أذن عثمان بن عفان للصحابة بالخروج إلى الأمصار، ثم ازداد عددهم بعد وقوع الفتنة ومقتل الخليفة الراشد عثمان بن عفان، وقد بلغ عدد الصحابة الذين حلوا بها أكثر من ثلاثمائة صحابي، وقد جعلها على بن أبي طالب مقر خلافته،

وقد قام بأمر علماء الكوفة بعد الصحابة جماعة من العلماء: منهم علقمة بن قيس النخعي)62هـ(، والأسود بن يزيد النخعي، وأبو ميسرة عمرو بن شراحيل الهمداني، ومسروق ابن الأجدع الهمداني)63هـ(، وعبيدة السلماني، وشريح بن الحارث الكندي)82هـ(، ثم جاءت الطبقة الثانية بعد هؤلاء أمثال: حماد بن أبي سليمان ومنصور بن المعتمر السلمي والمغيرة بن مقسم الضبي، وسليمان بن مهران الأعمش)148هـ(، وانتهت رياسة هذه المدرسة الى ابن أبي ليلى، وابن شبرمة، وشريك القاضي، وأبي حنيفة.“ [عمر سليمان الأشقر، الدكتور، تاريخ الفقه الإسلامي، دار النفائس، الأردن، 1991ء، 84-87]

[117] "ثم المجتهدون من أئمة الأمة: محصورون في صنفين؛ لا يعدوان إلى ثالث أصحاب الحديث، وأصحاب الرأي. أصحاب الحديث: وهم أهل الحجاز؛ هم: أصحاب مالك بن أنس، وأصحاب محمد بن إدريس الشافعي، وأصحاب سفيان الثوري، وأصحاب أحمد بن حنبل، وأصحاب داود بن علي بن محمد الأصفهاني. وإنما سموا: أصحاب الحديث؛ لأن عنايتهم: بتحصيل الأحاديث، ونقل الأخبار، وبناء الأحكام على النصوص؛ ولا يرجعون إلى القياس الجلي والخفي ما وجدوا: خبراً، أو أثراً...أصحاب الرأي: وهم أهل العراق هم: أصحاب أبي حنيفة النعمان بن ثابت. ومن أصحابه: محمد بن الحسن، وأبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن محمد القاضي، وزفر بن الهذيل، والحسن بن زياد اللؤلؤي، وابن سماعة، وعافية القاضي، وأبو مطيع البلخي، وبشر المريسي. وإنما سموا أصحاب الرأي؛ لأن أكثر عنايتهم: بتحصيل وجه القياس، والمعنى المستنبط من الأحكام، وبناء الحوادث عليها؛ وربما يقدمون القياس الجلي على آحاد الأخبار." [الشهرستاني، أبو الفتح محمد بن عبد الكريم بن أبى بكر أحمد، الملل والنحل، مؤسسة الحلبي، 2/11-12]

[118] ﴿ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤﴾ ﴾ [الأحقاف]

---

[119] عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ: «اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ»، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ، وَالرَّجُلُ، وَالْمَرْأَةُ، وَالصَّغِيرُ، وَالْكَبِيرُ، وَالْعَبْدُ، وَالْحُرُّ، فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ: مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ؟ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ، فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ، وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ؟ قَالَ: «بَلَى، اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هَذِهِ، وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ، فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَ، وَتَلَقَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ، 4/202]

بدعت کی مثال بھی کٹی پتنگ کی سی ہے کہ جس کی سند نہیں ہوتی اور کٹی پتنگ سے تشبیہ اس لیے دی ہے کہ اس کا مقدر زوال ہی ہوتا ہے یعنی وہ نیچے ہی آتی ہے، اوپر نہیں جاتی۔ علاوہ ازیں کٹی پتنگ ہوا کے رحم وکرم پر ہوتی ہے، وہ جس طرف چاہے اسے لے جائے۔ اگر ہوا تیز ہوگی تو شاید اسے بہت اونچا بھی اڑا لے جائے لیکن یہ اونچی اڑان

عارضی ہو گی۔ اثری اور حنفی ہر دو روایتیں ہر دور میں بلاشبہ بیسیوں نہیں سینکڑوں اسناد سے ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اثری روایت کی ایک معاصر سند ہمارے استاذ مولانا عبد الرحمن مدنی حفظہ اللہ تعالی کے استاذ شیخ بن باز رحمہ اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یوں ہے:

الشيخ عبد العزيز بن باز عن العلامة المحدث الشيخ عبد الحق الهاشمي عن الشيخ أحمد بن عبد الله بن سالم البغدادي عن الشيخ عبد الرحمن بن حسن بن محمد بن عبد الوهاب عن جده شيخ الإسلام محمد بن عبد الوهاب

عن الشيخ عبد الله بن إبراهيم المدني عن الشيخ الفقيه عبد القادر التغلبي عن الشيخ المحدث عبد الباقي عن الشيخ المحدث أحمد بن مفلح الوفائي عن الشيخ الفقيه موسى بن أحمد الحجاوي عن الشيخ الفقيه أحمد بن محمد المقدسي المعروف بالشويكي عن الشيخ أحمد بن عبد الله العسكري عن الشيخ علاء الدين المرداوي عن الشيخ إبراهيم بن قندس البعلي عن الشيخ علاء الدين علي بن العباس المعروف بابن اللحام عن الشيخ الحافظ عبد الرحمن بن رجب عن الحافظ شمس الدين ابن القيم عن شيخ الإسلام الحافظ تقي الدين ابن تيمية عن الفخر ابن البخاري عن ابن قدامة المقدسي صاحب المغني عن عبد القادر الكيلاني صاحب الغنية وأبي الفرج بن الجوزي كلاهما عن أبي الوفاء عن ابن عقيل الحنبلي وأبي الخطاب الكلوذاني عن أبي يعلى الفراء عن ابن حامد الحنبلي عن أبي بكر البغوي المشهور بغلام الخلال عن شيخ الحنابلة أبي بكر الخلال عن أبي بكر المروذي عن إمام السنة أحمد بن حنبل الشيباني عن الإمام محمد بن إدريس الشافعي عن الإمام مالك بن أنس عن نافع مولى ابن عمر عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلي الله عليه وسلم۔

[120] اجتہاد نہ تو کتاب وسنت پر اضافے کا نام ہے اور نہ ہی تبدیلی احکام کا بلکہ اس سے مراد "کسی پیش آمدہ مسئلے میں، اہل علم کا، کتاب وسنت کی وسعتوں اور گہرائیوں میں، اللہ کے حکم، کو تلاش کرنے کی انتہائی جدوجہد، کرنا ہے۔" مزید تفصیل کے لیے پی ایچ ڈی مقالہ "عصر حاضر میں اجتماعی اجتہاد: ایک تجزیاتی مطالعہ" کا پہلا باب "اجتہاد کا تعارف" ملاحظہ فرمائیں۔

[121] اس کے لیے اہل علم کی ایک جماعت نے "تقلید" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ "اتباع" اور "تقلید" میں فرق یہ کیا جاتا ہے کہ "اتباع" میں عامی، اللہ کے حکم کے ساتھ، عالم دین سے دلیل بھی پوچھتا ہے، چاہے دلیل اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے جبکہ "تقلید" میں صرف اللہ کا حکم معلوم کیا جاتا ہے اور اس کی دلیل نہیں مانگی جاتی۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ

پہلی صورت میں عامی کا ذہن یہ بن جاتا ہے کہ اس نے اللہ کے حکم کی اتباع کی ہے اور عالم دین ایک ذریعہ ہے جبکہ دوسری صورت میں عامی کا ذہن سمجھتا تو یہی ہے کہ اس نے اللہ کے حکم کی اتباع کی ہے لیکن عالم دین اس کے لیے محض دین کا ذریعہ نہیں رہتا بلکہ خود مصدر بن جاتا ہے۔ ہماری نظر میں تقلید کی نسبت اتباع کی اصطلاح قابل ترجیح ہے۔ امام ابن عبد البر 463ھ نے اپنی کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" میں "الْفَرقِ بَيْنِ التَّقْلِيدِ وَالِاتِّبَاعِ" کے نام سے باب باندھا ہے۔ "وَالتَّقْلِيدُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ غَيْرُ الِاتِّبَاعِ؛ لِأَنَّ الِاتِّبَاعَ هُوَ تَتَبُّعُ الْقَائِلِ عَلَى مَا بَانَ لَكَ مِنْ فَضْلِ قَوْلِهِ وَصِحَّةِ مَذْهَبِهِ، وَالتَّقْلِيدُ أَنْ تَقُولَ بِقَوْلِهِ وَأَنْتَ لَا تَعْرِفُ وَجْهَ الْقَوْلِ وَلَا مَعْنَاهُ وَتَأْبَى مَنْ سِوَاهُ، أَوْ أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ خَطَؤُهُ فَتَتَّبِعَهُ مَهَابَةَ خِلَافِهِ وَأَنْتَ قَدْ بَانَ لَكَ فَسَادُ قَوْلِهِ." [ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله القرطبي، جامع بيان العلم وفضله، دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية، الأولى، 1414 هـ - 1994 م، 2/787-788]

اور "تقلید" ان اصولی مسائل میں حرام ہے کہ جو قطعی ہیں جیسا کہ توحید وشرک کے مسائل۔ اگر کوئی مقلد کسی عالم دین کی تقلید کرتے ہوئے کفر، شرک یا بدعت کا ارتکاب کرے گا تو یہ اس کے لیے آخرت میں عذر نہ بن سکے گا، واللہ اعلم۔ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿ 31 ﴾ [التوبۃ]؛ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الوَثَنَ»، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ: {اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ} [التوبۃ: 31]، قَالَ: «أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ، وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ، 5/278]

البتہ فروعی مسائل میں "تقلید" اس کے لیے جائز ہے جو "اجتہاد" کا اہل نہ ہو۔ "كَذَلِكَ الْمَسَائِلُ الفروعية: مِنْ غَالِبَةِ الْمُتَكَلِّمَةِ وَالْمُتَفَقِّهَةِ مَنْ يُوجِبُ النَّظَرَ وَالِاجْتِهَادَ فِيهَا

178

عَلَى كُلِّ أَحَدٍ حَتَّى عَلَى الْعَامَّةِ وَهَذَا ضَعِيفٌ؛ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ طَلَبُ عِلْمِهَا وَاجِبًا عَلَى الْأَعْيَانِ فَإِنَّمَا يَجِبُ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةُ عَلَى مَعْرِفَتِهَا مِنْ الْأَدِلَّةِ الْمُفَصَّلَةِ تَتَعَذَّرُ أَوْ تَتَعَسَّرُ عَلَى أَكْثَرِ الْعَامَّةِ. وَبِإِزَائِهِمْ مِنْ أَتْبَاعِ الْمَذَاهِبِ مَنْ يُوجِبُ التَّقْلِيدَ فِيهَا عَلَى جَمِيعِ مَنْ بَعْدَ الْأَئِمَّةِ: عُلَمَائِهِمْ؛ وَعَوَامِّهِمْ. وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُوجِبُ التَّقْلِيدَ بَعْدَ عَصْرِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمَالِكٍ مُطْلَقًا ثُمَّ هَلْ يَجِبُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ اتِّبَاعُ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ مِنْ الْأَئِمَّةِ يُقَلِّدُهُ فِي عَزَائِمِهِ وَرُخَصِهِ؟ عَلَى وَجْهَيْنِ. وَهَذَانِ الْوَجْهَانِ ذَكَرَهُمَا أَصْحَابُ أَحْمَد وَالشَّافِعِيِّ لَكِنْ هَلْ يَجِبُ عَلَى الْعَامِّيِّ ذَلِكَ؟ وَالَّذِي عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْأُمَّةِ أَنَّ الِاجْتِهَادَ جَائِزٌ فِي الْجُمْلَةِ؛ وَالتَّقْلِيدَ جَائِزٌ فِي الْجُمْلَةِ لَا يُوجِبُونَ الِاجْتِهَادَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ وَيُحَرِّمُونَ التَّقْلِيدَ وَلَا يُوجِبُونَ التَّقْلِيدَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ وَيُحَرِّمُونَ الِاجْتِهَادَ وَأَنَّ الِاجْتِهَادَ جَائِزٌ لِلْقَادِرِ عَلَى الِاجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيدَ جَائِزٌ لِلْعَاجِزِ عَنْ الِاجْتِهَادِ. فَأَمَّا الْقَادِرُ عَلَى الِاجْتِهَادِ فَهَلْ يَجُوزُ لَهُ التَّقْلِيدُ؟ هَذَا فِيهِ خِلَافٌ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يَجُوزُ حَيْثُ عَجَزَ عَنْ الِاجْتِهَادِ: إمَّا لِتَكَافُؤِ الْأَدِلَّةِ وَإِمَّا لِضِيقِ الْوَقْتِ عَنْ الِاجْتِهَادِ وَإِمَّا لِعَدَمِ ظُهُورِ دَلِيلٍ لَهُ؛ فَإِنَّهُ حَيْثُ عَجَزَ سَقَطَ عَنْهُ وُجُوبُ مَا عَجَزَ عَنْهُ وَانْتَقَلَ إلَى بَدَلِهِ وَهُوَ التَّقْلِيدُ كَمَا لَوْ عَجَزَ عَنْ الطَّهَارَةِ بِالْمَاءِ. وَكَذَلِكَ الْعَامِّيُّ إذَا أَمْكَنَهُ الِاجْتِهَادُ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ جَازَ لَهُ الِاجْتِهَادُ فَإِنَّ الِاجْتِهَادَ مُنَصَّبٌ يَقْبَلُ التجزي وَالِانْقِسَامَ فَالْعِبْرَةُ بِالْقُدْرَةِ وَالْعَجْزِ وَقَدْ يَكُونُ الرَّجُلُ قَادِرًا فِي بَعْضٍ عَاجِزًا فِي بَعْضٍ لَكِنَّ الْقُدْرَةَ عَلَى الِاجْتِهَادِ لَا تَكُونُ إلَّا بِحُصُولِ عُلُومٍ تُفِيدُ مَعْرِفَةَ الْمَطْلُوبِ فَأَمَّا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ فَنٍّ فَيَبْعُدُ الِاجْتِهَادُ فِيهَا وَاَللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ."[مجموع الفتاوى، 20/203-204]

"تقلید" اور "تقلید شخصی" میں بھی فرق رکھنا چاہیے۔ "تقلید شخصی" یعنی کسی متعین عالم دین کی تقلید کے جواز کی کوئی دلیل ہمارے دین میں موجود نہیں ہے بلکہ اس کے قائلین بھی اسے ایک انتظامی مسئلہ قرار دیتے ہیں۔

179

[122] فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿43﴾ [النحل]

[123] «عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.» [صحيح البخاري: (1/ 269)]

[124] وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿ ١٢٢ ﴾ ٪[التوبة]

[125] يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿ ٤٣ ﴾ [مريم]؛ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿ ٧٥ ﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿ ٧٦ ﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿ ٧٧ ﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿ ٧٨ ﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿ ٨٠ ﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿ ٨٢ ٪ ﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿ ٨٣ ﴾ [الأنعام]؛ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ». وَأَنَّ المَعْرِفَةَ فِعْلُ القَلْبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ} [صحيح البخاري، 1/13]

[126] وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿ ٣ ﴾ [العنكبوت]

[127] قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿ ٦٤ ﴾ [الزمر]؛ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿ ١٣٨ ﴾ [الأعراف]

[128] وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ ﴿ ۳۶ ﴾ [النحل]

[129] رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿ ۱۶۵ ﴾ [النساء]

[130] لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَیِّنٰتِ وَ اَنۡزَلۡنَا مَعَہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡمِیۡزَانَ لِیَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ ۚ وَ اَنۡزَلۡنَا الۡحَدِیۡدَ فِیۡہِ بَاۡسٌ شَدِیۡدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعۡلَمَ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ وَ رُسُلَہٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ﴿ ۲۵٪ ﴾ [الحديد]

[131] کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ﴿ ۲۱ ﴾ [المجادلة]؛ قَالَ الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰہِ ۙ کَمۡ مِّنۡ فِئَۃٍ قَلِیۡلَۃٍ غَلَبَتۡ فِئَۃً کَثِیۡرَۃًۢ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿ ۲۴۹ ﴾ [البقرة]؛ فَہَزَمُوۡہُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۙ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ وَ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ عَلَّمَہٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ ۲۵۱ ﴾ [البقرة]؛ الۡآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمۡ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمۡ ضَعۡفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغۡلِبُوا مِائَتَيۡنِ وَإِن يَكُن مِّنكُمۡ أَلۡفٌ يَغۡلِبُوٓا أَلۡفَيۡنِ بِإِذۡنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿ 66 ﴾ [الأنفال]

[132] هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الۡأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُو عَلَيۡهِمۡ آيَاتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿ 2 ﴾ وَآخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوا بِهِمۡ وَهُوَ الۡعَزِيزُ الۡحَكِيمُ ﴿ 3 ﴾ [الجمعة]

[133] هُوَ الَّذِي أَرۡسَلَ رَسُولَهُ بِالۡهُدَىٰ وَدِينِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُونَ ﴿ 33 ﴾ [التوبة]

[134] عَنۡ قَيۡسِ بۡنِ كَثِيرٍ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ المَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرۡدَاءِ، وَهُوَ بِدِمَشۡقَ فَقَالَ: مَا أَقۡدَمَكَ يَا أَخِي؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنۡ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمَا جِئۡتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَمَا قَدِمۡتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مَا جِئۡتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الحَدِيثِ؟ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنۡ سَلَكَ طَرِيقًا يَبۡتَغِي فِيهِ عِلۡمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ المَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجۡنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ العِلۡمِ، وَإِنَّ العَالِمَ لَيَسۡتَغۡفِرُ لَهُ مَنۡ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنۡ فِي الأَرۡضِ حَتَّى الحِيتَانُ فِي المَاءِ، وَفَضۡلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ، كَفَضۡلِ القَمَرِ عَلَى سَائِرِ الكَوَاكِبِ، إِنَّ العُلَمَاءَ

وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا العِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْعِلْمِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الفِقْهِ عَلَى العِبَادَةِ، 5/48]

[135] حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے: «لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللَّهِ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ» [ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، مكتبة الرشد، الرياض، الأولى، 1409هـ، 7/432]

[136] عَنْ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ أَجْرِ الحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، 9/108]؛ «القُضَاةُ ثَلَاثَةٌ، اثْنَانِ فِي النَّارِ، وَوَاحِدٌ فِي الجَنَّةِ، رَجُلٌ عَلِمَ الحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الجَنَّةِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الجَنَّةِ [ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَحْكَامِ، بَابُ الْحَاكِمِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيبُ الْحَقَّ، دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي، 2/776]؛ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى اليَمَنِ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَقْضِي؟»، فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟»، قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟»،

قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي، قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي القَاضِي كَيْفَ يَقْضِي، 3/608]؛ «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ المُعْطِي وَأَنَا القَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ فَرْضِ الخُمُسِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ}، 4/85]

[137] وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿39﴾ [الأنفال]

[138] «نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَإِنَّهُ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ» [مسند أحمد: 35/467]

[139] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، 1/406]

[140] اللہ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے نہ کہ صرف قرآن مجید کا، اور دین میں کتاب وسنت دونوں شامل ہیں۔ ایک لفظ اور دوسرا معنی ہے اور دونوں وحی ہیں۔ یہ کہنا کہ اللہ نے لفظ کی حفاظت کا ذمہ ہے لیا ہے جبکہ معنی کا نہیں، ایک غیر منطقی دعوی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿9﴾ [الحجر]؛"وقال تعالى {إنا نحن نزلنا لذكر وإنا له لحافظون} وقال تعالى {قل إنما أنذركم بالوحي ولا يسمع الصم

الدعآء إذا ما ينذرون} فأخبر تعالى كما قدمنا أن كلام نبيه صلى الله عليه وسلم كله وحي والوحي بلا خوف ذكر والذكر محفوظ بنص القرآن فصح بذلك أن كلامه صلى الله عليه وسلم كله محفوظ بحفظ الله عز وجل مضمون لنا أنه لا يضيع منه شيء إذ ما حفظ الله تعالى فهو باليقين لا سبيل إلى أن يضيع منه شيء فهو منقول إلينا كله فلله الحجة علينا أبدا." [ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد الأندلسي الظاهري، الإحكام في أصول الأحكام، دار الآفاق الجديدة، بيروت، 1/98]؛ "وَلَكِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ حَفِظَ اللَّهُ لَهَا مَا أَنْزَلَهُ كَمَا قَالَ - تَعَالَى -: {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} فَمَا فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ أَوْ نَقْلِ الْحَدِيثِ أَوْ تَفْسِيرِهِ مِنْ غَلَطٍ فَإِنَّ اللَّهَ يُقِيمُ لَهُ مِنَ الْأُمَّةِ مَنْ يُبَيِّنُهُ وَيَذْكُرُ الدَّلِيلَ عَلَى غَلَطِ الْغَالِطِ وَكَذِبِ

الْكَاذِبِ فَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ وَلَا يَزَالُ فِيهَا طَائِفَةٌ ظَاهِرَةٌ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ إِذْ كَانُوا آخِرَ الْأُمَمِ فَلَا نَبِيَّ - بَعْدَ نَبِيِّهِمْ - بَعْدَهُمْ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهِمْ. وَكَانَتِ الْأُمَمُ قَبْلَهُمْ إِذَا بَدَّلُوا وَغَيَّرُوا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا يُبَيِّنُ لَهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ وَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَبِيٌّ، وَقَدْ ضَمِنَ اللَّهُ أَنْ يَحْفَظَ مَا أَنْزَلَهُ مِنَ الذِّكْرِ وَأَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، بَلْ أَقَامَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ فِي كُلِّ عَصْرٍ مَنْ يَحْفَظُ بِهِ دِينَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ وَيَنْفِي بِهِ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُضِلِّينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ. [الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، 3/38-39]

[141] «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِعِ الأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ، فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ، 4/50]

[142] كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿ ۱۱۰ ﴾ [آل عمران]؛

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿ ۱۱۱ ﴾ [التوبة]؛ «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، 1/137]

[143] فَذَكِّرْ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿ ۲۱ ﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿ ۲۲ ﴾ [الغاشية]؛ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۛ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿ ۴۵ ﴾ [ق]؛ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿ ۴۰ ﴾ [الرعد]

[144] وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿ ۷۱ ﴾ [التوبة]؛ «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، 1/406]

[145] وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿ ۳۹ ﴾ [الأنفال]؛ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، 4/20]

---

[146] اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿ ۱۵۷ ﴾ ٪[الاعراف]

[147] وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿ ۷۱ ﴾ [التوبة]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ، فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، 1/406]

[148] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟»، قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟»، قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟»، قَالُوا: شَهْرٌ

حَرَامٌ "، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا»، فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحَجِّ، بَابُ الخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى، 2/176]

---

[149] عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللهُ، بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: «أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ»، قَالَ: «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ، 3/1470]؛ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ، فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ»، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابُ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، 3/1475]

[150] وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ [آل عمران]؛ «وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً»، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا جَاءَ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الأُمَّةِ، 5/26]؛ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ ﴿۱۰۳﴾ [آل عمران]؛ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ ﴿۱۳﴾ [الشورى]؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ، 4/198]

---

[151] اس کے مطابق دنیا کی زندگی خالق کے حکم کے مطابق گزارنے کی دعوت اور تلقین کے لیے ہر دور اور ہر قوم میں پیغمبر مبعوث کیے گئے۔ اس طرح اس دنیا میں انسانی زندگی کی ابتداء ہوئی۔ اور زمین پر یہ دجلہ وفرات کے مابین کی سرزمین (Mesopotamia) تھی کہ جہاں اولادِ آدم میں سے قابیل کی نسل سے پہلی انسانی تہذیب نے جنم لیا اور اس علاقے کو دنیا کی دیگر تہذیبوں کے لیے ایک مہد(cradle of civilization) کی حیثیت حاصل ہوئی۔ تہذیب انسانی کی پیدائش اور ابتداء میں عرصہ دراز تک نبیوں کی سرزمین بھی یہی علاقہ ہی رہا ہے۔ پس نبیوں کی اس سرزمین پر ایک آسمانی جوڑے سے خاندان اور خاندانوں سے معاشرے نے جنم لیا اور انسانوں کی اجتماعیت نے ایک آزاد سیاسی وجود کے طور ریاست کی شناخت حاصل کی۔ اسی طرح گویا کہ ریاست کا ادارہ آدم علیہ السلام کی خلافت ارضی کی نظریاتی بنیاد پر وجود میں آیا اورانسانی معاشرے کو منظم کرنے کے لیے خلیفہ اول کو اللہ کی سرزمین میں آسمانی قانون جاری وساری کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ۔نظریاتی ریاست سے مراد وہ ریاست ہے جو معاشرے کے اجتماعی اور سیاسی امور میں ایک نظریے کی مکمل مصدریت اور حاکمیت کو تسلیم کرتی ہو۔ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ان کے خالق نے انبیاء ورسل اور کتابوں کا سلسلہ جاری فرمایا۔ چونکہ انبیاء ورسل انسان کی دینی ودنیاوی دونوں قسم کی ضرورتوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے لہذا انہیں دونوں قسم کی سعادت وسیادت سے نوازا گیا۔ اس دنیا میں بھیجے جانے والے پہلے انسان نہ صرف پہلے خالق کے پہلے نبی تھے بلکہ پہلے خلیفہ بھی تھے ۔ اس زمین پر نبوت اور خلافت اس وقت سے ہے جب سے آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو اس زمین پر پہلا انسان ، پہلا نبی اور پہلا خلیفہ بنا کر بھیجا۔

[152] وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ ﴿ ۱۹ ﴾ [یونس]

[153] وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿ ۲۷ ﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿ ۲۸ ﴾ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ﴿ ۲۹ ﴾ [المائدة]

[154] قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿ ۳۸ ﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿ ۳۹٪ ﴾ [البقرة]

[155] اوائل شرائع میں قتل کو ایک جرم قرار دیا گیا تھا اور آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو ناحق قتل کر کے اس دنیا میں خدا کے قانون سے بغاوت اور سرکشی کی رسم کو جاری کیا۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ القَتْلَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ، 4/133]

[156] كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ ﴿۲۱۳﴾ [البقرة]

[157] امام المفسرین ابن جریر طبری رحمہ اللہ متوفی 310ھ جلیل القدرمفسرین صحابہ کے اقوال کی روشنی میں آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کا معنی متعین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:فكان تأويل الآية على هذه الرواية التي ذكرناها عن ابن مسعود وابن عباس: إني جاعل في الأرض خليفةً منّي يخلفني في الحكم بين خلقي. وذلك الخليفة هو آدمُ ومن قام مقامه في طاعة الله والحكم بالعدل بين خلقه. [الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، جامع البيان في تأويل القرآن، مؤسسة الرسالة، 1420 هـ - 2000 م، 30/6] امام بغوی رحمہ اللہ (متوفی 510ھ) آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وَالْمُرَادُ بِالْخَلِيفَةِ هَاهُنَا آدَمُ ... وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ

فِي أَرْضِهِ لِإِقَامَةِ أَحْكَامِهِ وَتَنْفِيذِ وَصَايَاهُ. [البغوي، أبو محمد الحسين بن مسعود، معالم التنزيل في تفسير القرآن = تفسير البغوي، دار طيبة للنشر والتوزيع، الرابعة، 1417 هـ - 1997 م، 1/79] امام قرطبی (متوفی 671ھ) نے آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کے مذکورہ بالا معنی کی نسبت جمیع مفسرین کی طرف کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: وَالْمَعْنِيُّ بِالْخَلِيفَةِ هُنَا- فِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَمِيعِ أَهْلِ التَّأْوِيلِ- آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ خَلِيفَةُ اللَّهِ فِي إِمْضَاءِ أَحْكَامِهِ وَأَوَامِرِهِ. [القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي، دار الكتب المصرية، القاهرة، 1384هـ، 1/263]

[158] يَادَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ [ص: 26]۔ آدم علیہ السلام کو زمین کی جو خلافت عطا کی گئی تو اس کا مقصد اللہ کے حکم کو اللہ کی سرزمین میں نافذ کرنا تھا۔ پس آدم علیہ السلام اسی معنی میں خلیفہ تھے کہ جس معنی میں حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ بنایا گیا۔ علامہ احمد بن مصطفی المراغی (متوفی 1371ھ) لکھتے ہیں: ویرى جمع من المفسرين أن المراد بالخلافة الخلافة عن الله في تنفيذ أوامره بين الناس، ومن ثم اشتهر «الإنسان خليفة الله في الأرض» ويشهد له قوله تعالى: (يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ). [المراغي، أحمد بن مصطفى، تفسير المراغي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، الأولى، 1365 هـ - 1946 م، 1/80]

[159] «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ» [صحيح البخاري: 4/169]

[160] «لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللَّهِ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ» [ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، مكتبة الرشد، الرياض، 7/432]

[161] لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا

لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَلِيفَةُ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «إِنَّ هَذَا لَكَثِيرٌ، فَإِذَا مُتُّ أَنَا فَقَامَ رَجُلٌ مَقَامِي قُلْتُمْ: خَلِيفَةُ خَلِيفَةِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ، أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَا أَمِيرُكُمْ. فَهُوَ سَمَّى نَفْسَهُ» [ابن سعد، أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء (المتوفى: 230هـ)، الطبقات الكبرى دار الكتب العلمية، بيروت، الأولى، 1410 هـ، 3/213؛ عمر بن شبة (واسمه زيد) بن عبيدة بن ريطة النميري البصري، أبو زيد (المتوفى: 262هـ) ، تاريخ المدينة لابن شبة، السيد حبيب محمود أحمد، جدة، 2/678]

[162] عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ، قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 36/248]

[163] «لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً»، فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ» [صحيح مسلم: 3/1453]

[164] بنو عباس کے مد مقابل دو خلافتوں کا اعلان ہوا۔ ایک تو 909ء میں مصر کے فاطمی شیعہ نے یہ دعوی کیا کہ جنہیں صلاح الدین ایوبی نے 1171ء میں مٹا دیا اور دوسرے مدعی خلافت اندلس کے "عبد الرحمن الثالث" تھے کہ جنہوں نے 928ء میں خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔ اندلس کے استثناء کے علاوہ بنو عباس کے دور میں جتنی بھی مقامی مسلمان حکومتیں قائم ہوئیں، ان کے حکمرانوں نے خلیفہ سے خطابات یا اعزازات لینے ہی کو اپنے لیے شرف سمجھا جیسا کہ محمود غزنوی نے "یمین الدولۃ" اور "امین الملۃ" جبکہ یوسف بن تاشفین نے "امیر المسلمین" اور "سلطان" اور فرمانروائے ہند التمش نے بھی "سلطان" کا خطاب حاصل کیا۔ صلاح الدین ایوبی کو بھی خلیفہ کی طرف سے اسی قسم کی سند اختیار جاری کی گئی تھی۔ بنو عباس کے زوال کے بعد ان کا آخری خلیفہ المتوکل سوم 1517ء میں عثمانی ترک سلطان "سلیم اول" کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گیا تھا۔ [خلافت، اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، 1973ء، 8/594-596]

[165] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، ثُمَّ تَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 15/153-154]

[166] لَنتُم خَيرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَتُؤمِنُونَ بِاللهِ ﴿ ۱۱۰ ﴾ [آل عمران]؛ وَ قَاتِلُوهُم حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتنَةٌ وَّ يَكُونَ الدِّينُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انتَهَوا فَاِنَّ اللهَ بِمَا يَعمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۳۹﴾ [الأنفال]؛قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤمِنُونَ بِاللهِ وَ لَا بِالیَومِ الآخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُولُهٗ وَ لَا يَدِينُونَ دِينَ الحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الكِتٰبَ حَتّٰى يُعطُوا الجِزيَةَ عَن يَّدٍ وَّ هُم صٰغِرُونَ ﴿۲۹٪﴾ [التوبة]

[167] رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَ مُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللهِ حُجَّةٌ بَعدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿ ۱۶۵ ﴾ [النساء]

[168] لَم يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن اَهلِ الكِتٰبِ وَ المُشرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتّٰى تَاتِيَهُمُ البَيِّنَةُ ۙ﴿ ۱ ﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللهِ يَتلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿ ۲ ﴾ [البينة]

[169] «الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا» [صحيح مسلم، كِتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ، 1/203]

[170] تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الفُرقَانَ عَلٰى عَبدِهٖ لِيَكُونَ لِلعٰلَمِينَ نَذِيرَا ۙ﴿ ۱ ﴾ [الفرقان]؛يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَد جَآءَكُم بُرهَانٌ مِّن رَّبِّكُم وَ اَنزَلنَاۤ اِلَيكُم نُورًا مُّبِينًا ﴿ ۱۷۴ ﴾ [النساء]

[171] وَ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا لَو كَانَ خَيرًا مَّا سَبَقُونَاۤ اِلَيهِ ؕ وَ اِذ لَم يَهتَدُوا بِهٖ فَسَيَقُولُونَ هٰذَاۤ اِفكٌ قَدِيمٌ ﴿ ۱۱ ﴾ وَ مِن قَبلِهٖ كِتٰبُ مُوسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحمَةً ؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۬ وَ بُشرٰى لِلمُحسِنِينَ ﴿۱۲﴾ [الأحقاف]؛ اِنَّا نَحنُ نُحيِ المَوتٰى وَ نَكتُبُ مَا قَدَّمُوا وَ اٰثَارَهُم ؕ وَ كُلَّ شَيءٍ اَحصَينٰهُ فِيۤ اِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿ ۱۲٪ ﴾ [يس]؛ اِنَّ هٰذَا القُراٰنَ يَهدِي لِلَّتِي هِيَ اَقوَمُ وَيُبَشِّرُ المُؤمِنِينَ الَّذِينَ يَعمَلُونَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُم اَجرًا كَبِيرًا ۙ﴿ ۹ ﴾ [الإسراء]

[172] وَ قَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ اِنَّ قَومِي اتَّخَذُوا هٰذَا القُراٰنَ مَهجُورًا ﴿ ۳۰ ﴾ [الفرقان]؛قُل اَيُّ شَيءٍ اَكبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللهُ ۙشَهِيدٌۢ بَينِي وَبَينَكُم ۫ وَ اُوحِيَ اِلَيَّ هٰذَا القُراٰنُ لِاُنذِرَكُم بِهٖ وَ مَنۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُم لَتَشهَدُونَ اَنَّ مَعَ اللهِ اٰلِهَةً اُخرٰى ؕ قُل لَّاۤ اَشهَدُ ۚ قُل اِنَّمَا

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَ اِنَّنِیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۹﴾ [الأنعام]؛ الَّذِیۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِیۡنَ ﴿۹۱﴾ فَوَ رَبِّکَ لَنَسۡـَٔلَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ [الحجر]؛ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ ہٰذِہِ الۡبَلۡدَۃِ الَّذِیۡ حَرَّمَہَا وَ لَہٗ کُلُّ شَیۡءٍ ۫ وَّ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَنۡ اَتۡلُوَا الۡقُرۡاٰنَ ۚ [النمل]؛ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ بِہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَ لَا بِالَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ ؕ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ مَوۡقُوۡفُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۖۚ یَرۡجِعُ بَعۡضُہُمۡ اِلٰی بَعۡضِ ۣ الۡقَوۡلَ ۚ یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اَنۡتُمۡ لَکُنَّا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳۱﴾ [سبأ]؛ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُہَا ﴿۲۴﴾ [محمد]؛ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیۡہِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا یَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ۩ بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا یُوۡعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۲۴﴾ [الانشقاق]؛ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ہٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ ؕ قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾ [یونس]

---

[173]«فَخَطَبَ النَّاسَ، وَقَالَ: إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ؛ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ، فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ، وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ: كِتَابَ اللهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ، وَأَدَّيْتَ، وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.» [صحيح مسلم:4/ 41]

[174] وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمُ الۡجَلَآءَ لَعَذَّبَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا ؕ وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ [الحشر]؛ رُسُلًا مُّبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۱۶۵﴾ [النساء]؛ قُلۡ فَلِلّٰہِ الۡحُجَّۃُ الۡبَالِغَۃُ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَہَدٰىکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾ [الأنعام]

[175] وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ [الأنعام: 19]

[176] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ، فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شُهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيُجَاءُ بِكُمْ، فَتَشْهَدُونَ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا} - قَالَ: عَدْلًا - {لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ، وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [صحيح البخاري كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا} 9/107]؛ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ ﴿ ٨٩ ﴾ [النحل]

194

[177] وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿ ١٢ ﴾ [التوبة]؛ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ ﴿ ١٣ ﴾ [التوبة]؛ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ ﴿ ٤ ﴾ [التوبة]؛ وَ لَوْ لَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿ ٣ ﴾ [الحشر]

[178]«اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلا تَغُلُّوا وَلا تَغْدِرُوا وَلا تُمَثِّلُوا وَلا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ» [صحيح مسلم: 3/1357]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَتُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَعُمَرُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ، وَعُثْمَانُ مِنْ بَرْبَرٍ.[عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني، أبو بكر، المصنف، المكتب الإسلامي، بيروت، 1403، 6/69]

195

[179] «والجهادُ ماضٍ منذُ بعثني اللهُ إلى أن يقاتلَ آخرُ أمتي الدجالَ، لايبطلُه جَورُ جائرٍ، ولا عدلُ عادلٍ» [سنن أبي داود: 4/184]

البتہ یہ بات درست ہے کہ اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس امت میں ہر ہر لمحے قتال ہوتا رہے گا۔ اس حدیث کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ جہاد کی اجازت قیامت تک باقی رہے گی اور اسے کوئی منسوخ نہیں کر سکتا ۔ اور جہاد یہاں وسیع معنی میں ہے کہ جس میں غلبہ دین کے لیے کی جانے والی ہر کوشش شامل ہے حتی کہ قتال بھی۔ "منذ بعثنی" کے الفاظ بتلا رہے ہیں کہ یہاں جہاد سے مراد محض قتال نہیں ہے جبکہ "یقاتل" کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں کہ یہاں جہاد میں قتال بھی شامل ہے۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: «إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ» [سنن أبي داود: 3/274-275]۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ» [صحيح بخاري: 4/28]۔اس معنی کی تمام روایات قرآن مجید کی آیت مبارکہ [وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ [الأنفال: 39] ہی کا بیان ہیں۔

[180] «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ» [صحيح مسلم: 1/135]

[181] علت کے اوصاف میں اصل اور بنیادی ترین وصف مناسبت اور ملائمت کا ہے جبکہ انضباط تو انتقال علت یا قیاس کے لیے مطلوب ہے۔

[182] أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ ﴿٣٩﴾ [الحج]۔اس آیت مبارکہ میں "باء" تعلیل کے لیے ہے۔ پس "ظلم وعدوان" جہاد وقتال کی وہ منصوص حکمت ہے کہ جسے کتاب وسنت نے ظلم کی متعین صورتوں کے بیان کے ساتھ علت بنا دیا ہے۔

[183] وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ ﴿ 9 ﴾ [الحجرات]؛

عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا القَاتِلُ فَمَا بَالُ المَقْتُولِ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا}، 1/15]

[184] اس بارے ملاحظہ ہو سہ ماہی "نظریات" میں شائع شدہ راقم کا تحقیقی مضمون "قانون اتمام حجت اور قانون جہاد: ایک تجزیاتی مطالعہ" جو اب ہماری کتاب "فکر غامدی" کے نئے ایڈیشن کا حصہ بھی ہے۔

[185]یہی وجہ ہے کہ حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کا رستم کے دربار میں جو طویل مکالمہ ہوا اور اس میں رستم کے سوال پوچھنے پر کہ تم عرب ہم سے لڑنے کیوں آئے ہو؟ یہ جواب دیا: « اللَّهُ ابْتَعَثَنَا، وَاللَّهُ جَاءَ بِنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ، وَمِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلَى سِعَتِهَا، وَمِنْ جَوْرِ الأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الإِسْلامِ» [تاريخ الطبري = تاريخ الرسل والملوك، 3/520]

[186]پہلی ذمہ داری کی دلیل قرآن مجید کی آیت وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿ ۱۰۴ ﴾ ﴿ آل عمران ﴾ ہے جبکہ دوسری ذمہ داری کی دلیل آیت مبارکہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿ ۲۹ ﴾ ﴿ التوبۃ ﴾ ہے۔ دوسری ذمہ داری کی ادائیگی میں البتہ یہ ضرور ملحوظ رکھا جائے گا کہ مسلمان ریاست کے پاس مشرک اور غیر مسلم اقوام کو مفتوح اور مغلوب کرنے کی استطاعت اور صلاحیت موجود ہے ۔ اگر کسی مسلمان ریاست کے پاس یہ استطاعت اور صلاحیت نہ ہو گی تو اس کے لیے اس غرض سے جہاد وقتال بھی درست نہیں قرار پائے گا اور اس صورت میں وہ دوسری اقوام کے حوالے سے صرف دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری ادا کرنے پر اکتفا کریں گے۔ باقی رہی اسلامی ریاست کی داخلی ذمہ داریاں تو وہ اس وقت کا موضوع نہیں ہے۔

[187] فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿ ۸۸ ﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿ ۸۹ ﴾ [الصافات]

[188] وَ كَذٰلِكَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لِیَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِیۡنَ ﴿ ۷۵ ﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیۡهِ الَّیۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِیۡنَ ﴿ ۷۶ ﴾ فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنۡ لَّمۡ یَهۡدِنِیۡ رَبِّیۡ لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّیۡنَ ﴿ ۷۷ ﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿ ۷۸ ﴾ اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۷۹﴾ ﴾ [الأنعام]

[189] وَ احۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ ﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾ ﴾ [طه]

[190] وَ لَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِیۡنَ ﴿ ۳ ﴾ [العنكبوت]

[191] قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ٪ ﴿ ۹ ﴾ [الزمر: 9]؛ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿ ۱۶ ﴾ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّیۡلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَ مِمَّا یُوۡقِدُوۡنَ عَلَیۡهِ فِی النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡیَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡكُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ﴿ ۱۷ ﴾ [الرعد]

[192] اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ﴿ ۳ ﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿ ۴ ﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿ ۵ ﴾ [العلق]؛ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَی الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿ ۳۱ ﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَكِیۡمُ ﴿ ۳۲ ﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿ ۳۳ ﴾ [البقرة]؛

قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡهِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡكَ طَرۡفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۫ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ

اَكۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّىۡ غَنِىٌّ كَرِيۡمٌ ﴿۴۰﴾ [النمل]؛ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ: إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي، أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ، وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، لَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ» [سنن أبي داود، كِتَاب الْعِلْمِ، بَابُ الْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، (3/ 317)]

[193] اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۸﴾ [فاطر]

[194] اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ۫ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸۵﴾ [البقرة: 285]؛ لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ [البقرة: 177]؛ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا

أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا»، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ»، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ

الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ معرفة الْإِيمَانِ، وَالْإِسْلَامِ، والقَدَرِ، (37 /1)]

[195] فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ [التغابن: 8]

[196] وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ [الحجرات: 7]

[197] وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿ ١٤٣ ﴾ [البقرة]؛ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ [البقرة: 177]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَبْرُورٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الحَجِّ المَبْرُورِ، (2/ 133)]

[198] إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ [الأنفال: 2]؛

وَ إِذَا مَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ [التوبة: 124]؛ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا [الفتح: 4]

[199] وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿ ١١١ ﴾ [الإسراء]

[200] اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ وَّكِیۡلٌ ﴿ ٦٢ ﴾ [الزمر: 62]؛ {ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ ۫ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰی تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿ ٦٢ ﴾ كَذٰلِكَ یُؤۡفَكُ الَّذِیۡنَ كَانُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجۡحَدُوۡنَ ﴿ ٦٣ ﴾ اَللّٰهُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَ رَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ ٦٤ ﴾ [غافر]

[201] تَبٰرَكَ الَّذِیۡ بِیَدِهِ الۡمُلۡكُ ۫ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُ ۙ﴿ ١ ﴾ [الملک]؛ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِی الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الۡخَیۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿ ٢٦ ﴾ [آل عمران]؛ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِیۡمِ ﴿ ١١٦ ﴾ [المؤمنون]؛ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ شَرِیۡكٌ فِی الۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقۡدِیۡرًا [الفرقان: 2]؛ اِنِّیۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیۡ وَرَبِّكُمۡ ؕ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ [هود: 56]

[202] یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡهِ فِیۡ یَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿ ٥ ﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿ ٦ ﴾ الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿ ٧ ﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۚ﴿ ٨ ﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿ ٩ ﴾ [السجدة]؛اَللّٰهُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾وَ هُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡهَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡهٰرًا ؕ وَ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡهَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾وَ فِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّ زَرۡعٌ وَّ نَخِیۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّ غَیۡرُ صِنۡوَانٍ یُّسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰی بَعۡضٍ فِی الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾ [الرعد]

[203] وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزۡقُهَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَ مُسۡتَوۡدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیۡ كِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿ ٦ ﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ كَانَ عَرۡشُهٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَكُمۡ اَیُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَئِنۡ قُلۡتَ اِنَّكُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ ٧ ﴾ [هود]؛وَ كَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرۡزُقُهَا وَ اِیَّاكُمۡ ۖ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿ ٦٠ ﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰی یُؤۡفَكُوۡنَ ﴿ ٦١ ﴾

اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ لَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿ ۶۲ ﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِہَا لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿ ۶۳ ﴾ [العنكبوت]

[204] وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُہُوۡرِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ اَشۡہَدَہُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ۚۛ شَہِدۡنَا ۚۛ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنۡ ہٰذَا غٰفِلِیۡنَ ﴿ ۱۷۲ ﴾ اَوۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَشۡرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ کُنَّا ذُرِّیَّۃً مِّنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ۚ اَفَتُہۡلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿ ۱۷۳ ﴾ وَ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ وَ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿ ۱۷۴ ﴾ [الأعراف]؛ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا} [الروم: 30] الآيَةَ [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلاَمُ، (2/ 94)]

[205] وَ اللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡئًا ۙ وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿ ۷۸ ﴾ [النحل]

---

[206] فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا} [الروم: 30]الآيَةَ [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، (2/ 94)]

[207] اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿ ۶ ﴾ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَ عَلٰی سَمۡعِہِمۡ ؕ وَ عَلٰۤی اَبۡصَارِہِمۡ غِشَاوَۃٌ ۪ وَّ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿ ۷ ﴾ [البقرة]

[208] وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [الإسراء: 23]؛ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا [النساء: 36]؛ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي [طه: 14]

[209] وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ ؕ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰی ہُدٰىہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ یُّضِلُّ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۳۷﴾ [النحل]

[210] وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ۚ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۶۱﴾ [العنکبوت]؛ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِہَا لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾ [العنکبوت]؛ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ خَلَقَہُنَّ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۹﴾ [الزخرف]؛ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ؕ قُلۡ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلۡ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ بِرَحۡمَۃٍ ہَلۡ ہُنَّ مُمۡسِکٰتُ رَحۡمَتِہٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ؕ عَلَیۡہِ یَتَوَکَّلُ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ مَنۡ یَّاۡتِیۡہِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡہِ وَ یَحِلُّ عَلَیۡہِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ﴿۴۰﴾ [الزمر]

---

[211] عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ {وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ} [غافر: 60]: «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ المُؤْمِنِ (5/ 374)]

[212] اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ ﴿۴﴾ [الفاتحۃ]؛ قُلۡ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَہۡوَآءَکُمۡ ۙ قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۵۶﴾ [الأنعام]؛ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمۡثَالُکُمۡ فَادۡعُوۡہُمۡ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَہُمۡ اَرۡجُلٌ یَّمۡشُوۡنَ بِہَاۤ اَمۡ لَہُمۡ اَیۡدٍ یَّبۡطِشُوۡنَ بِہَاۤ اَمۡ لَہُمۡ اَعۡیُنٌ یُّبۡصِرُوۡنَ بِہَاۤ اَمۡ لَہُمۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِہَا ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ کِیۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۵﴾ [الأعراف]؛ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَنۡ یَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَہٗ ؕ وَ اِنۡ یَّسۡلُبۡہُمُ الذُّبَابُ شَیۡئًا لَّا یَسۡتَنۡقِذُوۡہُ مِنۡہُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الۡمَطۡلُوۡبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ﴿۷۴﴾ [الحج]؛ یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ [فاطر]؛ قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۚ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤﴾ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴿٥﴾ [الأحقاف]

[213] وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ [الزمر]؛عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟

قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ». قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ»[صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ}، (6/ 18)]؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لاَ يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الجَنَّةَ[صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ}، (6/ 23)]

[214] لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (72) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (73) أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (74) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (75) [المائدة]؛ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا (48) [النساء]

[215] عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟»، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَ مَنْ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لاَ تُبَشِّرْهُمْ، فَيَتَّكِلُوا» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ اسْمِ الفَرَسِ وَالحِمَارِ، (4/ 29)]

---

[216] لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿ ۱۱ ﴾ [الشورى]؛لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۪ وَ هُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾ [الأنعام]؛ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ [الأعراف]؛ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾ [الحشر]

[217] هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿ ۳ ﴾ [الحديد]

[218] وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ [البقرة: 255]

[219] قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿ ۱۰۹ ﴾ [الكهف]؛ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿ ۲۷ ﴾ [لقمان]

[220] وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿ ۵۹ ﴾ [الأنعام]؛وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَ رَبِّیْ

لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِى الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۳﴾[سبأ]

[221] هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿ ۱ ﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿ ۲ ﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿ ۳ ﴾ [الإنسان]

[222] يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿ ۱ ﴾ [النساء]؛

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَىْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿ ۴۰ ﴾ [الروم]؛ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿ ۷۸ ﴾ [النحل]؛ الَّذِىْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ﴿ ۷ ﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿ ۸ ﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿ ۹ ﴾ [السجدة]؛ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿ ۳۵ ﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿ ۳۶ ﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿ ۳۷ ﴾ [الطور]

[223] وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ[البقرة: 255]؛ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِىْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾[الواقعة]

[224] يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ ۚ وَ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا ﴿۲۸﴾ [النساء]؛ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾ [الأنبياء]؛اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا ﴿۱۹﴾اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ﴿۲۰﴾وَّ اِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا ﴿۲۱﴾اِلَّا الۡمُصَلِّيۡنَ ﴿۲۲﴾ [المعارج]

[225] فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾ [البقرة]؛وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾ [البقرة]؛

هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ۚ ۖ وَ مَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَ هَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۸﴾ [آل عمران]

[226] لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۱۱﴾ [الشورى]

[227] وَ دَخَلَ الۡمَدِيۡنَةَ عَلٰى حِيۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ يَقۡتَتِلٰنِ ۚ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى فَقَضٰى عَلَيۡهِ ۚ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ [القصص]

[228] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَ جَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾ [المائدة]

[229] اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَ يَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا ﴿۴۸﴾ [النساء]

[230] لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ‌ؕ وَ قَالَ الۡمَسِيۡحُ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَ رَبَّكُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَنَّةَ وَ مَاۡوٰىهُ النَّارُ‌ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ‌ۘ وَ مَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ؕ وَ اِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوۡبُوۡنَ اِلَى اللّٰهِ وَ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَهٗ‌ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۷۴﴾ [المائدة]

[231] هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ اِلَيۡهَا‌ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ اٰتَيۡتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيۡمَاۤ اٰتٰىهُمَا‌ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـًٔا وَّ هُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۱۹۱﴾ وَ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وَّ لَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۲﴾ [الأعراف]

[232] وَ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الۡجِنَّ وَ خَلَقَهُمۡ وَ خَرَقُوۡا لَهٗ بَنِيۡنَ وَ بَنٰتٍۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ؕ اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ صَاحِبَةٌ‌ؕ وَ خَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ‌ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۱﴾ [الأنعام]

[233] وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَ قَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيۡلُ الَّتِىۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ‌ۖ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى يَّذۡكُرُهُمۡ يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰۤى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوۡۤا اِلٰۤى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوۡا عَلٰى رُءُوۡسِهِمۡ‌ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ شَيۡـًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمۡ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمۡ وَ لِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَ انۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۶۹﴾ وَ اَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿۷۰﴾ [الأنبياء]؛ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوۡۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ‌ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا‌ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾ [الزخرف]

[234] اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۱۷﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّکَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۸﴾ وَ اَهۡدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخۡشٰی ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الۡاٰیَةَ الۡکُبۡرٰی ﴿۲۰﴾ فَکَذَّبَ وَ عَصٰی ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ یَسۡعٰی ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰی ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی ﴿۲۴﴾ [النازعات]؛ وَ قَالَ فِرۡعَوۡنُ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَاُ مَا عَلِمۡتُ لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرِیۡ ۚ فَاَوۡقِدۡ لِیۡ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوۡسٰی ۙ وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ اسۡتَکۡبَرَ هُوَ وَ جُنُوۡدُهٗ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اِلَیۡنَا لَا یُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۹﴾ [القصص]؛

وَ نَادٰی فِرۡعَوۡنُ فِیۡ قَوۡمِهٖ قَالَ یٰقَوۡمِ اَلَیۡسَ لِیۡ مُلۡکُ مِصۡرَ وَ هٰذِهِ الۡاَنۡهٰرُ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِیۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ اَمۡ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِیۡ هُوَ مَهِیۡنٌ ۬ۙ وَّ لَا یَکَادُ یُبِیۡنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوۡ لَاۤ اُلۡقِیَ عَلَیۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِکَةُ مُقۡتَرِنِیۡنَ ﴿۵۳﴾ فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۵۴﴾ [الزخرف]

[235] اَلَا لِلّٰهِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰهِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحۡکُمُ بَیۡنَهُمۡ فِیۡ مَا هُمۡ فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِیۡ مَنۡ هُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۴﴾ [الزمر]

[236] وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُهُمۡ وَ یَقُوۡلُوۡنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّئُوۡنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۸﴾ [یونس]

[237] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْلَكُمْ، قَدْ قَدْ» فَيَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ، تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ، يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ [صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا، 2/ 843]

[238] وَ دَخَلَ الۡمَدِیۡنَةَ عَلٰی حِیۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِیۡهَا رَجُلَیۡنِ یَقۡتَتِلٰنِ ۚ هٰذَا مِنۡ شِیۡعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِهٖ عَلَی الَّذِیۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَکَزَهٗ مُوۡسٰی فَقَضٰی عَلَیۡهِ ۟ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾

[القصص]؛ قَالُوْا يٰذَاالْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ [الكهف]؛

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ﴿ ۳۸ ﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّىْ عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ ﴿ ۳۹ ﴾ قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ ۖ لِيَبْلُوَنِىْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّىْ غَنِىٌّ كَرِيْمٌ ﴿ ۴۰ ﴾ [النمل]

[239]وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿ ۱۷۱ ﴾ [البقرة]؛ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿ ۴۰ ﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿ ۴۱ ﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿ ۴۲ ﴾ [سبأ]؛ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿ ۶ ﴾ [الجن]؛ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ ﴿ ۴۹ ﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ ﴿ ۴۹ ﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿ ۵۰ ﴾ [الشورى]؛ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿ ۵۶ ﴾ } [القصص]

[240] وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿ ۵ ﴾ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿ ۶ ﴾ [الأحقاف]؛ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿ ۱۹۱ ﴾ۙ وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿ ۱۹۲ ﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿ ۱۹۳ ﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿ ۱۹۴ ﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿ ۱۹۵ ﴾ [الأعراف]

[141]وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿ ۱۸۰ ﴾ [الأعراف]

[142] عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ، إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلاَءِ، لاَ يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الفَرَقِ فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الجُوعِ، فَكُنْتُ لاَ أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا، فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ، إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ المِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا [صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ حَدِيثِ الغَارِ، 4/ 172]

[243] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا» قَالَ: فَيُسْقَوْنَ[صحيح البخاري، كتاب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، بَابُ ذِكْرِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، 5/ 20]

[244] عَنِ العِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلاَةِ الغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا العُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا القُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلاَلَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ المَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ. [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ البِدَعِ، 4/ 341]؛ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا» قَالَ: فَيُسْقَوْنَ [صحيح البخاري، كتاب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، بَابُ ذِكْرِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 5/ 20]

[245]وَأَمَّا الثَّانِي وَهُوَ السُّؤَالُ بِالْمُعَظَّمِ كَالسُّؤَالِ بِحَقِّ الْأَنْبِيَاءِ فَهَذَا فِيهِ نِزَاعٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابِهِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يُجَوِّزُ ذَلِكَ فَنَقُولُ: قَوْلُ السَّائِلِ لِلَّهِ تَعَالَى: أَسْأَلُك بِحَقِّ فُلَانٍ وَفُلَانٍ مِنْ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَغَيْرِهِمْ أَوْ بِجَاهِ فُلَانٍ أَوْ بِحُرْمَةِ فُلَانٍ يَقْتَضِي أَنَّ هَؤُلَاءِ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ جَاهٌ وَهَذَا صَحِيحٌ. فَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ وَجَاهٌ وَحُرْمَةٌ يَقْتَضِي أَنْ يَرْفَعَ اللَّهُ دَرَجَاتِهِمْ وَيُعْظِمَ أَقْدَارَهُمْ وَيَقْبَلَ شَفَاعَتَهُمْ إذَا شَفَّعُوا مَعَ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ قَالَ:

213

{مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إلَّا بِإِذْنِهِ}. وَيَقْتَضِي أَيْضًا أَنَّ مَنْ اتَّبَعَهُمْ وَاقْتَدَى بِهِمْ فِيمَا سُنَّ لَهُ الِاقْتِدَاءُ بِهِمْ فِيهِ كَانَ سَعِيدًا وَمَنْ أَطَاعَ أَمْرَهُمْ الَّذِي بَلَّغُوهُ عَنْ اللَّهِ كَانَ سَعِيدًا وَلَكِنْ لَيْسَ نَفْسُ مُجَرَّدِ قَدْرِهِمْ وَجَاهِهِمْ مِمَّا يَقْتَضِي إجَابَةَ دُعَائِهِ إذَا سَأَلَ اللَّهَ بِهِمْ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهَ بِذَلِكَ بَلْ جَاهُهُمْ يَنْفَعُهُ أَيْضًا إذَا اتَّبَعَهُمْ وَأَطَاعَهُمْ فِيمَا أُمِرُوا بِهِ عَنْ اللَّهِ أَوْ تَأَسَّى بِهِمْ فِيمَا سَنُّوهُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَنْفَعُهُ أَيْضًا إذَا دَعَوْا لَهُ وَشُفِّعُوا فِيهِ. فَأَمَّا إذَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ دُعَاءٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَلَا مِنْهُ سَبَبٌ يَقْتَضِي الْإِجَابَةَ لَمْ يَكُنْ مُتَشَفِّعًا بِجَاهِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ سُؤَالُهُ بِجَاهِهِمْ نَافِعًا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ يَكُونُ قَدْ سَأَلَ بِأَمْرٍ أَجْنَبِيٍّ عَنْهُ لَيْسَ سَبَبًا لِنَفْعِهِ. وَلَوْ قَالَ الرَّجُلُ لِمُطَاعٍ كَبِيرٍ: أَسْأَلُك بِطَاعَةِ فُلَانٍ لَك وَبِحُبِّك لَهُ عَلَى طَاعَتِك وَبِجَاهِهِ عِنْدَك الَّذِي أَوْجَبَتْهُ طَاعَتُهُ لَك لَكَانَ قَدْ سَأَلَهُ بِأَمْرٍ أَجْنَبِيٍّ لَا تَعَلُّقَ لَهُ بِهِ فَكَذَلِكَ إحْسَانُ اللَّهِ إلَى هَؤُلَاءِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَحَبَّتُهُ لَهُمْ وَتَعْظِيمُهُ لِأَقْدَارِهِمْ مَعَ عِبَادَتِهِمْ لَهُ وَطَاعَتِهِمْ إيَّاهُ لَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا يُوجِبُ إجَابَةَ دُعَاءِ مَنْ يَسْأَلُ بِهِمْ وَإِنَّمَا يُوجِبُ إجَابَةَ دُعَائِهِ بِسَبَبِ مِنْهُ لِطَاعَتِهِ لَهُمْ أَوْ سَبَبٍ مِنْهُمْ لِشَفَاعَتِهِمْ لَهُ فَإِذَا انْتَفَى هَذَا وَهَذَا فَلَا سَبَبَ. نَعَمْ لَوْ سَأَلَ اللَّهَ بِإِيمَانِهِ بِمُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَحَبَّتِهِ لَهُ وَطَاعَتِهِ لَهُ وَاتِّبَاعِهِ لَكَانَ قَدْ سَأَلَهُ بِسَبَبٍ عَظِيمٍ يَقْتَضِي إجَابَةَ الدُّعَاءِ بَلْ هَذَا أَعْظَمُ الْأَسْبَابِ وَالْوَسَائِلِ. [مجموع الفتاوى: 1/ 211-212]

[246] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «العَيْنُ حَقٌّ» وَنَهَى عَنِ الوَشْمِ [صحيح البخاري، كِتَابُ الطِّبِّ، بَابٌ: العَيْنُ حَقٌّ، (7/ 132)]

[247] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا» [صحيح مسلم، كتاب السَّلَامِ، بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى، (4/ 1719)]

---

[248] اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿ ۲۸۵ ﴾ [البقرة]؛قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾[آل عمران]

[249] اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿ ۱۵۰ ﴾اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿ ۱۵۱ ﴾ [النساء]

[250]اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ [آل عمران]؛ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۫ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾وَ قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا

بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۳۶﴾فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۳۷﴾قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا مِنۡهَا جَمِيۡعًا ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى فَمَنۡ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۳۸﴾وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۳۹﴾[البقرة]

---

[251] مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَ لٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۴۰﴾ [الأحزاب]

[252] عَنْ فُرَاتٍ القَزَّازِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، (4/ 169)]؛ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» [صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، (4/ 1870)]؛ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْفِتَنِ، بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ، (4/ 499)]؛ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ» - أَوْ قَالَ: - إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا - أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ - قَالَ ابْنُ عِيسَى: «ظَاهِرِينَ» ثُمَّ اتَّفَقَا - لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ [سنن أبي داود، كِتَاب الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ، بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا، (4/ 97)]

[253]عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً، ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ البَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الغَمِّ وَالكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاَثَ كَذِبَاتٍ - فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ، مُوسَى فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ

عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي المَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ

العَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ البَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ المِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الجَنَّةِ، كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ - أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى [صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ {ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا}، 6/ 84]

[254] مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ [البقرة: 255]؛ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ ۚ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ [الأنبياء]

[255] يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (109) [طه]؛ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ [النبأ]

[256] وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ [الزخرف]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ، 1/ 189]

[257] فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ [المدثر]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٥٤﴾ [البقرة]؛ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٨﴾ [البقرة]

[258]يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿ ۱۸۷ ﴾ [الأعراف]؛ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ [الحج]؛وَ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾ [الحج]؛اَللّٰهُ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِيْزَانَ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ [الشورى]؛وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِىْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ [الجاثية]

---

[259] وَ اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿ ۴۲ ﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْىٖ وَ نُمِيْتُ وَ اِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿ ۴۴ ﴾ [ق]؛ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّىْ نَسْفًا ﴿ ۱۰۵ ﴾فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿ ۱۰۶ ﴾لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ﴿ ۱۰۷ ﴾يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿ ۱۰۸ ﴾يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِىَ لَهٗ قَوْلًا ﴿ ۱۰۹ ﴾يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿ ۱۱۰ ﴾ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَىِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿ ۱۱۱ ﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿ ۱۱۲ ﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿ ۱۱۳ ﴾ [طه]

[260]وَ فِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿ ۲۲ ﴾فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿ ۲۳٪ ﴾ [الذاريات]؛اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ﴿۸﴾وَ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ [الواقعة]؛مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ﴿۱۰۰﴾خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَ سَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ﴿۱۰۱﴾يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى

الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾٪[طه]؛ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ [الإسراء]؛قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾[الكهف]؛

وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾[الأنبياء]

[261] فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿ ١٨ ﴾ [محمد]

[262] عَنْ حُذَيْفَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَكُونَ - أَوْ لَنْ تَقُومَ - السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ، وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَالدَّجَّالُ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالدُّخَانُ، وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ، خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ، مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ[سنن أبي داود، كِتَاب الْمَلَاحِمِ، بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ، (4/ 114)]

[263] قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ " ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} الآيَةَ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: «رُدُّوهُ» فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ» [صحيح البخاري،

كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ، [(19 /1)]

254[1] يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿ ۱۸۷ ﴾ [الأعراف]؛

221

«أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ، وَلَا صَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.» [صحيح البخاري: 9/ 178]

[265] یہ بات درست ہے کہ ہم کسی کو پابند نہیں کر سکتے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار نہ کرے۔ ہم اپنی رائے بیان کریں اور دوسرے کی رائے پر ایک معقول سوال اٹھا دیں۔ جاوید احمد غامدی ہوں یا ساحل عدیم، عمران این حسین ہوں یا اسرار عالم ، اوریا مقبول جان ہو یا ڈاکٹر شاہد مسعود، مولانا وحید الدین خان ہوں یا مولانا ابو الکلام آزاد، آپ کسی کو رائے کے اظہار سے روک نہیں سکتے۔ کسی کے نزدیک مہدی رحمہ اللہ کا ظہور ہو چکا تو کوئی نزول مسیح ابن مریم علیہ السلام کو نہیں مانتا ۔ کسی کے نزدیک مہدی ایک فسانہ ہے تو کوئی خود ہی کو مسیح ابن مریم ثابت کرنے میں لگا ہے ۔ فتن اور علاماتِ قیامت ایک موضوع ہے اور اس کا دائرہ کار وحی کا علم ہے۔ لہذا اس کے ثبوت اور تعبیر کے اصول بھی کتاب و سنت ہی سے ہونے چاہییں۔

[266] عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ»، قُلْنَا: وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ». [سنن أبي داود، ت محيي الدين عبد الحميد، (4/ 117)]؛

222

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: « لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صلى الله عليه وسلم فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ ».[صحيح مسلم: (1/ 95)]

[267] «وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ» [سنن ابن ماجه، ت عبد الباقي، (2/ 1340)]؛ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ، كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ» - ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ - فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ [سنن ابن ماجه، ت عبد الباقي، (2/ 1367)]؛ «وَنَظِيرُ مَا ذَكَرْنَاهُ آنِفًا أَحَادِيثُ الْمَلَاحِمِ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْحَوَادِثِ فَإِنَّ أَكْثَرَهَا مَوْضُوعٌ وَجُلُّهَا مَصْنُوعٌ كَالْكِتَابِ الْمَنْسُوبِ إِلَى دَانْيَالَ وَالْخُطَبِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ» [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي: (2/ 161)]؛ «عَبْدَ الْمَلِكِ الْمَيْمُونِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: "ثَلَاثَةُ كُتُبٍ لَيْسَ لَهَا أُصُولٌ: الْمَغَازِي وَالْمَلَاحِمُ وَالتَّفْسِيرُ" وَهَذَا الْكَلَامُ مَحْمُولٌ عَلَى وَجْهٍ وَهُوَ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ كُتُبٌ مَخْصُوصَةٌ فِي هَذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ غَيْرُ مُعْتَمَدٍ عَلَيْهَا وَلَا مَوْثُوقٍ بِصِحَّتِهَا لِسُوءِ أَحْوَالِ مُصَنِّفِيهَا وَعَدَمِ عَدَالَةِ نَاقِلِيهَا وَزِيَادَاتِ الْقُصَّاصِ فِيهَا. فَأَمَّا كُتُبُ الْمَلَاحِمِ فَجَمِيعُهَا بِهَذِهِ الصِّفَةِ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي ذِكْرِ الْمَلَاحِمِ الْمُرْتَقَبَةِ وَالْفِتَنِ الْمُنْتَظَرَةِ غَيْرُ أَحَادِيثَ يَسِيرَةٍ اتَّصَلَتْ أَسَانِيدُهَا إِلَى الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم مِنْ وُجُوهٍ مَرْضِيَّةٍ وَطُرُقٍ وَاضِحَةٍ جَلِيَّةٍ.» [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي: (2/ 162)]؛ «قَالَ أَبُو زَكَرِيَّا يَعْنِي يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ: كَانَ أَبُو الْيَمَانِ يَقُولُ لَنَا: الْحِقُوا أَلْوَاحًا فَإِنَّهُ يَجِيءُ هَهُنَا الْآنَ خَلِيفَةُ بِسَلَمْيَةَ فَيَتَزَوَّجُ ابْنَةَ هَذَا الْقُرَشِيِّ الَّذِي عِنْدَنَا وَيَفْتَحُ بَابًا هَهُنَا وَتَكُونُ فِتْنَةً عَظِيمَةً قَالَ أَبُو زَكَرِيَّا: فَمَا كَانَ مِنْ هَذَا شَيْءٍ وَكَانَ كُلُّهُ

223

بَاطِلٌ، قَالَ أَبُو زَكَرِيَّا: وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا الَّتِي يُحَدِّثُونَ بِهَا فِي الْفِتَنِ وَفِي الْخُلَفَاءِ تَكُونُ كُلُّهَا كَذِبٌ وَرِيحٌ لَا يَعْلَمُ هَذَا أَحَدٌ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ»[الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي: (2/ 162)]؛ «جَعْفَرَ بْنَ

مُحَمَّدٍ الطَّيَالِسِيَّ، يَقُولُ: صَلَّى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي مَسْجِدِ الرَّصَافَةِ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ قَاصٌّ فَقَالَ: نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَا: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُخْلَقُ مِنْ كُلِّ كَلِمَةٍ مِنْهَا طَيْرٌ مِنْقَارُهُ مِنْ ذَهَبٍ وَرِيشُهُ مِنْ مَرْجَانٍ وَأَخَذَ فِي قِصَّةٍ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ وَرَقَةً وَجَعَلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَنْظُرُ إِلَى يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ يَنْظُرُ إِلَى أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ: أَنْتَ حَدَّثْتَهُ بِهَذَا؟ فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ بِهِ إِلَّا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ: فَسَكَتَا جَمِيعًا حَتَّى فَرَغَ مِنْ قَصَصِهِ وَأَخَذَ قِطَاعَهُ، ثُمَّ قَعَدَ يَنْتَظِرُ بَقِيَّتَهُ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ بِيَدِهِ تَعَالَ فَجَاءَ مُتَوَهِّمًا لِنَوَالٍ يُجِيزُهُ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى: مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فَقَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا قَطُّ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ وَالْكَذِبَ فَعَلَى غَيْرِنَا، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ أَحْمَقُ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا السَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى: وَكَيْفَ عَلِمْتَ أَنِّي أَحْمَقُ؟ قَالَ: كَأَنَّهُ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ غَيْرُكُمَا، كَتَبْتُ عَنْ سَبْعَةَ عَشَرَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ غَيْرَ هَذَا قَالَ: فَوَضَعَ أَحْمَدُ كُمَّهُ عَلَى وَجْهِهِ وَقَالَ: دَعْهُ يَقُومُ فَقَامَ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِهِمَا» [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي: (2/ 166)]؛ «وَقَالَ النَّقَّاشُ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ شُعْبَةَ فَدَنَا مِنْهُ شَابٌّ رَقَبَانِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ لَهُ شُعْبَةُ: أَقَاصٌّ أَنْتَ؟ قَالَ: وَكَانَ شُعْبَةُ سَيِّئَ الْفِرَاسَةِ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ أَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَقَالَ الشَّابُّ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّا لَا نُحَدِّثُ الْقُصَّاصَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ يَا

أَبَا بِسْطَامٍ؟ قَالَ: يَأْخُذُونَ الْحَدِيثَ مِنَّا شِبْرًا فَيَجْعَلُونَهُ ذِرَاعًا» [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي: (2/ 164)]؛ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَلَّانُ الْوَرَّاقُ، قَالَ: رَأَيْتُ الْعَتَّابِيَّ يَأْكُلُ خُبْزًا عَلَى الطَّرِيقِ بِبَابِ الشَّامِ فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ أَمَا تَسْتَحِي؟ فَقَالَ لِي: أَرَأَيْتَ لَوْ كُنَّا فِي دَارٍ فِيهَا بَقَرٌ أَكُنْتَ تَحْتَشِمُ أَنْ تَأْكُلَ وَهِيَ تَرَاكَ؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ: فَاصْبِرْ حَتَّى أُعَلِّمَكَ أَنَّهُمْ بَقَرٌ ثُمَّ قَامَ فَوَعَظَ وَقَصَّ وَدَعَا حَتَّى كَثُرَ الزِّحَامُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: رُوِيَ لَنَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّ مَنْ بَلَغَ لِسَانُهُ أَرْنَبَةَ أَنْفِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ: فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَخْرَجَ لِسَانَهُ يُومِيءُ بِهِ نَحْوَ أَرْنَبَتِهِ وَيُقَدِّرُهُ هَلْ يَبْلُغُهَا؟ فَلَمَّا تَفَرَّقُوا قَالَ لِي الْعَتَّابِيُّ: «أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّهُمْ بَقَرٌ» [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي: (2/ 167)]

[268] عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً

إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ. قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: «لاَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الوُضُوءِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ، (1/ 58)]

[269] عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا» قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا، قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ [صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، (4/ 1907)]

[270] وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ [آل عمران]؛ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ [هود]؛ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ [الأعراف]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ «أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ»[صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ، (4/ 118)]؛ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا -، قَالَ: فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي - أَوْ أَتَضْحَكُ بِي - وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: فَكَانَ يُقَالُ: ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً[صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ آخِرِ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا، (1/ 173)]

[271]وَ سِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿ ۷۳ ﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿ ۷۴ ﴾ [الزمر]؛

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿ ۵۶ ﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿ ۵۸ ﴾ [یس]؛اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿ ۴۴ ﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿ ۴۷ ﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿ ۴۹ ﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿ ۵۰ ﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿ ۵۲ ﴾ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿ ۵۳ ﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿ ۵۴ ﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿ ۵۵ ﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿ ۵۷ ﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿ ۵۹ ﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿ ۶۰ ﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿ ۶۱ ﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿ ۶۲ ﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿ ۶۳ ﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿ ۶۵ ﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿ ۶۶ ﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۤ اِلَى الْجَحِيْمِ ﴿ ۶۸ ﴾ [الصافات]؛ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿ ۱ ﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿ ۲ ﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿ ۳ ﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿ ۴ ﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿ ۵ ﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿ ۶ ﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿ ۷ ﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿ ۸ ﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ﴿ ۹ ﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿ ۱۰ ﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿ ۱۱ ﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿ ۱۲ ﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿ ۱۴ ﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿ ۱۶ ﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿ ۲۱ ﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿ ۲۴ ﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿ ۲۶ ﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿ ۲۷ ﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾

وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿ ۳۴ ﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿ ۳۸ ﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿ ۴۰ ﴾ وَ اَصْحٰبُ

الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿ ۴۱ ﴾ فِیۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِیۡمٍ ﴿ ۴۲ ﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ ﴿ ۴۳ ﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا کَرِیۡمٍ ﴿ ۴۴ ﴾ اِنَّہُمۡ
کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِکَ مُتۡرَفِیۡنَ ﴿ ۴۵ ﴾ وَ کَانُوۡا یُصِرُّوۡنَ عَلَی الۡحِنۡثِ الۡعَظِیۡمِ ﴿ ۴۶ ﴾ وَ کَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ ۙ اَئِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا
لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿ ۴۷ ﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿ ۴۸ ﴾ قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِیۡنَ وَ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿ ۴۹ ﴾ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰی مِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ
﴿ ۵۰ ﴾ ثُمَّ اِنَّکُمۡ اَیُّہَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُکَذِّبُوۡنَ ﴿ ۵۱ ﴾ لَاٰکِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿ ۵۲ ﴾ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡہَا الۡبُطُوۡنَ ﴿ ۵۳ ﴾
فَشٰرِبُوۡنَ عَلَیۡہِ مِنَ الۡحَمِیۡمِ ﴿ ۵۴ ﴾ فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡہِیۡمِ ﴿ ۵۵ ﴾ ہٰذَا نُزُلُہُمۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿ ۵۶ ﴾ نَحۡنُ خَلَقۡنٰکُمۡ فَلَوۡ لَا
تُصَدِّقُوۡنَ ﴿ ۵۷ ﴾ [الواقعة]؛ فَقُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ ہٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ وَ لِزَوۡجِکَ فَلَا یُخۡرِجَنَّکُمَا مِنَ الۡجَنَّۃِ فَتَشۡقٰی ﴿ ۱۱۷ ﴾ اِنَّ لَکَ اَلَّا
تَجُوۡعَ فِیۡہَا وَ لَا تَعۡرٰی ﴿ ۱۱۸ ﴾ وَ اَنَّکَ لَا تَظۡمَؤُا فِیۡہَا وَ لَا تَضۡحٰی ﴿ ۱۱۹ ﴾ [طه]؛ مَثَلُ الۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ تَجۡرِیۡ مِنۡ
تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ اُکُلُہَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّہَا ؕ تِلۡکَ عُقۡبَی الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا ۫ وَّ عُقۡبَی الۡکٰفِرِیۡنَ النَّارُ ﴿ ۳۵ ﴾ [الرعد]؛ وَ نَادٰۤی اَصۡحٰبُ النَّارِ
اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿ ۵۰ ﴾ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَہُمۡ
لَہۡوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتۡہُمُ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا ۚ فَالۡیَوۡمَ نَنۡسٰىہُمۡ کَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ یَوۡمِہِمۡ ہٰذَا ۙ وَ مَا کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَجۡحَدُوۡنَ ﴿ ۵۱ ﴾ [الأعراف]؛ وَ نُفِخَ
فِی الصُّوۡرِ فَصَعِقَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیۡہِ اُخۡرٰی فَاِذَا ہُمۡ قِیَامٌ یَّنۡظُرُوۡنَ ﴿ ۶۸ ﴾ وَ
اَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا وَ وُضِعَ الۡکِتٰبُ وَ جِایۡٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیۡنَہُمۡ بِالۡحَقِّ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿ ۶۹ ﴾ وَ وُفِّیَتۡ
کُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿ ۷۰ ﴾ وَ سِیۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا فُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَ
قَالَ لَہُمۡ خَزَنَتُہَاۤ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ رَبِّکُمۡ وَ یُنۡذِرُوۡنَکُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ہٰذَا ؕ قَالُوۡا بَلٰی وَ لٰکِنۡ حَقَّتۡ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ
عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿ ۷۱ ﴾ قِیۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ فَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿ ۷۲ ﴾ [الزمر]

[272] فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا فَفِی النَّارِ لَہُمۡ فِیۡہَا زَفِیۡرٌ وَّ شَہِیۡقٌ ﴿ ۱۰۶ ﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ
اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ﴿ ۱۰۷ ﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ سُعِدُوۡا فَفِی الۡجَنَّۃِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ
عَطَآءً غَیۡرَ مَجۡذُوۡذٍ ﴿ ۱۰۸ ﴾ [هود]

[273] نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿ ۳ ﴾ مِنۡ قَبۡلُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ
الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿ ۴ ﴾ [آل عمران]؛ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىۃَ فِیۡہَا
ہُدًی وَّ نُوۡرٌ ۚ یَحۡکُمُ بِہَا النَّبِیُّوۡنَ الَّذِیۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَ الرَّبّٰنِیُّوۡنَ وَ الۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ کِتٰبِ اللّٰہِ وَ کَانُوۡا عَلَیۡہِ شُہَدَآءَ ۚ
فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَ اخۡشَوۡنِ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿ ۴۴ ﴾
[المائدة]؛ قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰی شَیۡءٍ حَتّٰی تُقِیۡمُوا التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ وَ لَیَزِیۡدَنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡہُمۡ مَّاۤ
اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ طُغۡیَانًا وَّ کُفۡرًا ۚ فَلَا تَاۡسَ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿ ۶۸ ﴾ [المائدة]؛ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ (48) [المائدة]؛ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ٪[الاعراف]؛ وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ [آل عمران]؛

وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ [المائدة]

[274] نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۙ﴿۳﴾[آل عمران]؛ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ [الإسراء]

[275] فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ [البقرة]؛ وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ [آل عمران]

[276] وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۳﴾ [المائدة]؛ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۹۳﴾ [آل عمران]

this was only A'tman at first. There was nothing else active. He thought "I (All) [277] shall create worlds." (The Aitareya Upanishad, Khanda I., translated by S. Sitarama Sastri, Madras, The India Printing Works, 1923, p. 15)

Who for certain knows, who here would declare whence this universe has come, whence this variety has emerged? The visionary sages all come after the creation and diversity of it. Who of them would then know whence and why all this has come into existence? Only He, the creator, would know, only He can reveal and declare. [Rigveda, Mandala 10, Sukta 129, Verse 6, Translated by Dr. Tulsi Ram, Delhi, 2013, Vol. 4, P. 1066]

In the morning they brought to Manu water for washing, just as now also they (are wont to) bring (water) for washing the hands. When he was washing himself, a fish came into his hands. 2. It spake to him the word, 'Rear me, I will save thee!' 'Wherefrom wilt thou save me?' 'A flood will carry away all these creatures: from that I will save thee!' 'How am I to rear thee?'. It said, 'As long as we are small, there is great destruction for us: fish devours fish. Thou wilt first keep me in a jar. When I outgrow that, thou wilt dig a pit and keep me in it. When I outgrow that, thou wilt take me down to the sea, for then I shall be beyond destruction.' It soon became a *gh*asha (a large fish); for that grows largest (of all fish). Thereupon it said, 'In such and such a year that flood will come. Thou shalt then attend to me (i.e. to my advice) by preparing a ship; and when the flood has risen thou shalt enter into the ship, and I will save thee from it.' After he had

reared it in this way, he took it down to the sea. And in the same year which the fish had indicated to him, he attended to (the advice of the fish) by preparing a ship; and when the flood had risen, he entered into the ship. The fish then swam up to him, and to its horn he tied the rope of the ship, and by that means he passed swiftly up to yonder northern mountain. It then said, 'I have saved thee. Fasten the ship to a tree; but let not the water cut thee off, whilst thou art on the mountain. As the water subsides, thou mayest gradually descend!' Accordingly he gradually descended, and hence that (slope) of the northern mountain is called 'Alarm's descent.' The flood then swept away all these creatures, and Manu alone remained here. [Satapatha Brahmana, Part 1, I. Khanda, 8 ADHYÂYA, I. BRÂHMANA, translated by Julius Eggeling, London, 1882, pp. 216-218]

[278] اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾ [الأعلى]

[279] وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ [الرعد]؛ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ [لقمان]؛ «حدثنا یَحْیَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: لَقَدْ كَانَ فِیمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ یَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ. زَادَ زَكَرِیَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَقَدْ كَانَ فِیمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِیلَ رِجَالٌ یُكَلَّمُونَ مِنْ غَیْرِ أَنْ یَكُونُوا أَنْبِیَاءَ، فَإِنْ یَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ» [صحيح البخارى: (5/ 29)]

[280] اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾ [الحج]؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱﴾ [فاطر]؛ وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ یُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ [الزخرف]؛ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی ﴿۲۷﴾ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ

الۡحَقِّ شَيۡـًٔا ﴿۲۸﴾ ﴾ [النجم]؛ فَنَادَتۡهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيۡ فِي الۡمِحۡرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوۡرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿ ۳۹ ﴾ [آل عمران]؛ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ﴿ ۱۲۴ ﴾ بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ يَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿ ۱۲۵ ﴾ [آل عمران]؛ وَ لَوۡ تَرٰٓى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا ۙ الۡمَلٰٓئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَ اَدۡبَارَهُمۡ ۚ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿ ۵۰ ﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۵۱﴾ ﴾ [الأنفال]؛ يَوۡمَ يَرَوۡنَ الۡمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشۡرٰى يَوۡمَئِذٍ لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ وَ يَقُوۡلُوۡنَ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿ ۲۲ ﴾ [الفرقان]

[281] خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ ﴾ وَ خَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ ﴾ [الرحمن]؛ وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾ ﴾ وَ الۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿ ۲۷ ﴾ وَ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿ ۲۸ ﴾ فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَ نَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِيۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿ ۲۹ ﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿ ۳۱ ﴾ [الحجر]؛ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ﴿ ۷۱ ﴾ فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَ نَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِيۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿ ۷۲ ﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۷۳﴾ ﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَ كَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿ ۷۴ ﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿ ۷۵ ﴾ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِيۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿ ۷۶ ﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۷۷﴾ ﴾ وَ اِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِيۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿ ۷۸ ﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِيۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿ ۷۹ ﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ ﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿ ۸۱ ﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۲﴾ ﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿ ۸۳ ﴾ [ص]؛

قُلۡ اُوۡحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿ ۱ ﴾ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿ ۲ ﴾ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿ ۳ ﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿ ۴ ﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿ ۵ ﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا ۙ﴿ ۶ ﴾ وَّ اَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿ ۷ ﴾ وَّ اَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿ ۸ ﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿ ۹ ﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِيۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِي الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ ﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَ مِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ ﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِي الۡاَرۡضِ وَ لَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ ﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ ﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَ مِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ﴿ ۱۴ ﴾ وَ اَمَّا الۡقٰسِطُوۡنَ فَكَانُوۡا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ ﴾ [الجن]

[282] وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿ ٥٦ ﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿ ٥٧ ﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿ ٥٨ ﴾ [الذاريات]

[283] عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ، أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ، فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ، فَوَفَّقَ اللَّهُ لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ، فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَالْأَمْرَ أُنُفٌ، فَقَالَ: إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ، وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّي، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا، بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ»، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ، هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، (4/ 223)]

[284] فَاَعۡرِضۡ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰی ۙ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ لَمۡ یُرِدۡ اِلَّا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿ ۲۹ ﴾ ذٰلِکَ مَبۡلَغُہُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۙ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اہۡتَدٰی ﴿ ۳۰ ﴾ [النجم]؛ ن وَ الۡقَلَمِ وَ مَا یَسۡطُرُوۡنَ ۙ﴿ ۱ ﴾ مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ﴿ ۲ ﴾ وَ اِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ۚ﴿ ۳ ﴾ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ﴿ ۴ ﴾ فَسَتُبۡصِرُ وَ یُبۡصِرُوۡنَ ۙ﴿ ۵ ﴾ بِاَیِّیۡکُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿ ۶ ﴾ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۪ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿ ۷ ﴾ [القلم]؛

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُعْرَفُ أَهْلُ الجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ العَامِلُونَ؟ قَالَ: " كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَوْ: لِمَا يُسِّرَ لَهُ [صحيح البخاري، كِتَابُ القَدَرِ، بَابٌ: جَفَّ القَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ، (8/ 122)]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلاَدِ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ القَدَرِ، بَابٌ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ، (8/ 122)]

[285] مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ یَہۡدِ قَلۡبَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿ ۱۱ ﴾ [التغابن]

[286] اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿ ۲۹ ﴾ وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿ ۳۰ ﴾ یُدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ وَ الظّٰلِمِیۡنَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿ ۳۱ ﴾ [الدهر]؛ وَ اللّٰہُ خَلَقَکُمۡ وَ مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿ ۹۶ ﴾ [الصافات]

[287] اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَہُمۡ ؕ وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿ ۱۲ ﴾ [یس]؛ وَ اللّٰہُ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمۡ اَزۡوَاجًا ؕ وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ وَ مَا یُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِہٖۤ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿ ۱۱ ﴾ [فاطر]؛ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ۖ﴿ ۲۲ ﴾ لِّکَیۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰی مَا فَاتَکُمۡ وَ لَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرِ ۖ﴿ ۲۳ ﴾ [الحديد]

[288] قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿ ۱۱۰ ﴾ ٪[الكهف: 110]؛ وَ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ يَنۡۢبُوۡعًا ﴿۹۰﴾ اَوۡ تَكُوۡنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ خِلٰلَهَا تَفۡجِيۡرًا ﴿۹۱﴾ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِىَ بِاللّٰهِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ قَبِيۡلًا ﴿۹۲﴾ اَوۡ يَكُوۡنَ لَكَ بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى فِى السَّمَآءِ‌ؕ وَ لَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ‌ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿ ۹۳ ٪ ﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿ ۹۴ ﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوۡلًا ﴿ ۹۵ ﴾ [الإسراء]

---

[289] قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَ يَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿ ۱۶ ﴾ [المائدة]

[290]مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ‌ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى الۡغَيۡبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجۡتَبِىۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ‌ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ‌ۚ وَ اِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَلَكُمۡ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿ ۱۷۹ ﴾ [آل عمران]؛قُلۡ لَّاۤ اَقُوۡلُ لَكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَ لَاۤ اَقُوۡلُ لَكُمۡ اِنِّىۡ مَلَكٌ‌ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ‌ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ‌ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿ ۵۰ ٪ ﴾ [الأنعام]؛ قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ‌ؕ وَ لَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ لَاسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ‌ۛۚ وَ مَا مَسَّنِىَ السُّوۡٓءُ‌ؕ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ وَّ بَشِيۡرٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿ ۱۸۸ ﴾ ٪ [الأعراف]؛قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدۡرِىۡ مَا يُفۡعَلُ بِىۡ وَ لَا بِكُمۡ‌ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿ ۹ ﴾ [الأحقاف]؛ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا، بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ»، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ، هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ، (4/ 223)]

[291] ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ؕ وَ مَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ ۪ وَ مَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿ ۴۴ ﴾ [آل عمران]؛ ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ؕ وَ مَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ ۪ وَ مَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿ ۴۴ ﴾ وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَ لَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿ ۱۰۳ ﴾ [يوسف]؛

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ [القصص]؛ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱﴾ [الإسراء]؛ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَ لٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ [الأنفال]؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ، قَالَ: «مَا قَبَضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ»، ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قُبِضَ، (3/ 329)]؛ مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تُوُفِّيَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. وَصَلَّى النَّاسُ عَلَيْهِ أَفْذَاذاً. لَا يَؤُمُّهُمْ أَحَدٌ. فَقَالَ نَاسٌ: يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ. وَقَالَ آخَرُونَ: يُدْفَنُ بِالْبَقِيعِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي مَكَانِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ. فَحُفِرَ لَهُ فِيهِ. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غَسْلِهِ، أَرَادُوا نَزْعَ قَمِيصِهِ. فَسَمِعُوا صَوْتاً يَقُولُ: لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ. فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيصُ، وَغُسِلَ، وَهُوَ عَلَيْهِ صلى الله عليه وسلم. [موطأ مالك، كتاب الجنائز، مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الْمَيِّتِ، (2/ 323)]؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِّ، حَتَّى تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ، وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَصْخَبُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَأَرْسَلُوا إِلَى الشَّقَّاقِ، وَاللَّاحِدِ جَمِيعًا، فَجَاءَ اللَّاحِدُ، «فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ، (1/ 497)]؛

حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ [بن عبيد الله بن عباس الهاشمي]، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَحْفِرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثُوا إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَكَانَ يَضْرَحُ كَضَرِيحِ أَهْلِ مَكَّةَ، وَبَعَثُوا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ هُوَ الَّذِي يَحْفِرُ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ يَلْحَدُ، فَبَعَثُوا إِلَيْهِمَا رَسُولَيْنِ، فَقَالُوا: اللَّهُمَّ خِرْ لِرَسُولِكَ، فَوَجَدُوا أَبَا طَلْحَةَ، فَجِيءَ بِهِ، وَلَمْ يُوجَدْ أَبُو عُبَيْدَةَ، فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ جِهَازِهِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ، حَتَّى إِذَا فَرَغُوا أَدْخَلُوا النِّسَاءَ، حَتَّى إِذَا فَرَغُوا أَدْخَلُوا الصِّبْيَانَ، وَلَمْ يَؤُمَّ

النَّاسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، لَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُحْفَرُ لَهُ، فَقَالَ قَائِلُونَ: يُدْفَنُ فِي مَسْجِدِهِ، وَقَالَ قَائِلُونَ: يُدْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ» قَالَ: فَرَفَعُوا فِرَاشَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ عَلَيْهِ، فَحَفَرُوا لَهُ، ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَطَ اللَّيْلِ مِنْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ، وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَقُثَمُ أَخُوهُ وَشُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ وَهُوَ أَبُو لَيْلَى، لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ وَحَظَّنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: انْزِلْ، وَكَانَ شُقْرَانُ مَوْلَاهُ، أَخَذَ قَطِيفَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا، فَدَفَنَهَا فِي الْقَبْرِ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَلْبَسُهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ أَبَدًا، فَدُفِنَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَدَفْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (1/ 520)]؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الأُولَى» [صحيح البخاري، كِتَاب الخُصُومَاتِ، بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الإِشْخَاصِ وَالخُصُومَةِ بَيْنَ المُسْلِمِ وَاليَهُودِ، (3/ 121)]

---

[292] إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾ [الزمر]؛ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ [آل عمران]؛ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ [الأنبياء]؛ ذَكْوَانَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ - يَشُكُّ عُمَرُ - فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي المَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ» ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ [صحيح

البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ، (6/ 13)]؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ: {وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ} إِلَى قَوْلِهِ {الشَّاكِرِينَ}، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلاَهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا " فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ: «وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاَهَا فَعَقِرْتُ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلاَيَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلاَهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ، (6/ 14)]

[293] عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ» قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ - يَقُولُونَ: بَلِيتَ -؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ» [سنن أبي داود، تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ، بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، (1/ 275)]

[294] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ» [سنن أبي داود، كِتَاب الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، (2/ 218)]؛ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ،يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ [مسند أحمد ط الرسالة: (7/ 343)]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ» [سنن أبي داود، كِتَاب الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، (2/ 218)]

[295] عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ العَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ [ص:99] لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولاَنِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: وَأَمَّا المُنَافِقُ وَالكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ القَبْرِ، (2/ 98)]

[296] وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿ ۲۲ ﴾ [فاطر]؛ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿ ۵۲ ﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿ ۵۳ ﴾ [الروم]؛ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ: «هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمُ الآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الحَقُّ» ثُمَّ قَرَأَتْ {إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ المَوْتَى} حَتَّى قَرَأَتِ الآيَةَ[صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ، (5/ 77)]

[297] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلاَثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ، فَقَالَ: «يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا» فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا؟ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا» ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا، فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ [صحيح مسلم، كتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ، وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ، (4/ 2203)]

[298] وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿ ۵ ﴾ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾[الأحقاف]؛ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ [الأعراف]؛ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ [الأعراف]

[299] عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ العَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولاَنِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: وَأَمَّا المُنَافِقُ وَالكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ القَبْرِ، (2/ 98)]

[300] أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي اليَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: «إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَنَامِ، (9/ 33)]

[301] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»[صحيح البخاري، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَنَامِ، (9/ 33)]

[302] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»[صحيح البخاري، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَنَامِ، (9/ 33)]

[303] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا دَجَّالًا، كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ، وَعَلَى رَسُولِهِ» [سنن أبي داود، كِتَاب الْمَلَاحِمِ، بَابٌ فِي خَبَرِ ابْنِ صَائِدٍ، (4/ 121)]؛ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ، (4/ 499)]

[304] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ» ثُمَّ قَالَ: «بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ» قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ عَذَابِ القَبْرِ مِنَ الغِيبَةِ وَالبَوْلِ، (2/ 99)]؛

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ، عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ، إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ، وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ - قَالَ: كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ - فَقَالَ: «مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ، فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ» ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ [صحيح مسلم، كتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ، وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ، (4/ 2199)]

[305] سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا» قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالاَ لِي انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ

قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَدَهْدَهُ الحَجَرُ هَا هُنَا، فَيَتْبَعُ الحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ، فَلاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى» قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ، - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ:

245

فَيَشُقُّ - قَالَ: «ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالجَانِبِ الأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى» قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ - قَالَ: فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ: «فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا» قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: «فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا» قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: «فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ المَرْآةِ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً، وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا» قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: «فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ» قَالَ: قَالاَ لِي: ارْقَ فِيهَا قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ المَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ» قَالَ: قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ: «وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ المَحْضُ فِي البَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا

246

إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ» قَالَ: قَالاَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: «فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ البَيْضَاءِ» قَالَ: قَالاَ لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالاَ: أَمَّا الآنَ فَلاَ، وَأَنْتَ دَاخِلَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ،

أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ القُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ المَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ، يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الكَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ العُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الحَجَرَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الكَرِيهُ المَرْآةِ، الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا الوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ المُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلاَدُ المُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَأَوْلاَدُ المُشْرِكِينَ، وَأَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، (9/ 44)]

[306] أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا وُضِعَتِ الجِنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الإِنْسَانُ لَصَعِقَ[صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ قَوْلِ المَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الجِنَازَةِ: قَدِّمُونِي، (2/ 86)]؛

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ العَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولاَنِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: وَأَمَّا المُنَافِقُ وَالكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ القَبْرِ، (2/ 98)]

[307] يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ ابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿ ٣٥ ﴾ [المائدة]

[308] وَ لِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيۡنَ يُلۡحِدُوۡنَ فِىۡۤ اَسۡمَآئِهٖ ؕ سَيُجۡزَوۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿ ۱۸۰ ﴾ [الأعراف]

[309]عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ، أَخَذَهُمُ المَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، قَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً

نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ، فَرَأَوُا السَّمَاءَ، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ مِنْهَا، فَأَبَتْ عَلَيَّ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلاَ تَفْتَحِ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، فَفَرَجَ، وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ، قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ البَقَرِ وَرُعَاتِهَا، فَخُذْ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَخُذْ، فَأَخَذَهُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللَّهُ [صحيح البخاري، كِتَاب المُزَارَعَةِ، بَابُ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، (3/ 105)]

[310] وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿ ٦۴ ﴾ [النساء]

[311] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا» قَالَ: فَيُسْقَوْنَ [صحيح البخاري، كتاب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، بَابُ ذِكْرِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، (5/ 20)]

[312] اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ [يونس]

[313] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ البَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَنَاقِبِ البَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه، (5/ 693)]

[314] عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ، حَتَّى اكْتَوَيْتُ، فَتَرَكْتُ، ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ، (2/ 899)]

[315] قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ [ابراهيم]؛ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ [غافر]؛ وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ [آل عمران]؛ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ

اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَ زِدۡنٰهُمۡ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَاۡ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ [الكهف]

[316] عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: «ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ، تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ»[صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 4/1962]؛

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ [صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 4/1962]

[317] وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا [البقرة]؛ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ» [سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ، (2/ 1303)]

[318] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ، فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يَعُدِ الْآخَرُ، فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يَعُدْ: «أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ». وَقَالَ لِلْآخَرِ: «أَنَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ» [سنن النسائي، كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ، بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، (1/ 213)]

[319] عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: «لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ العَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ [صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَحْزَابِ، وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ، (5/ 112)]

---

[320] مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ ۚۛ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۲۹﴾ [الفتح]؛ وَ السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ وَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾ [التوبة]؛ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ [الحديد]؛ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ [البقرة]؛ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا» [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ، (2/ 104)]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ»[صحيح البخاري، كتاب أصحاب النبي، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا»، (5/ 8)]

[321] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ» [صحيح مسلم، كِتَاب الزَّكَاةِ، بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ، (2/ 746)]

[322] عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: «ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ، تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ»[صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 4/1962]؛

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ [صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، 4/1962]

[323]فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ۚ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿ ١٥٩ ﴾ إِن يَنصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿ ١٦٠ ﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿ ١٦١ ﴾ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿ ١٦٢ ﴾ هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللهِ ۗ وَاللهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿ ١٦٣ ﴾ [آل عمران]

[324] وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿ ١٠٠ ﴾ [التوبة]؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ» قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ «سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ، 4/211]؛

عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ، قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ

بَدْرًا مِنَ المَلاَئِكَةِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ شُهُودِ المَلاَئِكَةِ بَدْرًا، 5/80]؛ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا (18) [الفتح]؛ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، 5/695]؛ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ [الحديد]؛ حدثني محمد بن عمرو، قال: ثنا أبو عاصم، قال: ثنا عيسى؛ وحدثني الحارث، قال ثنا الحسن، قال: ثنا ورقاء جميعا، عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد (مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى) قال: الجنة.حدثنا بشر، قال: ثنا يزيد، قال: ثنا سعيد، عن قتادة (وَكُلا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى) قال: الجنة. [جامع البيان في تأويل القرآن: 23/177]

[325]عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «أَبُو بَكْرٍ»، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عُمَرُ»، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: «مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ» [صحيح البخاري، كتاب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا»، 5/7]؛ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ»[صحيح البخاري، كتاب أصحاب النبي، بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 5/4]؛

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ، 4/208]

[326] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ» قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ «سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ، 4/211]

[327] وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿ ۱۰ ﴾ [الحديد]؛ «عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي؛ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.» [صحيح البخاري: (5/ 19)]

[328] وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ [المائدة]؛ وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ صـ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾[البقرة]

[329] قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؔۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿ ۲۰ ﴾ [الأنعام]؛ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ [الإسراء]؛اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ﴿۹﴾وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾[الإسراء]

[330] لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿ ۲۱ ﴾ [الأحزاب]

[331] عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الصُّلْحِ، بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، (3/ 184)]

[332] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ المُؤْمِنِ، يَكْرَهُ المَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ[صحيح البخاري، كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ التَّوَاضُعِ، (8/ 105)]

[333] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ، خَالَفْتَ السُّنَّةَ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن أبي داود، تفريع أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ،بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ، (1/ 297)]؛ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، - وَهُوَ مَحْصُورٌ - فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ؟ فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ، فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ إِمَامَةِ المَفْتُونِ وَالمُبْتَدِعِ، (1/ 141)]

[334] وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ [آل عمران]؛ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

﴿١٠٥﴾ [آل عمران]؛ اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَ كَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ‌ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿١٥٩﴾[الأنعام]؛مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَ اتَّقُوۡهُ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿٣١﴾مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَ كَانُوۡا شِيَعًا‌ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿٣٢﴾ [الروم]

[335] عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الجَمَاعَةِ.[سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الجَمَاعَةِ، (4/ 466)]؛

257

حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ [ص:52] وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ» قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ» قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ» قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ»[صحيح البخاري، كِتَابُ الفِتَنِ، بَابٌ: كَيْفَ الأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ، (9/ 51)]

[336] اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ﴿ ۴۴ ﴾ [طه]؛ فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوا مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡأَمۡرِ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِينَ (159) [آل عمران]

[337] اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَ الۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَ جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿ ۱۲۵ ﴾ وَ اِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ‌ؕ وَ لَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ﴿ ۱۲۶ ﴾ وَ اصۡبِرۡ وَمَا

صَبرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ ۞ [النحل]؛ قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۱﴾قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىۡ وَ لَا يَنۡسَى ﴿۵۲﴾ [طه]؛وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَ قَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيۡلُ الَّتِىۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ﴿۵۲﴾قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾ [الأنبياء]

[338] يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّ اُنۡثٰى وَ جَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰىكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۳﴾ [الحجرات]

[339] عَنۡ جُنَادَةَ بۡنِ أَبِي أُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلۡنَا عَلَى عُبَادَةَ بۡنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلۡنَا: حَدِّثۡنَا أَصۡلَحَكَ اللهُ، بِحَدِيثٍ يَنۡفَعُ اللهُ بِهِ سَمِعۡتَهُ مِنۡ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعۡنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيۡنَا: «أَنۡ بَايَعَنَا عَلَى السَّمۡعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنۡشَطِنَا وَمَكۡرَهِنَا، وَعُسۡرِنَا وَيُسۡرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيۡنَا، وَأَنۡ لَا نُنَازِعَ الۡأَمۡرَ أَهۡلَهُ»، قَالَ: «إِلَّا أَنۡ تَرَوۡا كُفۡرًا بَوَاحًا عِنۡدَكُمۡ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرۡهَانٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الۡإِمَارَةِ، بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الۡأُمَرَاءِ فِي غَيۡرِ مَعۡصِيَةٍ، وَتَحۡرِيمِهَا فِي الۡمَعۡصِيَةِ، 3/1470]؛ قَالَ حُذَيۡفَةُ بۡنُ الۡيَمَانِ: قُلۡتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللهُ بِخَيۡرٍ، فَنَحۡنُ فِيهِ، فَهَلۡ مِنۡ وَرَاءِ هَذَا الۡخَيۡرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمۡ»، قُلۡتُ: هَلۡ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيۡرٌ؟ قَالَ: «نَعَمۡ»، قُلۡتُ: فَهَلۡ وَرَاءَ ذَلِكَ الۡخَيۡرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمۡ»، قُلۡتُ: كَيۡفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعۡدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهۡتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسۡتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمۡ رِجَالٌ قُلُوبُهُمۡ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثۡمَانِ إِنۡسٍ»، قَالَ: قُلۡتُ: كَيۡفَ أَصۡنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنۡ أَدۡرَكۡتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسۡمَعُ وَتُطِيعُ لِلۡأَمِيرِ، وَإِنۡ ضُرِبَ ظَهۡرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسۡمَعۡ وَأَطِعۡ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الۡإِمَارَةِ، بَابُ الۡأَمۡرِ بِلُزُومِ الۡجَمَاعَةِ، 3/1475]

[340] عَنۡ أَبِي سَعِيدٍ الۡخُدۡرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: «أَفۡضَلُ الۡجِهَادِ كَلِمَةُ عَدۡلٍ عِنۡدَ سُلۡطَانٍ جَائِرٍ، أَوۡ أَمِيرٍ جَائِرٍ» [سنن أبي داود، كِتَاب الۡمَلَاحِمِ، بَابُ الۡأَمۡرِ وَالنَّهۡيِ، (4/ 124)]؛ عَنۡ أَبِي سَعِيدٍ الۡخُدۡرِيِّ، قَالَ: أَخۡرَجَ مَرۡوَانُ الۡمِنۡبَرَ فِي يَوۡمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالۡخُطۡبَةِ قَبۡلَ الصَّلَاةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرۡوَانُ، خَالَفۡتَ السُّنَّةَ، أَخۡرَجۡتَ الۡمِنۡبَرَ فِي يَوۡمِ عِيدٍ، وَلَمۡ يَكُنۡ يُخۡرَجُ فِيهِ، وَبَدَأۡتَ بِالۡخُطۡبَةِ قَبۡلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الۡخُدۡرِيُّ: مَنۡ هَذَا؟ قَالُوا: فُلَانُ بۡنُ فُلَانٍ، فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَقَدۡ قَضَى مَا عَلَيۡهِ، سَمِعۡتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنۡ رَأَى مُنۡكَرًا فَاسۡتَطَاعَ أَنۡ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلۡيُغَيِّرۡهُ بِيَدِهِ، فَإِنۡ لَمۡ يَسۡتَطِعۡ

فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ» [سنن أبي داود، تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ،بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ، (1/ 297)]

---

[341] فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿ ۳۰ ﴾ [الروم]؛ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا} الآيَةَ. [صحيح البخاري، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلاَمُ، 2/94-95]

[342] هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿ 2 ﴾ [التغابن]

[343] وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿ ۷۶ ﴾ [النحل]؛ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ [غافر]؛اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ [القلم]

[344] اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ ﴿ ٦ ﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ ﴿ ۷ ﴾ [البينة]

[1345] وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿ ۱۹۰ ﴾ [البقرة]؛ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ۬ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ [النساء]

---

[346] قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿ ۲۹٪ ﴾ [التوبة]

[347] وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ٪ ﴿ ٦ ﴾ [التوبة]

[348] سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَ يَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿ ۹۱٪ ﴾ [النساء]؛ وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿ ٦١ ﴾ [الانفال]

[349] قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ ﴿ ۴ ﴾ [الممتحنة]؛ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿ ۵۱ ﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿ ۵۲ ﴾ [المائدة]؛ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿ ۲۳ ﴾ [التوبة]

[350] لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿ ۲۸ ﴾ [آل عمران]

[351] لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ ﴿ ۸ ﴾ [الممتحنة]

[352] لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿ ۸ ﴾ [الممتحنة]

[353] اَلۡيَوۡمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمۡ ۪ وَ طَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ ۪ وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اِذَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ مُحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ وَ لَا مُتَّخِذِيۡۤ اَخۡدَانٍ ؕ وَ مَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ٪ ﴿ ۵ ﴾ [المائدة]

[354] قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ لَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّ هُمْ صَٰغِرُونَ ﴿ ٢٩٪ ﴾ [التوبة]؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ عَامَ الْفَتْحِ، عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ: بَعْدَ أَنْ أَثْنَى عَلَى اللهِ، أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، كُلُّ حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، يَدُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَدِيَةُ الْكَافِرِ كَنِصْفِ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، أَلَا وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَنَبَ وَلَا جَلَبَ، وَتُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ فِي دِيَارِهِمْ، يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَقْصَاهُمْ، ثُمَّ نَزَلَ. [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 11/587]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ: «أَنْ لَا يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ، وَلَا عَلَى الصِّبْيَانِ، وَأَنْ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى مِنَ الرِّجَالِ، وَأَنْ يُخْتَمُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُمْ شَعْرًا، وَيُلْزِمُوهُمُ الْمَنَاطِقَ، وَيَمْنَعُوهُمُ الرُّكُوبَ إِلَّا عَلَى الْأَكُفِّ عَرْضًا» قَالَ: يَقُولُ: «رِجْلَاهُ مِنْ شِقٍّ وَاحِدٍ»، قَالَ عَبْدُ اللهِ: «وَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ وَلِيَ» [المصنف لعبد الرزاق، كِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ، باب هَدْمُ كَنَائِسِهِمْ، وَهَلْ يَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ؟، المكتب الإسلامي، بيروت، الثانية، 1403هـ، 6/85]؛

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ: «يُمْنَعَ النَّصَارَى بِالشَّامِ أَنْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا» قَالَ: «وَيُنْهَوْا أَنْ يَفْرِقُوا رُءُوسَهُمْ، وَيَجُزُّوا نَوَاصِيَهُمْ، وَيَشُدُّوا مَنَاطِقَهُمْ، وَلَا يَرْكَبُوا عَلَى سُرُجٍ، وَلَا يَلْبَسُوا عُصَبًا، وَلَا يَرْفَعُوا صُلُبَهُمْ فَوْقَ كَنَائِسِهِمْ، فَإِنْ قَدَرُوا عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَعَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا بَعْدَ التَّقَدُّمِ إِلَيْهِ فَإِنَّ سَلَبَهُ لِمَنْ وَجَدَهُ» قَالَ: «وَكَتَبَ أَنْ يُمْنَعَ نِسَاؤُهُمْ أَنْ يَرْكَبْنَ الرَّحَائِلَ». قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: وَاسْتَشَارَنِي عُمَرُ فِي هَدْمِ كَنَائِسِهِمْ، فَقُلْتُ: «لَا تُهْدَمُ، هَذَا مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ» فَتَرَكَهَا عُمَرُ. [المصنف لعبد الرزاق، كِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ، باب هَدْمُ كَنَائِسِهِمْ، وَهَلْ يَضْرِبُوا بِنَاقُوسٍ؟، 6/61]؛ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ يَقَعُونَ عَلَى الْمَجُوسِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، فَمَاذَا

تَرَى؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: «فَإِنَّمَا هُمْ عَبِيدٌ فَأَقْمِمْ قِيمَةَ فِيكُمْ»، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَوَضَعَهَا عُمَرُ لِلْمَجُوسِ.[المصنف لعبد الرزاق، كِتَابُ أَهْلِ الْكِتَابِ، باب دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ، 6/126]؛ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَمْصَارِ الْعَرَبِ أَوْ دَارِ الْعَرَبِ هَلْ لِلْعَجَمِ أَنْ يُحْدِثُوا فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: أَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ [بِيعَةً]، وَلَا يَضْرِبُوا فِيهِ نَاقُوسًا، وَلَا يَشْرَبُوا فِيهِ خَمْرًا، وَلَا يَتَّخِذُوا فِيهِ خِنْزِيرًا، وَأَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ فَفَتَحَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرَبِ فَنَزَلُوا فِيهِ فَإِنَّ لِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمْ، وَعَلَى الْعَرَبِ أَنْ يُوفُوا بِعَهْدِهِمْ وَلَا يُكَلِّفُوهُمْ فَوْقَ طَاقَتِهِمْ. [صالح بن عبد العزيز آل الشيخ، التكميل لما فات تخريجه من إرواء الغليل مع إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، المكتب الإسلامي، بيروت، الثانية 1405 هـ - 1985م، 5/105]؛

263

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَحْبِيلَ الْحِمْصِيُّ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْيَمَانِ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ جَمِيعًا، قَالَا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: كَتَبَ أَهْلُ الْجَزِيرَةِ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ: إِنَّا حِينَ قَدِمْتَ بِلَادَنَا طَلَبْنَا إِلَيْكَ الْأَمَانَ لِأَنْفُسِنَا وَأَهْلِ مِلَّتِنَا، عَلَى أَنَّا شَرَطْنَا لَكَ عَلَى أَنْفُسِنَا أَنْ لَا نُحْدِثَ فِي مَدِينَتِنَا لَنِيسَةً، وَلَا فِيهَا حَوْلَهَا دَيْرًا، وَلَا قَلَايَةً، وَلَا صَوْمَعَةَ رَاهِبٍ، وَلَا نُجَدِّدَ مَا خَرِبَ مِنْ كَنَائِسِنَا، وَلَا مَا كَانَ مِنْهَا فِي خِطَطِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لَا نَمْنَعَ كَنَائِسَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْزِلُوهَا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنْ نُوَسِّعَ أَبْوَابَهَا لِلْمَارَّةِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَلَا نُؤْوِي فِيهَا وَلَا فِي مَنَازِلِنَا جَاسُوسًا، وَأَنْ لَا نَكْتُمَ أَمْرَهَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لَا نَضْرِبَ نَوَاقِيسَنَا إِلَّا ضَرْبًا خَفِيفًا فِي جَوْفِ كَنَائِسِنَا، وَلَا نُظْهِرَ عَلَيْهَا صَلِيبَنَا، وَلَا نَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي كَنَائِسِنَا فِيمَا يَحْضُرُهُ الْمُسْلِمُونَ، وَأَنْ لَا نُخْرِجَ صَلِيبَنَا وَلَا كِتَابَنَا فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لَا نُخْرِجَ بَاعُوثًا، الْبَاعُوثُ يَجْتَمِعُونَ كَمَا نَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، وَلَا شَعَانِينَا، وَلَا نَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا مَعَ مَوْتَانَا، وَلَا نُظْهِرَ النِّيرَانَ مَعَهُمْ فِي أَسْوَاقِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لَا نُجَاوِرَهُمْ بِالْخَنَازِيرِ، وَلَا نَبِيعَ الْخَمْرَ، وَلَا نُظْهِرَ شِرْكَنَا، وَلَا نُرَغِّبَ فِي دِينِنَا، وَلَا نَدْعُو إِلَيْهِ أَحَدًا، وَلَا نَتَّخِذَ شَيْئًا مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِي جَرَتْ عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لَا نَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَقْرِبَائِنَا إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَنْ نَلْتَزِمَ زِيَّنَا حَيْثُ مَا كُنَّا، وَأَنْ لَا نَتَشَبَّهَ بِالْمُسْلِمِينَ فِي لُبْسِ قَلَنْسُوَةٍ، وَلَا عِمَامَةٍ، وَلَا تَعْلِيقٍ، وَلَا فَرْقِ شَعْرٍ، وَلَا فِي مَرَاكِبِهِمْ، وَلَا نَتَكَلَّمَ بِكَلَامِهِمْ، وَأَنْ لَا نَتَكَنَّى بِكُنَاهُمْ، وَأَنْ نَجُزَّ مَقَادِمَ رُءُوسِنَا، وَلَا نفرق نَوَاصِينَا، وَنَشُدَّ الزَّنَانِيرَ عَلَى أَوْسَاطِنَا، وَلَا نَنْقُشَ خَوَاتِمَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ، وَلَا نَرْكَبَ السُّرُوجَ وَلَا نَتَّخِذَ شَيْئًا مِنَ السِّلَاحِ، وَلَا نَحْمِلَهُ، وَلَا نَتَقَلَّدَ السُّيُوفَ، وَأَنْ نُوَقِّرَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَنُرْشِدَ الطَّرِيقَ، وَنَقُومَ لَهُمْ عَنِ الْمَجَالِسِ إِذَا أَرَادُوا الْمَجَالِسَ،

264

وَلَا نَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَلَا نُعَلِّمَ أَوْلَادَنَا الْقُرْآنَ، وَلَا يُشَارِكَ أَحَدُنَا مُسْلِمًا فِي تِجَارَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِلَى الْمُسْلِمِ مِنَ التِّجَارَةِ، وَأَنْ نُضِيفَ كُلَّ مُسْلِمٍ عَابِرِ سَبِيلٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَنُطْعِمَهُ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَجِدُ، ضَمِنَّا لَكَ ذَلِكَ عَلَى أَنْفُسِنَا وَذَرَارِيِّنَا

وَأَزْوَاجِنَا وَمَسَاكِنِنَا، وَإِنْ نَحْنُ غَيَّرْنَا، أَوْ خَالَفْنَا عَمَّا شَرَطْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا، وَقَبِلْنَا الْأَمَانَ عَلَيْهِ فَلا ذِمَّةَ لَنَا، وَقَدْ حَلَّ لَكَ مِنَّا مَا يَحِلُّ لِأَهْلِ الْمُعَانَدَةِ وَالشِّقَاقِ. فَكَتَبَ بِذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَنْ أَمْضِ لَهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَلْحِقْ فِيهِ حَرْفَيْنِ اشْتَرِطْهَا عَلَيْهِمْ مَعَ مَا شَرَطُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ: أَنْ لا يَشْتَرُوا مِنْ سَبَايَانَا شَيْئًا، وَمَنْ ضَرَبَ مُسْلِمًا عَمْدًا فَقَدْ خَلَعَ عَهْدَهُ. فأنفذ عبد الرحمن بن غنم ذلك، وأقر من أقام من الروم فِي مدائن الشام عَلَى هذا الشرط. [الخلّال، أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ)، أحكام أهل الملل والردة من الجامع لمسائل الإمام أحمد بن حنبل، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الأولى، 1414 هـ - 1994 م، 357-359]؛ "أنا عبد الدائم، ثنا عبد الوهاب، ثنا عبد الله، ثنا محمد بن هشام ابن البختري أبو جعفر المستملي، ثنا الربيع بن ثعلب الغنوي، ثنا يحيى بن عقبة [بن] أبي العيزار، عن سفيان الثوري والوليد بن نوح والسري بن مصرف، يذكرون عن طلحة بن مصرف، عن مسروق، عن عبد الرحمن بن غنم قال: كتبت لعمر بن الخطاب رضي الله عنه حين صالح نصارى أهل الشام .... " [عبد الله بن أحمد بن ربيعة بن زبر الربعي، أبو محمد (المتوفى: 329هـ)، جزءٌ فيه شروط النصارى، دار البشائر الإسلامي، الأولى 1427 هـ - 2006 م، ص 25]؛ "أنا عبد الدائم، ثنا عبد الوهاب، ثنا عبد الله، ثنا محمد بن إسحاق بن راهويه الحنظلي، ثنا أبي، ثنا بقية بن الوليد، عن عبد الحميد بن بهرام، عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب على النصارى حين صولحوا... "[جزءٌ فيه شروط النصارى: ص 21-22]؛

"قال عبد الله: ووجدت هذا الحديث بالشام: رواه عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، عن محمد بن حمير، عن عبد الملك بن حميد بن أبي غنية، عن السري بن مصرف وسفيان الثوري والوليد بن نوح، عن طلحة بن مصرف، عن مسروق بن الأجدع، عن عبد الرحمن بن غنم قال: كتبت لعمر بن الخطاب رضي الله عنه حين صالحه نصارى أهل الشام... فذكر مثله سواء بطوله." [جزءٌ فيه شروط النصارى: ص 25]؛ "وذكر أحمد بن علي المصيصي المعروف بالخطيطي، ومسكنه بكفربيا، أن مخزوم بن حميد بن خالد حدثهم، عن أبيه حميد بن خالد، عن خالد بن عبد الرحمن، عن عبد السلام بن سلامة بن قيصر الحضرمي: كذلك كان في العهد الذي عهده عمر بن الخطاب رضي الله عنه إلى سلامة بن قيصر، في سنة ست من خلافة عمر: هذا عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه الذي أودعه سلامة بن قيصر، على أنهم اشترطوا على أنفسهم بهذا الشرط."

[جزءٌ فيه شروط النصارى: ص 31]؛ "ورأيته من حديث أبي المغيرة عبد القدوس بن حجاج، عن إسماعيل بن عياش، أن غير واحد أخبرهم: أن أهل الجزيرة كتبوا لعبد الرحمن بن غنم: ((إنك لما قدمت بلادنا طلبنا إليك الأمان.. ..)) . كتبته بطوله، وهو عندي خطأ، والصواب ما رواه محمد بن إسماعيل؛ من جهات: منها: أن سليمان بن عبد الحميد البهراني حدث به عن محمد بن إسماعيل. وقال سليمان: وهكذا قرأته في أصل كتاب إسماعيل بن عياش بخطه. ومنها: قوله أن أهل الجزيرة كتبوا هذا الكتاب لعبد الرحمن بن غنم، وهذا غلط؛ لأن الذي افتتح الجزيرة وصالح أهلها هو عياض بن غنم، ما علمت في ذلك اختلافاً" [جزءٌ فيه شروط النصارى: ص 28]؛ "وهذه الشروط أشهر شيء في كتب الفقه والعلم، وهي مجمع عليها في الجملة، بين العلماء من الأئمة المتبوعين، وأصحابهم، وسائر الأئمة، ولولا شهرتها عند الفقهاء لذكرنا ألفاظ كل طائفة فيها. وهي أصناف: الصنف الأول: ما مقصوده: التمييز عن المسلمين،

في الشعور واللباس والأسماء والمراكب والكلام، ونحوها؛ ليتميز المسلم عن الكافر، ولا يتشبه أحدهما بالآخر في الظاهر، ولم يرض عمر رضي الله عنه والمسلمون بأصل التمييز، بل بالتميز في عامة الهدي، على تفاصيل معروفة في غير هذا الموضع. وذلك يقتضي: إجماع المسلمين على التمييز عن الكفار ظاهرا، وترك التشبه بهم ولقد كان أمراء الهدى، مثل العمرين وغيرهما، يبالغون في تحقيق ذلك بما يتم به المقصود ... وكذلك فعل جعفر بن محمد بن هارون المتوكل بأهل الذمة في خلافته، واستشار في ذلك الإمام أحمد بن حنبل، وغيره، وعهوده في ذلك، وجوابات أحمد بن حنبل له معروفة. ومن جملة الشروط. ما يعود بإخفاء منكرات دينهم، وترك إظهارها كمنعهم من إظهار الخمر والناقوس، والنيران والأعياد، ونحو ذلك. ومنها: ما يعود بإخفاء شعار دينهم كأصواتهم بكتابهم. فاتفق عمر رضي الله عنه، والمسلمون معه وسائر العلماء بعدهم ومن وفقه الله تعالى من ولاة الأمور على منعهم من أن يظهروا في دار الإسلام شيئا مما يختصون به، مبالغة في أن لا يظهروا في دار الإسلام خصائص المشركين، فكيف إذا عملها المسلمون وأظهروها. ومنها: ما يعود بترك إكرامهم وإلزامهم الصغار الذي شرعه الله تعالى." [ابن تيمية، تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم الحنبلي (المتوفى: 728هـ)، اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم، دار عالم الكتب، بيروت، 1419هـ - 1999م، 365-369]

[355] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: «الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ». قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: «الإِسْلاَمُ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، 1/19]

---

[356] فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: «يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هَذَا الأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ» فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى المَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ. [صحيح البخاري، كِتَابُ المَنَاقِبِ، بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ، 4/184]؛ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، حَدِّثْنِي مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الإِسْلاَمُ أَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلَّهِ، وَتَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: «إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، فَقَدْ أَسْلَمْتَ»[مسند أحمد: 5/94]

[357] اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۟ۙ﴿۱۵۰﴾اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ [النساء]؛ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَ بِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ [التوبة]؛ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾[البقرة]؛يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ [آل عمران]؛ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ [المائدة]؛وَ صَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ [النمل]؛

وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ [العنكبوت]؛بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ [الزمر]؛وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ٔ [الأنعام]؛ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾[يوسف]

[358] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا»[صحيح البخاري، كِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ، 8/26]

[359] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: «وَجَبَتْ»، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا - أَوْ قَالَ: غَيْرَ ذَلِكَ - فَقَالَ: «وَجَبَتْ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ، وَلِهَذَا وَجَبَتْ، قَالَ: «شَهَادَةُ القَوْمِ المُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الأَرْضِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الشَّهَادَاتِ، بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ؟، 3/169]

[360] "1- روى ابن جرير الطبري بإسناد صحيح عن ابن عباس: (ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون) قال: هي به كفر، وليس كفرا بالله وملائكته وكتبه ورسله. 2- وفي رواية عنه في هذه الآية: إنه ليس بالكفر الذي يذهبون إليه، إنه ليس كفرا ينقل عن الملة، كفر دون كفر. أخرجه الحاكم وقال: "صحيح الإسناد". ووافقه الذهبي، وحقهما أن يقولا: على شرط الشيخين. فإن إسناده كذلك. ثم رأيت الحافظ ابن كثير نقل في "تفسيره" عن الحاكم أنه قال: "صحيح على شرط الشيخين"، فالظاهر أن في نسخة "المستدرك" المطبوعة سقطا، وعزاه ابن كثير لابن أبي حاتم أيضا ببعض اختصار. 3- وفي أخرى عنه من رواية علي بن أبي طلحة عن ابن عباس قال: من جحد ما أنزل الله فقد كفر، ومن أقر به ولم يحكم فهو ظالم فاسق. أخرجه ابن جرير. قلت: وابن أبي طلحة لم يسمع من ابن عباس، لكنه جيد في الشواهد.

4–ثم روى عن عطاء بن أبي رباح قوله: (وذكر الآيات الثلاث): كفر دون كفر، وفسق دون فسق، وظلم دون ظلم. وإسناده صحيح. 5 - ثم روى عن سعيد المكي عن طاووس (وذكر الآية) قال: ليس بكفر ينقل عن الملة. وإسناده صحيح.'' [الألباني، أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض، 1416 هـ - 1996 م، 6/113-114]؛ ''ثم بعد هذا الاتفاق تبين أن أَهْلِ السُّنَّةِ اخْتَلَفُوا خِلَافًا لَفْظِيًّا، لَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ فَسَادٌ، وَهُوَ: أَنَّهُ هَلْ يَكُونُ الْكُفْرُ عَلَى مَرَاتِبَ، كُفْرًا دُونَ كُفْرٍ؟ كَمَا اخْتَلَفُوا: هَلْ يَكُونُ الْإِيمَانُ عَلَى مَرَاتِبَ، إِيمَانًا دُونَ إِيمَانٍ؟ وَهَذَا اخْتِلَافٌ نَشَأَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ فِي مُسَمَّى"الْإِيمَانِ": هَلْ هُوَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، أَمْ لَا؟ بَعْدَ اتِّفَاقِهِمْ عَلَى أَنَّ مَنْ سَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ كَافِرًا نُسَمِّيهِ كَافِرًا، إِذْ مِنَ الْمُمْتَنِعِ أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْحَاكِمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ كَافِرًا، وَيُسَمِّيَ رَسُولُهُ مَنْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ كَافِرًا - وَلَا نُطْلِقُ عَلَيْهِمَا اسْمَ"الْكُفْرِ". وَلَكِنْ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ- قَالَ: هُوَ كُفْرٌ عَمَلِيٌّ لَا اعْتِقَادِيٌّ، وَالْكُفْرُ عِنْدَهُ عَلَى مَرَاتِبَ، كُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ، كَالْإِيمَانِ عِنْدَهُ. وَمَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ التَّصْدِيقُ، وَلَا يَدْخُلُ الْعَمَلُ فِي مُسَمَّى الْإِيمَانِ، وَالْكُفْرُ هُوَ الْجُحُودُ، وَلَا يَزِيدَانِ وَلَا يَنْقُصَانِ - قَالَ: هُوَ كُفْرٌ مَجَازِيٌّ غَيْرُ حَقِيقِيٍّ، إِذِ الْكُفْرُ الْحَقِيقِيُّ هو الذي ينقل عَنِ الْمِلَّةِ. وَكَذَلِكَ يَقُولُ فِي تَسْمِيَةِ بَعْضِ الْأَعْمَالِ بِالْإِيمَانِ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ} أَيْ صَلَاتَكُمْ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، إِنَّهَا سُمِّيَتْ إيمانا مجازا، لتوقف صحتها على الْإِيمَانِ، أَوْ لِدِلَالَتِهَا عَلَى الْإِيمَانِ، إِذْ هِيَ دَالَّةٌ عَلَى كَوْنِ مُؤَدِّيهَا مُؤْمِنًا. وَلِهَذَا يُحْكَمُ بإسلام الكافر إذا صلى كصلاتنا. فليس بين فقهاء الملة نِزَاعٌ فِي أَصْحَابِ الذُّنُوبِ، إِذَا كَانُوا مُقِرِّينَ بَاطِنًا وَظَاهِرًا بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَمَا تواتر عنه أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْوَعِيدِ. وَلَكِنَّ الْأَقْوَالَ الْمُنْحَرِفَةَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ بِتَخْلِيدِهِمْ فِي النَّارِ، كَالْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ. . .

وَهُنَا أَمْرٌ يَجِبُ أَنْ يُتَفَطَّنَ لَهُ، وَهُوَ: أَنَّ الْحُكْمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَدْ يَكُونُ كُفْرًا يَنْقُلُ عَنِ الْمِلَّةِ، وَقَدْ يَكُونُ مَعْصِيَةً: كَبِيرَةً أَوْ صَغِيرَةً، وَيَكُونُ كُفْرًا: إِمَّا مَجَازِيًّا، وَإِمَّا كُفْرًا أَصْغَرَ، عَلَى الْقَوْلَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ. وَذَلِكَ بِحَسَبِ حَالِ الْحَاكِمِ: فَإِنَّهُ إِنِ اعْتَقَدَ أَنَّ الْحُكْمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ، وَأَنَّهُ مُخَيَّرٌ فِيهِ، أَوِ اسْتَهَانَ بِهِ مَعَ تَيَقُّنِهِ أَنَّهُ حُكْمُ [اللَّهِ]. - فَهَذَا كُفْرٌ أَكْبَرُ. وَإِنِ اعْتَقَدَ وُجُوبَ الْحُكْمِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ، وَعَلِمَهُ فِي هَذِهِ الْوَاقِعَةِ، وَعَدَلَ عَنْهُ مَعَ اعترافه بأنه مستحق للعقوبة، فهذاعَاصٍ، وَيُسَمَّى كَافِرًا كُفْرًا مَجَازِيًّا، أَوْ كُفْرًا أَصْغَرَ. وَإِنْ جَهِلَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهَا، مَعَ بَذْلِ

جُهْدِهِ وَاسْتِفْرَاغِ وُسْعِهِ فِي مَعْرِفَةِ الْحُكْمِ وأخطأ، فَهَذَا مُخْطِئٌ، لَهُ أَجْرٌ عَلَى اجْتِهَادِهِ، وَخَطَؤُهُ مَغْفُورٌ.“ [ابن أبي العز الحنفي، صدر الدين محمد بن علاء الدين عليّ بن محمد، شرح العقيدة الطحاوية، وزارة الشؤون الإسلامية، الرياض، الأولى - 1418 هـ، 303-305]

[361] وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ [يوسف]؛ وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ [الحجرات]؛ قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، وَأَبْشَارَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ لِمَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ» فَكَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الفِتَنِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»، 9/50]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَتَى حَائِضًا، أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الحَائِضِ، 1/242]؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلاَةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ، 5/13]

عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ المُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ خَوْفِ المُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ، 1/19]؛ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَزْنِي العَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ» قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: «هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحُدُودِ، بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ، 8/164]

[362] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ عَلاَمَةِ المُنَافِقِ، 1/16]

[363] ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَ مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرُ ۙ﴿۳۴﴾ الَّذِىۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا لُغُوۡبٌ ﴿۳۵﴾ [فاطر]؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ: {ثُمَّ أَوْرَثْنَا الكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالخَيْرَاتِ} قَالَ: «هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَكُلُّهُمْ فِي الجَنَّةِ»[سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، وَمِنْ سُورَةِ المَلَائِكَةِ، 5/363]

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: اللَّهُمَّ العَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»[صحيح البخاري، كِتَابُ الحُدُودِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الخَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ المِلَّةِ، 8/158-159]

[364] وَ اِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّ هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ [التوبة]؛ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ﴿۴﴾ [الفتح]؛ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَ اِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۚ﴿۲﴾ [الأنفال]؛ لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۹۳﴾ [المائدة]؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا، قَالَ: «أَهْرِقْهَا» قَالَ: أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا؟ قَالَ: «لَا» [سنن أبي داود، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ، 3/326]

[365] قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ، وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ، أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا، أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ»[سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ، 1/275-276]

البتہ جن کے جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے کوئی نص صریح موجود ہے تو انہیں جنتی یا جہنمی قرار دینا واجب ہے جیسا کہ عشرۃ بشرۃ جنتی ہیں اور آل فرعون جہنمی ہیں۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ» قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ «سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ، 4/211]؛ وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ [غافر]

[366] عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ، 1/93]؛ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: الْتَقَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي عَلَى الْمَرْوَةِ، فَتَحَدَّثَا، ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَبَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: - هَذَا يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو - زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، أَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ» [مسند أحمد: 11/589-590]؛

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلاَلٍ العَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ البُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا، فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لاَ تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلاَءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لاَ تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - أَوْ خَرْدَلَةٍ - مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي

مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيهْ فَحَدَّثْنَاهُ بِالحَدِيثِ، فَانْتَهَى إِلَى هَذَا المَوْضِعِ، فَقَالَ: هِيهْ، فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلاَ أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا، قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ، وَقَالَ: خُلِقَ الإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ، قَالَ: «ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ، 9/146-147]

[367] لَئِنۡۢ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡکَ لِاَقۡتُلَکَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِکَ فَتَکُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتۡ لَہٗ نَفۡسُہٗ قَتۡلَ اَخِیۡہِ فَقَتَلَہٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَہٗ کَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَۃَ اَخِیۡہِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِثۡلَ ہٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَۃَ اَخِیۡ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ۚ﴿۳۱﴾ [المائدة]

[368] اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِہٖ رَیۡبَ الۡمَنُوۡنِ ﴿۳۰﴾ قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّیۡ مَعَکُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِیۡنَ ﴿۳۱﴾ اَمۡ تَاۡمُرُہُمۡ اَحۡلَامُہُمۡ بِہٰذَاۤ اَمۡ ہُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ﴿۳۲﴾ [الطور]؛حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»،

فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ»، فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «نَعَمْ، قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ»، فَقُلْتُ: فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابُ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ، 3/1475]

[369] وَ عَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا وَّ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ وَ عَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّ ہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾ ٪

[البقرة]

[370] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ» [سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ، 4/220]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، فَلْيُحِبَّ الْعَبْدَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ» [مسند الإمام

أحمد بن حنبل: 16/431]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ» [صحيح مسلم، كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابٌ فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللهِ، 4/1988]؛ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۴﴾[الممتحنة]؛

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۬ۚ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۬ۖ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱﴾ [الممتحنة]

[371]قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾[الجاثية]؛ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ [التوبة]؛ اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ [طه]؛ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ﴿12﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّـهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿13﴾ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۴﴾وَ یُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۵﴾ [التوبة]؛ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَى ﴿۵۱﴾قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَ لَا يَنسَى ﴿۵۲﴾ [طه]؛ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ [الأنبياء]

[372] فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَ لَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَ شَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ﴿۱۵۹﴾ [آل عمران]

[373] اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ﴿۴۴﴾ [طه]

---

[374] «عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: (لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلا إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ).» [صحيح البخاري: (6/ 2489)]

[375] وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعۡرَضُوۡنَ عَلٰى رَبِّهِمۡ وَ يَقُوۡلُ الۡاَشۡهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ ۚ اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۸﴾ [هود]

[376] وَ اِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَ صَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا ۫ وَّ اتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾ [لقمان]؛ اَلۡيَوۡمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمۡ ۖ وَ طَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ ۫ وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اِذَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ مُحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ وَ لَا مُتَّخِذِىۡۤ اَخۡدَانٍ ؕ وَ مَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ٪ ﴿۵﴾ [المائدة]

[377] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ اَتُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ عَلَيۡكُمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۴۴﴾ [النساء]؛ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾ [المائدة]؛ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَ اِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ عَلَى الۡاِيۡمَانِ ؕ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾ [التوبة]

[378] عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ» [صحيح مسلم، كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، 4/1980]؛

279

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، 4/362]

[279] قَالَ أَشَجُّ بْنُ عَصَرٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ»، قُلْتُ: مَا هُمَا؟ قَالَ: «الْحِلْمُ، وَالْحَيَاءُ» قُلْتُ: أَقَدِيمًا كَانَ فِيَّ أَمْ حَدِيثًا؟ قَالَ: «بَلْ قَدِيمًا» قُلْتُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا» [مسند أحمد: 29/361]؛ «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقُهُوا» [صحيح المسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، 4/1846]؛ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلَى رَجُلٍ. وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «دَعْهُ. فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ» [الموطأ، كتاب حُسْنُ الْخُلُقِ، باب مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ، 5/1331]

[280] عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ: «لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 20/33]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ أُمُورِ الإِيمَانِ، 1/11]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، لَا وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، لَا وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ» قَالُوا: وَمَنْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «جَارٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ»، قِيلَ: وَمَا بَوَائِقُهُ؟ قَالَ: «شَرُّهُ» [مسند الإمام أحمد بن حنبل: 14/153]؛ «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»[صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ، وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ، 1/68]

[381] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الرَّضَاعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا، 3/458]

[382] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ» [البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي بن موسى، السنن الكبرى، دار الكتب العلمية، بيروت، الثالثة، 1424 هـ - 2003 م، 10/323]

[383] لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿ ۲۱ ﴾ [الأحزاب]

[384] وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿ ۱۱۸ ﴾اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ [هود: 118 -119]

[385] ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿ ۳ ﴾ [محمد]

[386] وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿ ۱۶ ﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿ ۱۷ ﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿ ۱۸ ﴾ [الانبياء]

[387] وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿ ۵۵ ﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ مَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿ ۵۶ ﴾ [الكهف]

[388] اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ﴿ؕ۱۷﴾ [الرعد]

[389] وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ لَّيَكُوۡنُنَّ اَهۡدٰى مِنۡ اِحۡدَى الۡاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ مَّا زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًا ﴿۴۲﴾ اسۡتِكۡبَارًا فِى الۡاَرۡضِ وَ مَكۡرَ السَّيِّئِ ؕ وَ لَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَ لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۳﴾ اَوَ لَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَىۡءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا قَدِيۡرًا ﴿۴۴﴾ [فاطر]؛ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡهُمۡ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرِحُوۡا بِمَا عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ وَ حَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸۳﴾فَلَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ وَ كَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۴﴾فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ [غافر]؛ وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۷۴﴾لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَ هُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ [يسين]؛جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۱﴾ [ص]؛ اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِىۡ غُرُوۡرٍ ﴿۲۰﴾[الملك]

[390] وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ [الروم: 47]؛ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ [غافر: 51]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ [غافر: 51]؛ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ [التوبة: 14]؛ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ [الحج: 60]؛ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ [الحج: 40-41]؛ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ [الأنبياء: 105]؛

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ [النور: 55]؛ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ [يونس: 103]؛ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا [النساء: 141]؛ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾ [البقرة] غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿۲﴾ فِيٓ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّنۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿۳﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنۢ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۵﴾ [الروم]

[391] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ [محمد: 7]؛ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ [الأنفال: 53]؛ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلاَ مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ [الرعد: 11]؛ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ [آل عمران: 160]؛ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ [هود: 63]؛ وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ [الزمر: 54]؛ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لِيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ [الحج: 15]

[392] وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا [النساء: 87]

[393] وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَ كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى

عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿ ۴۵ ﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿ ۴۶ ﴾ [الحج]؛ وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿ۖ ۵۱ ﴾ [الفرقان]؛ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿ ۵۸ ﴾ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿ ۵۹ ﴾ [القصص]؛ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿ ۱۳ ﴾ [محمد]؛ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿ ٪۴۵ ﴾ [سبأ]؛ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿ ۴۱ ﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿ ۴۲ ﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿ ۴۳ ﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿ ۴۴ ﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿ۙ ۴۵ ﴾ [المومنون]؛ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿ ۳۲ ﴾ [هود]؛ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِيْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿ ۵۶ ﴾ [الكهف]؛ مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿ ۴ ﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿ ۵ ﴾ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿ ۶ ﴾ [غافر]

[394] عصر حاضر میں اس بیانیے کی تائید مزید ہمیں سرسید، جمال الدین فغانی، مفتی محمد عبدہ، رشید رضا اور غلام احمد پرویز کے ہاں ملتی ہے۔ اس میں دو نام ایسے ہیں یعنی سرسید اور پرویز کے کہ ان کا بیانیہ تو سائنس پرستی کی حدوں کو چھونے والا ہے۔ باقیوں کے ہاں یہ مسئلہ ہے لیکن کم ہے یا ایک حد سے زیادہ نہیں نہیں۔ اس بیانیے کا خلاصہ یہ ہے کہ سائنسی نظریات اصل حقیقت ہے اور مذہبی عقائد اس کے تابع ہے لہذا مذہبی عقائد کا حلیہ بگاڑ کر ان کو سائنسی نظریات کے مطابق سانچے میں ڈھال دو۔ اس بیانیے کے تردید میں ہماری کتاب "تحریک تجدد اور متجددین" ہے۔ البتہ سرسید اس حوالے سے معقول واقع ہوئے ہیں کہ خود یہ لکھ گئے ہیں کہ اگر مستقبل میں سائنسی علوم میں مزید انکشافات ہوں اور ان کی روشنی میں ان کی حالیہ سائنسی تفسیر لغو معلوم ہو تو ان کی اس تفسیر کو رد کر دیا جائے اور ایک نئی تفسیر کی جائے۔ سرسید کو اس کا احساس تھا کہ تفسیر قرآن کے نام پر جو کچھ وہ کر رہے ہیں، یہ کل کلاں کو ان کے لیے ایک بوجھ بن سکتا ہے تو انہوں نے اپنے تئیں پہلے ہی سے اس بوجھ کو اپنے کندھوں سے اتارنے کا بھی اظہار کر دیا۔ اپنے اس بیان سے وہ خود ہی یہ واضح کر رہے تھے کہ ان کی اپنی نظر میں ان کے عملی و تحقیقی کام کی اہمیت و حقیقت کس قدر ہے۔

برصغیر پاک وہند میں سائنس پرستی کی اس اپیروچ کے رد عمل میں ایک دوسری انتہا پسندانہ اپیروچ نے بھی جنم لیا کہ جسے ہم سائنس دشمنی کا نام دے سکتے ہیں۔ حسن عسکری صاحب کی "جدیدیت" سے لے کر ظفر اقبال صاحب کی "اسلام اور جدید سائنس: نئے تناظر میں" تک پورا ایک طبقہ ہے جو سائنس دشمنی میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ مزید اس اپیروچ کے مطالعے کے لیے مجلہ ساحل اور جریدہ میگزین کے خصوصی شمارے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

روایت پرست اس خوف میں بھی بتلا ہیں کہ سائنس کے مطالعے سے ان کی متصوفانہ اور کلامی روایت میں موجود خدا کے بارے جھوٹے تصورات پر زد پڑے گی۔ اب سائنس کا ایک سنجیدہ طالب علم وحدت الوجود کے ابن عربی کے تصور کو بکواس نہیں کہے گا تو اور کیا کہے گا

جیسا کہ مسلمان فلسفیوں کے عقول عشرہ اور افلاک تسعہ کے تصور کائنات کے بارے سب کی رائے یہی بن چکی ہے۔ جدیدیت کے رد میں حسن عسکری صاحب کی یہ سب محنت کتاب وسنت کے خدا کے دفاع کے لیے نہیں ہو رہی بلکہ اس خدا کے دفاع کے لیے ہو رہی ہے جو "وجود مطلق" ہے اور یہ بات ان کی تحریروں میں لفظوں میں موجود ہے۔ اور صاف نظر آتا ہے کہ وہ ابن عربی کے خدا کے دفاع میں لگے ہوئے ہیں نہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے خدا کا دفاع ان کا مقصود ہے۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید نے خدا کا تعارف "وجود مطلق" سے کروایا ہے؟ کبھی قرآن مجید سے خدا کا تعارف نکال کر تو دیکھیں۔ لیکن کیا کہیے کہ حسن عسکری صاحب نے اسے ہی گمراہی گنوا دیا ہے کہ امام کی بات کے مقابلے میں قرآن مجید کی دلیل مانگنا گمراہوں کا کام ہے۔ لیکن لیکن حسن عسکری صاحب شیخ ابن عربی کے مقابلے میں امت کے متفق علیہ امام یعنی امام ابو حنیفہ ؒ کی طرف ہی کچھ رجوع کر لیتے تو انہیں واضح ہو جاتا ہے کہ فصوص الحکم کے خدا اور فقہ اکبر کے خدا میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

انصاری مکتب فکر کے بعض لوگوں نے ارسطو کی سائنس، کلاسیکل سائنس، مسلم سائنس، اسکالسٹک سائنس اور ماڈرن سائنس میں فرق کیا ہے اور یہ بات کی ہے کہ سائنس سے ہماری مراد صرف ماڈرن سائنس ہے۔ یہ پھر کوئی ایسا بیانیہ ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ بندے نے محنت کی ہے، اس نے چیزوں کو سمجھا ہے، اور ایک ایسی معقول بات کی ہے کہ جس پر مزید بات ہو سکے لیکن یہ بیانیہ حسن عسکری صاحب کا نہیں ہے بلکہ ظفر اقبال صاحب کا ہے۔ تو اس پر

اب ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں جو سائنس رائج ہے، وہ اسکالسٹک سائنس ہے البتہ ہم اس سائنس کہ جسے آپ ماڈرن سائنس کا نام دیتے ہیں، کے وجود کے انکاری نہیں ہیں۔

مجھے گریجویشن تک سائنس پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے کیلکولیس پڑھی ہے، میتھیمیٹیکل میتھڈز پڑھا ہے، مکینکس پڑھی ہے، ویکٹرز پڑھا ہے، لیکن کہیں بھی مجھے

وہ ماڈرن سائنس نظر نہیں آئی جس کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ پھر میں نے ایک یونیورسٹی میں دس سال ملازمت کی ہے، سائنس کی فیکلٹی کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا رہا ہوں، بحث کرتا رہا ہوں، مجھے ان میں سے بہت سے سائنس کے پروفیسرز اور اساتذہ اپنے سے زیادہ صاحب ایمان نظر آتے رہے اور ماڈرن سائنس نے جیسے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑا ہے۔ اس میں کچھ بگاڑنے والا ہے ہی نہیں تو وہ کیا بگاڑے گی بلکہ اکثر کو تو وہ خدا کے قریب کر دیتی ہے۔ البتہ سائنس پڑھ کر جو دین سے دور ہو جاتے ہیں تو وہ ملحد اساتذہ کے نظریات اور محنت سے ہوتے ہیں۔

اگر ماڈرن سائنس وہی ہے جو آپ کہتے ہیں تو آج سائنس پڑھنے والا بچہ، مدرسہ میں پڑھنے والے بچے سے زیادہ باعمل نہ ہوتا ! اور اس کی سینکڑوں مثالیں بیان کی جاسکتی ہیں۔ البتہ سائنس میں بھی کچھ مسئلہ ہے جیسے ارتقاء کی تھیوری کو بیالوجی کا حصہ بنا دیا گیا لیکن بیالوجی یا فزکس وغیرہ کو کوئی خالص سائنس (pure science) نہیں سمجھتا ہے۔ خالص سائنس ریاضی ہے۔ تو محض ریاضی پڑھنے سے کتنے ملحد پیدا ہو رہے ہیں، اس کا ڈیٹا نکال لیں۔ باقی سائنسز میں فلاسفی آف سائنس بھی کسی حد تک شامل نصاب ہو گئی ہے، یہ بات درست ہے۔ اس میں کرنے کا کام یہ ہے کہ بس استاذ یہ فرق بتلا دے کہ یہ فلاسفی آف سائنس ہے اور یہ پیور سائنس ہے۔ اور ریاضی یا خالص سائنس کیا ہے، قوانین فطرت کا مطالعہ (study of physical laws) ہے، بس۔ اور ان قوانین کی تطبیق (application) کا نام ٹیکنالوجی ہے۔ باقی اس کا استعمال ہے، جو صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ باقی آپ کے پاس جتنے دلائل ہیں کہ سائنس یہ ہے، وہ ہے، وہ سب پیور سائنس کے بارے نہیں ہیں، فلاسفی آف سائنس کے بارے ہیں کہ جسے آپ ماڈرن سائنس کا نام دیتے ہیں۔

آکسفورڈ ڈکشنری والوں نے سائنس کی تعریف یوں کی ہے کہ سائنس مادی دنیا کی ساخت اور رویے کا مشاہدے یا تجربے کے ذریعے سے منظم مطالعے کا نام ہے۔ اگر آپ کو کیمبرج کی تعریف میں مسئلہ نظر آتا ہے کہ اس نے

"ڈویلپمینٹ آف تھیوریز" کو بھی سائنس کا جزو بنا دیا ہے تو آپ آکسفورڈ کی تعریف لے لیں۔ اور اگر آپ کو دونوں سے اختلاف ہے تو جب آپ

مان رہے ہیں کہ مسلم سائنس اور کلاسیکل سائنس کا وہ مسئلہ نہیں ہے جو ماڈرن سائنس کا ہے تو آپ ماڈرن سائنس کی وہ تعریف کریں جو کلاسیکل اور مسلم پیریڈ میں سائنس کی تعریف کی جاتی رہی ہے۔ آپ ہتھیار کیوں ڈالتے ہیں کہ سب کچھ ان کے حوالے کر دیں۔ آپ جہاں وہ غلطی کر رہے ہیں، اس غلطی کو واضح کر دیں اور سائنس کا صحیح تصور پیش کر دیں۔

جو لوگ سائنس میں اتھارٹی ہیں، انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ سائنس انہیں خدا اور مذہب کے قریب لانے کا ذریعہ بنی ہے۔ اب ایک میدان میں اتھارٹی کی بات قابل غور نہیں تو پھر کس کی ہے؟ ماڈرن سائنس کا بانی نیوٹن یہ لکھتا ہے کہ خدا کا انکار ایک حماقت ہے اور اگر کوئی بھی گواہی نہ ہوتی تو اکیلا انگوٹھا خدا کے وجود کی گواہی کے لیے کافی تھا۔ نیوٹن نے یہ بھی کہا ہے کہ میں بائبل کے خدا کو مانتا ہوں اور وہ وہی خدا ہے جو موسی اور عیسی کا خدا ہے، علیہما السلام۔ الیکٹرانکس کے بانی فیراڈے کا کہنا ہے کہ فطرت کی کتاب کہ جس کا ہم نے سائنس کے ذریعے مطالعہ کرنا ہے، وہ خدا کے ہاتھوں سے لکھی گئی ہے۔ مائیکرو بائیالوجی کے بانی لوئیس پاسچر کا کہنا ہے کہ سائنس کا مطالعہ انسان کو خدا کے قریب لے آتا ہے۔ اس کا کہنا یہ بھی ہے کہ تھوڑی سی سائنس کا مطالعہ تمہیں خدا سے دور لے جاتا ہے جبکہ اس کا گہرا مطالعہ تمہیں خدا کے نزدیک کر دیتا ہے۔ تھرموڈائنامکس کے بانی لارڈ کیلون کا کہنا ہے کہ اگر تمہاری سوچ پختہ ہو گی تو سائنس تمہیں خدا پر ایمان لانے پر مجبور کر دے گی۔ کوانٹم تھیوری کے بانی میکس پلانک کہتے ہیں کہ جس شخص کا بھی سائنس سے کسی قسم کا سنجیدہ واسطہ رہا ہو، وہ یہ محسوس کر سکتا ہے کہ سائنس کے معبد یعنی لیبارٹری میں داخل ہونے والے دروازے کے ماتھے پر یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ایمان کے ساتھ زندہ رہو۔ اور یہ وہ صفت ہے کہ جس سے کوئی سائنسدان خالی نہیں ہو سکتا۔ آئن اسٹائن کا کہنا ہے کہ میں جتنا سائنس کا مطالعہ کرتا جاتا ہوں، اسی قدر خدا پر میرا ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کوانٹم میکانکس کے بانی ہیزنبرگ کہتے ہیں کہ نیچرل سائنسز کا پہلا گھونٹ تمہیں ملحد بنا دے گا لیکن گلاس کی تہہ میں خدا تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ کیمسٹری میں نوبل پرائز حاصل کرنے والے سائنسدان کرسچن ایقن سن کا کہنا ہے کہ

میری نظر میں ایک احمق ہی ملحد ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ان سب اقوال کی تفصیل مع حوالہ جات ہماری کتاب "وجود باری تعالی" میں موجود ہے۔ دوسری طرف سقراط سے لے کر ہائیڈگر تک کسی ایک بڑے فلسفی کی ہی ایک اقتباس ایسا دکھا دیں کہ اس نے ایسے زور دار انداز میں خدا یا مذہب کا اقرار کیا ہو۔ پس فلسفے کے بارے یہ کہنا درست ہے کہ وہ الحاد کی وجہ ہے کہ آپ کو خدا تک نہیں پہنچاتا لیکن سائنس کے بارے یہ دعوی خود مشاہدے کے بھی خلاف ہے اور اس میدان کی اتھاریٹیز کے بیانات کے بھی۔

اہم سوال ہے کہ کیا آج دنیا میں کوئی قوم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے بغیر سپر پاور بن سکتی ہے؟ تو اس کا جواب نہیں میں ہے۔ اب جو لوگ ایک طرف خلافت کی باتیں کرتے ہیں اور مسلمانوں کی ذلت ورسوائی کا رونا روتے ہیں اور اس سے نکلنے کے حل تجویز کرتے ہیں، دوسری طرف سائنس اور ٹیکنالوجی کے دشمن ہیں تو یہ اصل میں کنفیوزڈ لوگ ہیں۔ دنیا میں بظاہر یہ طے ہو چکا ہے کہ دنیا کی امامت تک پہنچنے کا رستہ یہی ہے یعنی سائنس اور ٹیکنالوجی۔ باقی آپ کی دعاؤں سے امریکہ سمندر میں غرق ہو سکتا ہے، آپ کے ایمان سے روس مسلمان ہو سکتا ہے، آپ کے اخلاق سے چین متاثر ہو سکتا ہے، مجھے اس بحث میں نہیں پڑنا۔

حرمین کی امامت کے لیے بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی شرط نہیں ہے، یہ بات درست ہے۔ اور یہ امامت تو پہلے ہی سے ہم لوگوں کے پاس ہے۔ ہم آپ تو دنیا کی امامت کے لیے تڑپ رہے ہیں اور اسے تمام مسائل کا حل بتلا رہے ہیں۔ دنیا کی امامت حاصل کرنے کا اللہ عزوجل نے ایک طریقہ مقرر کر دیا، اسے ہم فالو کریں گے تو مل جائے گی۔ یہودی سائنس اور ٹیکنالوجی کا دشمن نہیں نکلا اور آج اس نے خدا کے ہاں اتنی ذلت اور رسوائی کے بعد بھی اسرائیل جیسی سپر پاور قائم کر لی ہے کہ شاملہ چلانے والے ہمارے لیپ ٹاپ کا پروسیسر بنانے والی کمپنی بھی اسرائیلی ہے۔ اب یہود کی محتاجگی آپ کی نظر میں دین کا کوئی بنیادی حکم ہے!

انصاری مکتب فکر نے سائنس اور اس کے اثرات یعنی ٹیکنالوجی پر نقد کے نام سے جو رطب ویابس جمع کر دیا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تحریک اسلامی کا انقلابی کارکن یہ یقین

رکھتا ہے کہ غلبہ دین کے لیے امت کو ٹینک اور توپیں بنانے کی ضرورت نہیں، بس اتنی دعا کر لینا کافی ہے کہ دشمن کی توپوں میں کیڑے پڑ جائیں تو پڑ جائیں گے بشرطیکہ ایمان اس لیول کا ہو لہذا اصل مسئلہ ایمان کی کمزوری کا ہوا۔ اسے

حل کر لیں تو آپ دنیا میں غالب آجائیں گے۔

اگر محض ایمان کی محنت سے دین نے غالب آنا ہوتا تو کب سے تبلیغی جماعت کی محنت سے غالب آچکا ہوتا۔ مذہبی جماعتیں اور اسلامی تحریکیں دنیا میں اس وقت ایمان اور اخلاق کی محنت بہت کر رہی ہیں۔ جو کام کرنے کا ہے، وہ امت کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں محنت کا ہے۔ کتنی سادہ سی بات ہے کہ جو سمجھ نہیں آ رہی کہ پاکستان کا شام، عراق اور افغانستان جیسا حشر ہونے میں اصل رکاوٹ پاکستانیوں کے ایمان و اخلاق کی بلندی ہے یا ان کی جدید ٹیکنالوجی۔ دنیا میں امریکہ کو روس اور چین نے اگر ٹف ٹائم دیا ہے تو جدید ٹیکنالوجی کی بنیاد پر دیا ہے یا اپنے ایمان و اخلاق کی بنیاد پر۔

غلبہ اسلام کے لیے ٹیکنالوجی میں ترقی ایک فرض کفایہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ ﴾ ۔ ترجمہ: اور ان کافروں کے لیے استطاعت بھر قوت تیار رکھو اور بندھے ہوئے گھوڑے تیار رکھو کہ جن کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈال سکو۔ رسول اللہ نے قرآن مجید کی اس آیت میں موجود لفظ "قوت" کی تفسیر دور سے "پھینکنے والے آلات" سے کی ہے جیسا کہ اس زمانے میں تیر، نیزہ اور منجنیق تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں کو بہترین طور غزوات میں استعمال کیا۔ طائف کی فتح تو منجنیق کے استعمال کے بعد ہوئی تھی جیسا کہ مصادر سیرت میں یہ بات موجود ہے۔مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب "مکالمات" ملاحظہ فرمائیں۔ پھر یہ کہ آیت میں جس جنگی قوت کو حاصل کرنے کا حکم ہے، وہ وہ جنگی قوت ہے کہ جس سے دشمن خوف محسوس کرے۔ تو کیا آج باڑے میں تیار ہونے والی ہماری کلاشنکوفوں اور ہینڈ گرنیڈز سے امت کا دشمن خوفزدہ ہو گا ! قرآن مجید نے اس دور کے بہترین جنگی ہتھیار گھوڑوں اور پھینکنے والے آلات کا تذکرہ کر دیا اور آج کے بہترین پھینکنے والے آلات قوت میزائل سسٹم اور جنگی جہاز ہیں اور میدان جنگ کے بہترین گھوڑے آبدوزیں، ٹینک، توپیں اور بکتر بند گاڑیاں ہیں۔

عام طور تاثر یہ ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی جماعت نے بے سروسامانی، محض ایمانی بھروسے اور توکل علی اللہ کی بنیاد پر جزیرہ نما عرب میں دین اسلام کو غالب کیا جو کہ درست نہیں ہے۔ عام طور خیال یہ ہے کہ جیسے صحابہ کی جماعت کوئی مذہبی ہجوم تھا جو اپنے نماز روزے کے نتیجے میں دیکھتے ہی دیکھتے پورے عرب پر غالب آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کی بہترین افرادی قوت، معاصر جدید ٹیکنالوجی

اور بہترین اسٹریٹیجی کے ساتھ اللہ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد فرمائی اور یہ بات سیرت کے مطالعے سے بہت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

اہم سوال ہے کہ قرآن مجید کے نزدیک تہذیبوں کے عروج وزوال کے پیچھے کارفرما اصول مادی ہیں یا ایمانی؟ کوئی تہذیب مادی اصولوں سے دنیا میں عروج پاتی ہے یا ایمانی بنیادوں سے؟ اس سوال کے جواب میں روایتی اور جدیدیت پسند طبقات دو انتہاؤں پر کھڑے ہیں۔ روایتی طبقے کے نزدیک کسی بھی مسلم تہذیب کے عروج کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایمانی اور اخلاقی اعتبار سے بلند کر لے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے کہ تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم مومن ہو۔ اس بیانیے کے مطابق اگر امت کو حقیقی ایمان حاصل ہو تو آج بھی نصرت کے لیے فرشتے اتر سکتے ہیں۔ ان کی دعاؤں سے دشمنوں کے برج الٹ سکتے ہیں۔ ان کی آہوں سے کافر قوم پر ایسا عذاب نازل ہو سکتا ہے جو انہیں جڑ سے اکھیڑ پھینک دے۔

اس بیانیے کے دلائل اور شواہد قرآن مجید میں بہت زیادہ ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے آل فرعون کو سمندر میں غرق دیا تو آج ہمیں بھی یہ امید رکھنی چاہیے کہ اللہ عزوجل سمندروں کو امریکہ پر یوں چڑھا لائیں کہ وہ نیست ونابود ہو جائے، بس صرف اللہ عزوجل سے تعلق کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ طبقہ تہذیبوں کے عروج وزوال میں مادی ترقی اور مادی اصولوں کی کارفرمائی کو مادیت پرستی اور ایمان کے منافی سمجھتا ہے۔

دوسرا بیانیہ جدیدیت پسند طبقے کا ہے کہ جس کے نزدیک تہذیبوں کے عروج وزوال کے اصل اصول مادی ہیں لہذا مسلمان تہذیب جب تک سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس سطح کی ترقی نہیں کرتی جیسا کہ اقوام مغرب نے کر لی ہے تو اس وقت تک مسلمانوں کا دنیا میں عروج ممکن نہیں ہے۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ دنیا میں کامیابی کے اصول مادی ہی ہیں البتہ آخرت میں فوز وفلاح کا مدار ایمانی اور اخلاقی اصولوں پر ہے۔ اگر اقوام مغرب کی ترقی اور عروج مادی اصولوں کی بنا پر ہی ممکن ہوا تو مسلم تہذیب کے لیے بھی اس دنیا میں کوئی علیحدہ اصول کارفرما نہیں ہیں۔ تہجد کی نماز میں پارہ پڑھتے ہوئے اگر اگلی آیت بھول گئے تو کوئی فرشتہ آ کر نہیں بتلائے گا، بھلے آدھی رات کھڑے رہیں، اس کے لیے آپ کو اپنی منزل پکی کرنی پڑے گی۔

مادی قوانین اور فزیکل لاز کہ جن کے تحت اس کے خالق نے اس دنیا کو پیدا کیا، مسلم اور غیر مسلم دونوں اس کے پابند ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے کہ جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ بنی اسرائیل کو جب قتال کا حکم ہوا، انہوں نے لڑنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ موسی علیہ السلام اور ان کا رب جا کر کافروں سے لڑیں، تو وہاں آل فرعون کے غرق ہونے جیسا کوئی معجزہ رونما نہ ہوا بلکہ بنی اسرائیل معجزے کے انتظار اور امید کی پاداش میں صحراء میں چالیس سال تک بھٹکتے رہے۔

قرآن مجید کے مختلف مقامات کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم تہذیب کے عروج وزوال کے اصول مادی اور ایمانی دونوں بیان ہوئے ہیں۔ شروع میں جب ایمان زیادہ تھا تو سورۃ انفال میں قرآنی حکم یہ تھا کہ اگر دشمن کی تعداد تم سے دس گنا بھی ہو تو پھر بھی ٹکرا جاؤ لیکن جب ایمان کم ہو گیا تو پھر یہ حکم آگیا کہ اب اگر دشمن کی تعداد تم سے دو گنا ہو تو ان سے ٹکرانے میں حرج نہیں اور ایسی صورت میں اللہ عزوجل تمہیں ہی غلبہ دیں گے۔ اس وقت جنگ میں اصل افرادی قوت تھی لہذا اس کے نصف ہونے کو بطور اصول بیان کر دیا۔ اور آج جنگ میں اصل ٹیکنالوجی ہے لہذا دشمن کے مقابلے میں تمہارے پاس اگر آدھی ٹیکنالوجی بھی ہے تو اس سے ٹکرانے میں حرج نہیں اور اللہ عزوجل غلبہ تمہیں ہی دیں گے۔

یہ وہ مدد ہے کہ جس کے بارے قرآن میں کہا گیا ہے کہ کتنی ہی بار ایسا ہوا کہ ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی۔ شروع میں یہ ایک دس کی نسبت سے غالب آتی رہی ہے جبکہ ایمان زیادہ تھا اور اب یہ ایک دو کی نسبت غالب آتی ہے کہ ایمان کی سطح بہت زیادہ گر گئی ہے۔

مسلم تہذیب کے عروج کے لیے ایک دو کی نسبت سے مادی ترقی کرنا ضروری ہے ۔ اگر ہم اپنا ایمان السابقون الاولون صحابہ کرام جیسا بنا لیں تو پھر ایک دس کی نسبت میں بھی کامیابی کی بشارت ہے۔ اور یہ کہنا کہ محض ایمان اور اخلاق سے مسلم تہذیب غالب آجائے گی تو اس کی صورت پھر ایک ہی ہے کہ مغربی تہذیب ہمارے ایمان اور اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو جائے اور کعبے کو بت خانے سے پاسبان مل جائیں، ورنہ غلبے کے امکان کی کوئی صورت نہیں ہے۔

یہ دنیا مادی اصولوں کے تحت قائم ہے اور انہی اصولوں کے تحت چل رہی ہے۔ معجزات استثناء ہیں، وہ اس دنیا کے خالق کی طرف سے اس دنیا کو چلانے کے بنیادی اصول نہیں ہیں۔ البتہ خالق کی یہ مہربانی ہے کہ اہل ایمان اگر ایک حد تک بھی مادی ترقی کر لیں تو وہ اس میں اثر زیادہ ڈال دیتا ہے کہ جس کے نتیجے میں مسلم تہذیب کو نصف مادی ترقی سے بھی دنیا میں وہ عروج حاصل ہو جاتا ہے جو غیر مسلم تہذیب کو پوری مادی ترقی سے حاصل ہوا۔

امریکہ، روس، چین وغیرہ کی غیر مسلم تہذیبیں خالص مادی اصولوں کی بنیاد پر دنیا میں مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور مسلمان اگر ان کے جتنی مادی ترقی حاصل کر لیں تو دنیا میں ان کا مقابلہ کر لیں گے، چاہے ان کے پاس ایمان اور اخلاق نہ بھی ہو کہ دنیا میں ترقی کے اصول یہی ہیں، کافر کے لیے بھی اور مسلمان کے لیے بھی۔ رہی آخرت تو اس میں کامیابی کی بنیاد ایمان اور اخلاق ہے، مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے۔ اور اگر دنیا میں مسلمانوں کے پاس ایمان اور اخلاق بھی ہو تو وہ اس کے اثر سے کم مادی ترقی سے بھی عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ مغرب پر نقد جب آپ مغربی مصنفین ہی سے لیں گے تو آپ ایک غیر متوازن فکر پیش کریں گے کیونکہ ان کے سامنے اسلام کی روشنی یعنی اعتدال ہے ہی نہیں۔ مغربی نقاد ایک انتہا سے دوسری انتہا کا سفر کر رہے ہیں اور اصل روشنی سے محروم ہیں۔ مغرب پر نقد مغرب سے نہیں، وحی سے کرنا چاہیے تو یہ معتدل نقد ہو گا۔ یہ اصل میں منہج کی خرابی ہے جو عقیدے کی خرابی کا سبب بن رہی ہے۔

---

[395] وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَہٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَہُ الۡحَدِیۡدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱﴾ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّہَا شَہۡرٌ وَّ رَوَاحُہَا شَہۡرٌ ۚ وَ اَسَلۡنَا لَہٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَ مِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ یَدَیۡہِ بِاِذۡنِ رَبِّہٖ ؕ وَ مَنۡ یَّزِغۡ مِنۡہُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡہُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۲﴾ یَعۡمَلُوۡنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَ تَمَاثِیۡلَ وَ جِفَانٍ کَالۡجَوَابِ وَ قُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ ﴿۱۳﴾ [سبأ]

[396] اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَۃً تَعۡبَثُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ [الشعراء]

[397] سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ [فصلت]

[398]كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ [الدخان]؛ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾الَّتِیْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ﴿۸﴾وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾وَ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾الَّذِيْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ [الفجر]

[399]وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ [الأنفال]؛ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ﴿۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ [الصف]

[400] لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ [الحديد]

[401] كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ [البقرة]؛ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ [الملك]

[402] أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿ [الحج]

[403] فَذَكِّرۡ فَمَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَتِ رَبِّکَ بِکَاہِنٍ وَّ لَا مَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۹﴾اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِہٖ رَیۡبَ الۡمَنُوۡنِ ﴿۳۰﴾قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّیۡ مَعَکُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِیۡنَ ﴿۳۱﴾اَمۡ تَاۡمُرُہُمۡ اَحۡلَامُہُمۡ بِہٰذَاۤ اَمۡ ہُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ﴿۳۲﴾اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَہٗ ۚ بَلۡ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۳﴾فَلۡیَاۡتُوۡا بِحَدِیۡثٍ مِّثۡلِہٖۤ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۴﴾اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ ہُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ بَلۡ لَّا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳۶﴾اَمۡ عِنۡدَہُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّکَ اَمۡ ہُمُ الۡمُصَۜیۡطِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾اَمۡ لَہُمۡ سُلَّمٌ یَّسۡتَمِعُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَلۡیَاۡتِ مُسۡتَمِعُہُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۸﴾اَمۡ لَہُ الۡبَنٰتُ وَ لَکُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۳۹﴾اَمۡ تَسۡـَٔلُہُمۡ اَجۡرًا فَہُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾اَمۡ عِنۡدَہُمُ الۡغَیۡبُ فَہُمۡ یَکۡتُبُوۡنَ ﴿۴۱﴾اَمۡ یُرِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا ؕ فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ہُمُ الۡمَکِیۡدُوۡنَ ﴿۴۲﴾اَمۡ لَہُمۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۴۳﴾وَ اِنۡ یَّرَوۡا کِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡکُوۡمٌ ﴿۴۴﴾ [الطور]

[404] وَ اللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿ ۷۸ ﴾ [النحل]وَ قَالُوۡا لَوۡ کُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا کُنَّا فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿ ۱۰ ﴾ [الملك]

[405] وَ لَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَہَنَّمَ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ۬ۖ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ بِہَا ۫ وَ لَہُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِہَا ۫ وَ لَہُمۡ اٰذَانٌ لَّا یَسۡمَعُوۡنَ بِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿ ۱۷۹ ﴾ [الأعراف]

[406] اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُہَا ﴿ ۲۴ ﴾ [محمد]

[407] لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿ ۱۰ ﴾ [الأنبياء]؛اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ الۡفُلۡکِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَ بَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ ۪ وَّ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿ ۱۶۴ ﴾ [البقرة]

[4081] وَ ہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡہٰرًا ؕ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿ ۳ ﴾ وَ فِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّ زَرۡعٌ وَّ نَخِیۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّ غَیۡرُ صِنۡوَانٍ یُّسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَہَا عَلٰی بَعۡضٍ فِی الۡاُکُلِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿ ۴ ﴾ [الرعد]

[409] وَ لَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ [الأعراف]؛ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰى قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُهَا ﴿۲۴﴾ [محمد]

[410] اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَ لٰكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾ [الحج]

---

[411] وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ ﴿۷﴾ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَ تَقۡوٰىهَا ۪ ﴿۸﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۪ ﴿۹﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ [الشمس]

[412] فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ [الروم]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ. كَمَا تُنَاتَجُ الْإِبِلُ، مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ. هَلْ تُحِسُّ (3) مِنْ جَدْعَاءَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ. [الموطأ، كتاب الجنائز، جَامِعُ الْجَنَائِزِ، 2/338]

[413] وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ ﴿۷﴾ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَ تَقۡوٰىهَا ۪ ﴿۸﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۪ ﴿۹﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ [الشمس]

[414] اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَ الَّتِىۡ لَمۡ تَمُتۡ فِىۡ مَنَامِهَا ۚ فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَ يُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ [الزمر]

[415] اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَتَکُوۡنَ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ یَّعۡقِلُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِہَا ۚ فَاِنَّہَا لَا تَعۡمَی الۡاَبۡصَارُ وَ لٰکِنۡ تَعۡمَی الۡقُلُوۡبُ الَّتِیۡ فِی الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾ [الحج]

[416] اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَتَکُوۡنَ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ یَّعۡقِلُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِہَا ۚ فَاِنَّہَا لَا تَعۡمَی الۡاَبۡصَارُ وَ لٰکِنۡ تَعۡمَی الۡقُلُوۡبُ الَّتِیۡ فِی الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾ [الحج]؛ اَمۡ تَاۡمُرُہُمۡ اَحۡلَامُہُمۡ بِہٰذَاۤ اَمۡ ہُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ﴿۳۲﴾ [الطور]

[417] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [صحيح البخاري، كِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ، 8/29]

[418] اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ [آل عمران: 190-191]

---

[419] اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰہُ صَدۡرَہٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَہُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ [الزمر]؛ اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳۵﴾ [النور]

[420] اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِہَا وَ الَّتِیۡ لَمۡ تَمُتۡ فِیۡ مَنَامِہَا ۚ فَیُمۡسِکُ الَّتِیۡ قَضٰی عَلَیۡہَا الۡمَوۡتَ وَ یُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ [الزمر]

[421] یَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَہُمۡ ؕ قُلۡ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ [المائدة: 4]؛ قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ ہِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا خَالِصَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ

﴿٣٢﴾ [الأعراف]

[422] الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿ ١٥٧ ﴾ [الأعراف]؛قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿ ٣٣ ﴾ [الأعراف]

[423] یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿ ٥١ ﴾ [المومنون]

[424] اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿ ٧٢ ﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ یَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿ ٧٣ ﴾ [الأحزاب]

---

[425] قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (4) [الأحقاف]؛ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228) [البقرة]؛ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (76)[يوسف]

[426] أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ (23) [آل عمران]؛ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا (60) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا (61) [النساء]؛ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228) [البقرة]

[427] يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (59) [آل عمران]؛ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (34) [النساء]؛ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الأَحْكَامِ، بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً، 9/62]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ المَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى المَرْأَةِ، 3/457]

---

[428] وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228)[البقرة]

[429] يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13) [الحجرات]؛ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبَلَّغْتُ» [مسند أحمد: 38/474]

[430]أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ (18) أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (19) وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ (20) [السجدة]؛ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ (35) مَا لَكُمْ كَيْفَ

تَحْكُمُونَ (36) [القلم]؛ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (21) [الجاثية]؛ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (24) [هود]؛ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ (19) وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ (20) وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ (21) وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ (22) [الفاطر]؛ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ (58) [غافر]؛ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (20) [الحشر]

[1431] قَالَ يَاإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ (75) [ص]؛ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (1)[النساء]؛

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (30) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (31) قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (32) قَالَ يَاآدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ (33) وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (34) [البقرة]؛ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (43) بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (44) [النحل]؛ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228) [البقرة]؛ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (34) [النساء]؛ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (11) [النساء]؛ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ

كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ (12) [النساء]؛ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى (282) [البقرة]؛عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى المُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ»، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ

دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ شَهَادَةُ المَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ» قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: «فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ» قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: «فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا» [صحيح البخاري، كِتَابُ الحَيْضِ، بَابُ تَرْكِ الحَائِضِ الصَّوْمَ، 1/68]

[432]فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ (196) [البقرة]؛ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (32) [النساء]؛ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (35) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (36) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَامَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (37) [آل عمران]؛ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ (42) يَامَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (43)[آل عمران]

[433] وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (14) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (15) [لقمان]؛ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (15) [الأحقاف]؛

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ، كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطِعْ أَبَاكَ[مسند أحمد: 8/333]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الأَدَبِ، بَابٌ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ، 8/2]

[434]وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (115) [الأنعام]؛ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (25) [الحديد]؛ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (135) [النساء]؛ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (8) [المائدة]

[435] وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (48) وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ

لَفَاسِقُونَ (49) أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ (50) [المائدة]؛ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (10) [الشورى]؛

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (59)[النساء]

[436] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (135) [النساء]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (8) [المائدة]؛ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا، تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ»، قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمَّا كَانَ العَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ خَطِيبًا، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا " ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ المَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» [صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، 5/151]

[437] إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿ ٤٤ ﴾ [المائدة]؛ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿ ٤٣ ﴾ [المائدة]

[438] وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ [الشورى]؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿ ٥٩ ﴾

[النساء]؛ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿ ٦٠ ﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ﴿ ٦١ ﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿ ٦٢ ﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿ ٦٣ ﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿ ٦٤ ﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿ ٦٥ ﴾ [النساء]

[439] وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿ ٤٥ ﴾ [المائدة]؛ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿ ٤٧ ﴾ [المائدة]

[440] لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿ ٢٥٦ ﴾ [البقرة]

[441] إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿ ٩٠ ﴾ [النحل]؛

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: « قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ.» [صحيح مسلم: (6/ 20)]

[442] «عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم سَرِيَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا. فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ: اجْمَعُوا لِي حَطَبًا. فَجَمَعُوا لَهُ. ثُمَّ قَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا. فَأَوْقَدُوا. ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَادْخُلُوهَا. قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. فَقَالُوا: إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رسول الله صلى الله عليه وسلم من النَّارِ. فَكَانُوا كَذَلِكَ. وَسَكَنَ غَضَبُهُ. وَطُفِئَتِ النَّارُ. فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. فَقَالَ (لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا. إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ).» [صحيح مسلم ت عبد الباقي، (3/ 1469)]

[443] إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿ 2 ﴾ [يوسف]

[444] ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو الحسن اشعری اور ابن فارس رحمہما اللہ کے نزدیک "تلقین" ہے جبکہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک "الہام" ہے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿ 31 ﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿ 32 ﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿ 33 ﴾ [البقرة]؛

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿ 180 ﴾ [الأعراف]؛ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿ 19 ﴾ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿ 20 ﴾ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿ 21 ﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿ 22 ﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿ 23 ﴾ [النجم]؛ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ ﴿ 22 ﴾ [الروم]؛ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿ 116 ﴾ [النحل]؛ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿ 68 ﴾ [النحل]؛ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿ 16 ﴾ [النمل]؛الرَّحْمَٰنُ ﴿ 1 ﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿ 2 ﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿ 3 ﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿ 4 ﴾ [الرحمن]

[445] وَمَا أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡۖ فَيُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿4﴾ [إبراهيم]

واضح رہے کہ "اصطلاح"، وضع کے تابع ہے۔ تاریخی اعتبار سے زبانیں دو قسم کی ہیں: "مرتقیہ" (progressive) اور "غیر مرتقیہ"(non-progressive) ۔ "غیر مرتقیہ" وہ زبانیں ہیں جو "اشتقاق" اور "تصریف" کو قبول نہیں کرتی ہیں۔ ان زبانوں کی بنیاد "حامیہ" زبان ہے جو حام بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ یہ زبان قدیم مصری، قدیم حبشی اور بربری زبانوں کو شامل ہے ۔ علاوہ ازیں "چینی" زبان بھی دوسری قسم ہی میں شمار کی جاتی ہے۔

پہلی قسم پھر "متصرفہ" اور "غیر متصرفہ" میں تقسیم ہے۔ "غیر متصرفہ" وہ زبانیں ہیں جنہیں "طورانی" کہا جاتا ہے اور ان میں ترکی اور منگول زبان وغیرہ شامل ہے۔ یہ وہ زبانیں ہیں جو اصل کلمہ میں الحاق کے رستے "تصریف" قبول کرتی ہیں ۔ اور " متصرفہ" کی دو قسمیں ہیں: "یافثیہ" اور "سامیہ" ۔ پہلی یافث بن نوح علیہ السلام اور دوسری سام بن نوح علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔

"یافثیہ" کو "آریہ" زبانیں بھی کہتے ہیں اور یہ "شمالی آریائی" اور "جنوبی آریائی" زبانوں میں تقسیم ہے۔ جنوبی زبانیں ہیں جو جنوبی ایشیا میں پھلی پھولیں جیسا کہ سنسکرت، ہندی، افغانی، فارسی، کردی وغیرہ جبکہ شمالی زبانیں وہ ہیں جو یورپ میں پروان چڑھیں اور یہ کلتی(Celtic) ، اطالوی (Italian)، ہیلینی (Hellenic)، سلافی (Slavic) اور جرمانی (Germanic) وغیرہ ہیں۔ پہلی میں جزائر برطانیہ کی زبانیں، دوسری میں لاطینی، فرانسیسی، اطالوی، ہسپانوی اور پرتگالی، تیسری میں قدیم وجدید یونانی، چوتھی میں روسی اور بلغارین جبکہ پانچویں میں انگریزی اور جرمن وغیرہ شامل ہیں۔[جرجي زيدان، الألفاظ العربية والفلسفة اللغوية، بيروت، 1886ء، ص2-4]

"سامی" زبانوں(Semitic languages) کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "آرامی" (Aramaic) کہ جس کی فروعات میں "سریانی" (Syriac Aramaic) اور "کلدانی" (Chaldean) شامل ہیں۔ دوسری عبرانی (Hebrew) ہے کہ جس سے فینیقی (Phoenician) وغیرہ نکلی ہیں۔ اور تیسری عربی زبان ہے۔[ایضاً]

[446] إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿ ١٧ ﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿ ١٨ ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿ ١٩ ﴾ [القيامة]؛ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿ ٤٤ ﴾ [النحل]

[447] وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿ 44 ﴾ [النحل]؛ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿ 16 ﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿ 17 ﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿ 18 ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿ 19 ﴾ [القيامة]؛ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى (1) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى (2) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (4) [النجم]

[448] وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ (53) [يوسف]

[449] لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (1) وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (2) أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ (3) بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ (4) بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (5) [القيامة]

---

[450] يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿ ٢٧ ﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿ ٣٠ ﴾ [الفجر]

[451] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿ ١٨ ﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿ ١٩ ﴾ [الحشر]

[452] وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿ ١٢٤ ﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿ ١٢٥ ﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿ ١٢٦ ﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿ ١٢٧ ﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿ ١٢٨ ﴾ [طه]

[453] فَاَمَّا مَنۡ طَغٰی ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الۡجَحِیۡمَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۳۹﴾ [النازعات]؛ اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوۡا وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ رُسُلِیۡ ہُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ [الکهف]

[454] اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ ؕ اَفَاَنۡتَ تَکُوۡنُ عَلَیۡہِ وَکِیۡلًا ﴿۴۳﴾ [الفرقان]

[455] یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾ [الفجر]

[456] وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۴۱﴾ [النازعات]

[457] یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾ [الفجر]

---

[458] ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡہُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ ۚ وَ مِنۡہُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَ مِنۡہُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُہُمۡ فِیۡہَا حَرِیۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡہَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَکُوۡرُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِیۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَۃِ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیۡہَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیۡہَا لُغُوۡبٌ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ نَارُ جَہَنَّمَ ۚ لَا یُقۡضٰی عَلَیۡہِمۡ فَیَمُوۡتُوۡا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمۡ مِّنۡ عَذَابِہَا ؕ کَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ کُلَّ کَفُوۡرٍ ﴿۳۶﴾ [فاطر]

[459] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ

اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ» [صحيح البخاري: (9/ 125)]

[460] فنون لطیفہ (fine arts) جمالیاتی حس کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ ان کی عموماً پانچ قسمیں بیان کی جاتی ہیں: موسیقی، مصوری، شاعری، سنگ تراشی اور رقص۔ بعض ممالک میں کھانا پکانا بھی فنون لطیفہ میں شامل ہے۔ عصر حاضر میں فلم، ڈرامہ اور فن تعمیر کو بھی فنون لطیفہ میں شامل کیا گیا ہے۔

[461] قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ(32) [الأعراف]؛ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ» [صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، 1/546]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ» [صحيح مسلم، كتاب اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ، بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ، 3/1672]؛ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ[مسند أحمد: 14/80]؛

وَعَنْ عَائِشَةَ - رضي الله عنها - قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِالْأَجْرَاسِ أَنْ تُقْطَعَ مِنْ أَعْنَاقِ الْإِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ[(حم) 25207، (حب) 4699، صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب:3118، وقال الشيخ شعيب الأرناؤوط: حديث صحيح.]؛ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ [صحيح البخاري، كِتَابُ الأَشْرِبَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، 7/106]؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ، يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهَذَا عِيدُنَا». [صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ، 2/607]؛ تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ [أيضاً: 2/608]؛ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ، تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا»، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: «تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ،

فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ» حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاذْهَبِي» [أيضاً: 2/609]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا الحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَأَهْوَى إِلَى الحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُمْ يَا عُمَرُ» [أيضاً: 2/610]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالقُرْآنِ [صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ}، 9/154]

المقامات التي جاء ذِكرها في السؤال هي أنواع الألحان التي يغني بها أهل الغناء، وقد حصر أهلُ ذلك الفن الألحانَ بأوزان معينة وسموها "مقامات"، وليس هو علم مخترع بل هو جمع بالتتبع والاستقراء لألحان الناس، كما فعل الخليل بن أحمد الفراهيدي في أوزان الشِّعر، وكان ما جمعه رحمه الله ستة عشر بحراً، وأما المقامات التي جمعها أهل اللحن فقد بلغت ستة مقامات، وهي :1 . مقام البيَّات :هو مقام يمتاز بالخشوع والرهبانية، وهو المقام الذي يجلب القلب ويجعله يتفكر في آيات الله ومعانيها .2. مقام الرست :و "الرِّست" كلمة فارسية تعني الاستقامة، ويفضل أهل المقامات هذا المقام عند تلاوة الآيات ذات الطابع القصصي أو التشريعي .3. مقام النهاوند : هذا المقام يمتاز بالعاطفة والحنان والرقة، ويبعث على الخشوع والتفكر، و "نهاوند" مدينة إيرانية نسب إليها هذا المقام4.مقام السيكا : هو مقام يمتاز بالبطء والترسل .5.مقام الصبا : وهو مقام يمتاز بالروحانية الجياشة والعاطفة والحنان .6. مقام الحجاز وهو مقام من أصل عربي، نسب إلى بلاد الحجاز العربية، وهو من أكثر المقامات روحانية وخشوعا في القرآن [https://islamqa.info/ar/169799]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا» فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ [صحيح البخاري، كِتَابُ البُيُوعِ، بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ، 3/82]؛ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم:

أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ. فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ. فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «مَا بَالُ هذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «إِنَّ أَصْحَابَ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ تَدْخُلُهُ الْمَلاَئِكَةُ» [الموطأ، كتاب الاستئذان، مَا جَاءَ فِي الصُّوَرِ، 5/1407]؛ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الهَيَّاجِ الأَسَدِيِّ: أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ» وَفِي البَاب عَنْ جَابِرٍ: «حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ»، «وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ القَبْرُ فَوْقَ الأَرْضِ». قَالَ الشَّافِعِيُّ: «أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ القَبْرُ إِلَّا بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوطَأَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ» [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ، 3/357]؛ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ العَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلاَةِ، بَابُ الصَّلاَةِ فِي البِيعَةِ، 1/94]

وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾ [يسين: 69]؛وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ [الشعراء]؛ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا» [صحيح مسلم، كتاب الشِّعْرِ، 4/1769]؛

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً» [سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ، 4/303]

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اهْجُوا قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ» فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: «اهْجُهُمْ» فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا، حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي» فَأَتَاهُ حَسَّانُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِحَسَّانَ: «إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ، مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ»، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى» قَالَ حَسَّانُ: [البحر الوافر]

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا ... رَسُولَ اللهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

تَكِلُّ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا ... تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ

بِبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ... عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ

تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ... تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا ... وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ ... يُعِزُّ اللهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ

وَقَالَ اللهُ: قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا ... يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

وَقَالَ اللهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا ... هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ

لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ ... سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ

فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ ... وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ

وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللهِ فِينَا ... وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاء [صحيح مسلم، كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، 4/1935]

أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَسَدِيُّ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ ذِي الرُّقَيْبَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سُلْمَى الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ كَعْبٌ وَبُجَيْرٌ ابْنَا زُهَيْرٍ حَتَّى أَتَيَا أَبْرَقَ الْعَزَّافِ، فَقَالَ بُجَيْرٌ لِكَعْبٍ: اثْبُتْ فِي عَجَلِ هَذَا الْمَكَانَ حَتَّى آتِيَ هَذَا الرَّجُلَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْمَعَ مَا يَقُولُ. فَثَبَتَ كَعْبٌ وَخَرَجَ بُجَيْرٌ، «فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ» ، فَأَسْلَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ كَعْبًا، فَقَالَ: [البحر الطويل]

أَلَا أَبْلِغَا عَنِّي بُجَيْرًا رِسَالَةً ... عَلَى أَيِّ شَيْءٍ وَيْحَ غَيْرِكَ دَلَّكَا

عَلَى خَلْقٍ لَمْ تَلْفَ أُمًّا وَلَا أَبًا ... عَلَيْهِ وَلَمْ تُدْرِكْ عَلَيْهِ أَخًا لَكَا

سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَأْسٍ رَوِيَّةٍ... وَأَنْهَلَكَ الْمَأْمُونُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

فَلَمَّا بَلَغَتِ الْآيَاتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَرَ دَمَهُ، فَقَالَ: «مَنْ لَقِيَ كَعْبًا فَلْيَقْتُلْهُ» فَكَتَبَ بِذَلِكَ بُجَيْرٌ إِلَى أَخِيهِ يَذْكُرُ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَهْدَرَ دَمَهُ وَيَقُولُ لَهُ: النَّجَا وَمَا أَرَاكَ تَفْلِتُ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا قَبِلَ ذَلِكَ، فَإِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هَذَا فَأَسْلِمْ وَأَقْبِلْ فَأَسْلَمَ

كَعْبٌ وَقَالَ الْقَصِيدَةَ الَّتِي يَمْدَحُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ بِبَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ مَكَانَ الْمَائِدَةِ مِنَ الْقَوْمِ مُتَحَلِّقُونَ مَعَهُ حَلْقَةً دُونَ حَلْقَةٍ يَلْتَفِتُ إِلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً، فَيُجَدِّثُهُمْ وَإِلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً، فَيُجَدِّثُهُمْ، قَالَ كَعْبٌ فَأَنَخْتُ رَاحِلَتِي بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَعَرَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصِّفَةِ فَتَخَطَّيْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَأَسْلَمْتُ فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ الْأَمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «وَمَنْ أَنْتَ؟» قُلْتُ: أَنَا كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَنْشَدَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَأْسٍ رَوِيَّةٍ... وَأَنْهَلَكَ الْمَأْمُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا قُلْتُ هَكَذَا، قَالَ: «وَكَيْفَ قُلْتَ» ، قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ:

سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَأْسٍ رَوِيَّةٍ... وَأَنْهَلَكَ الْمَأْمُونُ مِنْهَا وَعَلَّكَا،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَأْمُونٌ وَاللَّهِ» ثُمَّ أَنْشَدَهُ الْقَصِيدَةَ كُلَّهَا حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهَا وَأَمْلَاهَا عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ ذِي الرُّقَيْبَةِ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهَا وَهِيَ هَذِهِ الْقَصِيدَةُ: [البحر البسيط]

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُولُ ... مُتَيَّمٌ إِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ إِذْ ظَعَنُوا ... إِلَّا أَغَنُّ غَضِيضُ الطَّرْفِ مَكْحُولُ

تَجْلُو عَوَارِضَ ذِي ظَلَمٍ إِذَا ابْتَسَمَتْ ... كَأَنَّهَا مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُولُ

شَجَّ السُّقَاةُ عَلَيْهِ مَاءَ مَحْنِيَةٍ ... مِنْ مَاءِ أَبْطَحَ أَضْحَى وَهْوَ مَشْمُولُ

تَنْفِي الرِّيَاحُ الْقَذَى عَنْهُ وَأَفْرَطَهُ ... مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيضٍ يَعَالِيلُ

سَقْيًا لَهَا خُلَّةً لَوْ أَنَّهَا صَدَقَتْ ... مَوْعُودَهَا وَلَوْ أَنَّ النُّصْحَ مَقْبُولُ

لَكِنَّهَا خُلَّةٌ قَدْ سِيطَ مِنْ دَمِهَا ... فَجْعٌ وَوَلْعٌ وَإِخْلَافٌ وَتَبْدِيلُ

فَمَا تَدُومُ عَلَى حَالٍ تَكُونُ بِهَا ... كَمَا تَلَوَّنُ فِي أَثْوَابِهَا الْغُولُ

فَلَا تَمَسَّكُ بِالْوَصْلِ الَّذِي زَعَمَتْ ... إِلَّا كَمَا يُمْسِكُ الْمَاءَ الْغَرَابِيلُ

كَانَتْ مَوَاعِيدُ عُرْقُوبٍ لَهَا مَثَلًا ... وَمَا مَوَاعِيدُهَا إِلَّا الْأَبَاطِيلُ

فَلَا يَغُرَّنْكَ مَا مَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ ... إِلَّا الْأَمَانِيَّ وَالْأَحْلَامَ تَضْلِيلُ

أَرجُو أَوَ آمَلُ أَن تَدنُوَ مَوَدَّتُهَا ... وَمَا إِخَالُ لَدَيْنَا مِنكِ تَنوِيلُ

أَمسَتْ سُعَادُ بِأَرضٍ مَا يُبَلِّغُهَا ... إِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيبَاتُ الْمَرَاسِيلُ

وَلَنْ تَبلُغَهَا إِلَّا عَذَافِرَةٌ ... فِيهَا عَلَى الْأَيْنِ إِرْقَالٌ وَتَبْغِيلُ

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرَى إِذَا عَرِقَتْ ... عَرَضْتُهَا طَامِسُ الْأَعْلَامِ مَجْهُولُ

بَمَشْيِ الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَزْلِقُهُ ... مِنْهَا لِبَانٌ وَأَقْرَابٌ زَهَالِيلُ

عَيْرَانَةٌ قَذَفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عَرَضٍ ... وَمِرْفَقُهَا عَنْ ضُلُوعِ الزُّورِ مَفْتُولُ

كَأَنَّمَا قَابَ عَيْنَيْهَا وَمَذْبَحِهَا ... مِنْ خُطْمِهَا وَمِنَ اللَّحْيَيْنِ بِرْطِيلُ

تَمُرُّ مِثْلُ عَسِيبِ النَّخْلِ إِذَا خَصَلَ ... فِي غَارِزَلِمٍ تَخُونُهُ الْأَحَالِيلُ

قَنْوَاءُ فِي حَرَّتَيْهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا ... عَتَقٌ مُبِينٌ وَفِي الْخَدَّيْنِ تَسْهِيلُ

تَخْذَى عَلَى يَسَرَاتٍ وَهْيَ لَاحِقَةٌ ... ذَا وَبَلٍ مَسَّهُنَّ الْأَرْضُ تَحْلِيلُ

حَرْفٌ أَبُوهَا أَخُوهَا مِنْ مَهْجَنَةٍ ... وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِيلُ

سَمَرَ الْعَجَايَاتِ يَتْرُكْنَ الْحَصَا زِيمَا ... مَا إِنْ تَقَيَّهُنَّ حَدَّ الْأَكْمِ تَنْعِيلُ

يَومًا تَظَلُّ حِدَابُ الأَرضِ يَرفَعُهَا ... مِنَ اللَّوَامِعِ تَخلِيطٌ وَتَرجِيلُ

كَانَ أَوْبُ يَدَيهَا بَعدَمَا نَجَدَتْ ... وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُورِ الْعَسَاقِيلُ

يَومًا يَظَلُّ بِهِ الْحَرْبَاءُ مُصْطَخِدًا ... كَانَ ضَاحِيَةً بِالشَّمسِ مَمْلُولُ

أَوْبٌ بَدَا نَأْكُلُ سَمْطَاءَ مَعْوَلَةً ... قَامَتْ تُجَاوِبُهَا سَمْطٌ مَثَاكِيلُ

نُوَاحَةَ رَخْوَةَ الضَّبْعَيْنِ لَيْسَ لَهَا ... لَمَّا نَعَى بَكْرَهَا النَّاعُونَ مَعْقُولُ

تَسْعَى الْوُشَاةُ جَنَابَيْهَا وَقِيلِهِمُ ... إِنَّكَ يَا ابْنَ أَبِي سُلْمَى لَمَقْتُولُ

317

خَلُّوا الطَّرِيقَ يَدَيْهَا لَا أَبَا لَكُمُ ... فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمَنُ مَفْعُولُ

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ ... يَوْمًا عَلَى آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُولُ

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوْعَدَنِي ... وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ مَأْمُولُ

فَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُعْتَذِرًا ... وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ مَقْبُولُ

مَهْلًا رَسُولَ الَّذِي أَعْطَاكَ نَافِلَةَ ... الْقُرْآنِ فِيهَا مَوَاعِيظٌ وَتَفْصِيلُ

لَا تَأْخُذَنِّي بِأَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ ... أُجْرِمْ وَلَوْ كَثُرَتْ عَنِّي الْأَقَاوِيلُ

لَقَدْ أَقُومُ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ لَهُ ... أَرَى وَأَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيلُ

لَظَلَّ يُرْعَدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ ... عِنْدَ الرَّسُولِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَنْوِيلُ

حَتَّى وَضَعْتُ يَمِينِي لَا أُنَازِعُهُ ... فِي كَفِّ ذِي نَقِمَاتٍ قَوْلُهُ الْقِيلُ

فَكَانَ أَخْوَفَ عِنْدِي إِذْ أَكُلِّمُهُ ... إِذْ قِيلَ إِنَّكَ مَنْسُوبٌ وَمَسْئُولُ

مِنْ خَادِرٍ شِيكِ الْأَنْيَابِ ... طَاعَ لَهُ بَطْنِ عَثَّرَ غِيلٌ دُونَهُ غِيلُ

يَغْدُو فَيَلْحَمُ ضِرْغَامَيْنِ عِنْدَهُمَا ... لَحْمٌ مِنَ الْقَوْمِ مَنْثُورٌ خَرَادِيلُ

مِنْهُ تَظَلُّ حَمِيرُ الْوَحْشِ ضَامِرَةً ... وَلَا تَمَشِّي بِوَادِيهِ الْأَرَاجِيلُ

وَلَا تَزَالُ بِوَادِيهِ أَخَا ثِقَةٍ ... مُطَرَّحِ الْبَزِّ وَالدَّرْسَانِ مَأْكُولُ

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ ... وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ مَسْلُولُ

فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ ... بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا أَسْلَمُوا زُولُوا

زَالُوا فَمَا زَالَ الْكَأْسُ وَلَا كُشُفٌ ... عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيلٌ مَعَازِيلُ

شُمُّ الْعَرَانِينِ أَبْطَالٌ لُبُوسُهُمُ ... مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِي الْهَيْجَا سَرَابِيلُ

بِيضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حِلَقٌ ... كَأَنَّهَا حِلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُولُ

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ ... ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ

لَا يَفْرَحُونَ إِذَا نَالَتْ رِمَاحُهُمُ ... قَوْمًا وَلَيْسُوا مَجَازِيعًا إِذَا نِيلُوا

مَا يَقَعُ الطَّعْنُ إِلَّا فِي نُحُورِهِمُ ... وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

[المستدرك على الصحيحين: 3/670]

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ [الشعراء]؛ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ [النمل: 44]؛ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ» [الأدب المفرد، بَابُ الْمَسْكَنِ الْوَاسِعِ، 1/162]؛ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ، نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ» ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى، وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ، إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ» [صحيح البخاري، كِتَابُ المَرْضَى، بَابُ تَمَنِّي المَرِيضِ المَوْتَ، 7/121]

[462] قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿ ٣٢ ﴾ [الا عراف]

[463] عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟» قَالَ: نَعَمْ [صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ، 4/112]

[464] قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿ ٣٣ ﴾ [الأعراف]

[465] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ» قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ» [صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ، 1/93]؛

عن أبي هريرة: أن رجُلاً أتى النبيَّ -صلَّى الله عليه وسلم-، وكانَ رجلاً جميلاً، فقال: يا رسولَ الله - صلَّى الله عليه وسلم -، إني رجل حُبِّبَ إليّ الجمالُ، وأُعْطِيْتُ منه ما ترى، حتى ما أُحِبُّ أن يفُوقني أحد، إما قال: بِشِرَاكِ نعلي، وإما قال: بِشِسعِ نعلي، أفمِنَ الكِبْرِ ذلك؟ قال: لا، ولكنَّ الكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الحقَّ وغَمَطَ النَّاسَ [سنن أبي داود، كتاب اللّباس، باب ما جاءَ في الكبر، 6/190-191]

[466] زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ [آل عمران]؛ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣٢﴾ [الأعراف]

[467] «أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا، فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عليها السلام، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ، فَقَالَ: (إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا). ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ. قَالَ: (حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا).» [صحيح البخاري: (3/ 1132)]؛

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي، وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِلْعَبَّاسِ: «يَا عَبَّاسُ، أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟» فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: «لَوْ رَاجَعْتِيهِ، فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَشْفَعُ» ، قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ [سنن ابن ماجه، ت عبد الباقي (1/ 671)]؛ «أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.» [صحيح البخاري: (7/ 47)]؛ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ، تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ: فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ: (دَعْهُمَا). فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا. وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ، يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، وَإِمَّا قَالَ: (تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ). فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: (دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ). حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: (حَسْبُكِ). قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (فَاذْهَبِي).»[صحيح البخاري: (1/ 323)]

[468] اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿ ۱۲ ﴾ قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿ ۱۳ ﴾ [یوسف]؛ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: « الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.» [صحيح مسلم: (8/ 56)]؛

«عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَأَنَا جَارِيَةٌ لَمْ أَحْمِلِ اللَّحْمَ وَلَمْ أَبْدُنْ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: تَقَدَّمُوا. فَتَقَدَّمُوا، ثُمَّ قَالَ لِي: تَعَالَيْ حَتَّى أُسَابِقَكِ. فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ، فَسَكَتَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا حَمَلْتُ اللَّحْمَ وَبَدُنْتُ وَنَسِيتُ، خَرَجْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: تَقَدَّمُوا فَتَقَدَّمُوا، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَيْ حَتَّى أُسَابِقَكِ. فَسَابَقْتُهُ، فَسَبَقَنِي، فَجَعَلَ يَضْحَكُ، وَهُوَ يَقُولُ: هَذِهِ بِتِلْكَ»[مسند أحمد، ط الرسالة، (43/ 313)]

[469] فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ [مريم]

[470] «كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ يَخْرُجُ فَيَرْمِي كُلَّ يَوْمٍ، وَكَانَ يَسْتَتْبِعُهُ، فَكَأَنَّهُ كَادَ أَنْ يَمَلَّ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ الَّذِي يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالَّذِي يُجَهِّزُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالَّذِي يَرْمِي بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَقَالَ: ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَإِنْ تَرْمُوا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ ابْنُ آدَمَ فَهُوَ بَاطِلٌ، إِلَّا ثَلَاثًا: رَمْيَهُ عَنْ قَوْسِهِ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ. قَالَ: فَتُوُفِّيَ عُقْبَةُ وَلَهُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ قَوْسًا، مَعَ كُلِّ قَوْسٍ قَرْنٌ وَنَبْلٌ، وَأَوْصَى بِهِنَّ فِي سَبِيلِ اللهِ.» [مسند أحمد، ط الرسالة: (28/ 573)]

* * * * *